بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

اللھم صل علی سیدنا

محمد وآلہ وعترتہ بعدد

کل معلوم لک استغفر اللہ

الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم

واتوب الیہ

دار الاحسان

الایمان

از افادات محمد برکت علی لدھیانوی صفی عفہ

المقام الشجاف الصحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

ایمان مفصّل

آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ:۔ میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر۔ اس کے فرشتوں پر۔ کتابوں پر، رسولوں پر، آخرت کے دن پر۔ اچھی اور بُری تقدیر پر منجانب اللہ اور بعد مرنے جی اٹھنے پر۔

ایمان مجمل

آمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ۔ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

ترجمہ:۔ میں ایمان لایا اللہ پر جملہ اس کے تمام ناموں و صفات کے اور اس کے تمام احکاموں کو قبول کیا۔ زبان سے اقرار کیا اور دل سے تصدیق۔

marfat.com

ایمان کی ابتدا ایمان کی دعوت دینے والے پہ ایمان لانا ہے

یعنی

ایمان کی دعوت پہ ایمان لانے سے پہلے۔ دعوت دینے والے پہ ایمان لانا ضروری ہے۔

نجات کا دارومدار

ایمان پہ موقوف ہے عمل پہ نہیں۔

ایمان کے بغیر کوئی بھی صالح عمل مقبول نہیں ہوتا۔ لیکن عمل صالح کے بغیر بھی ایمان مقبول ہوتا ہے۔ دنیا میں ہر کوئی ہندو ہو یا سکھ، عیسائی ہو یا یہودی عمل صالح کرنے کا پرچار کرتا ہے اور خود بھی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن فلاح کا دارومدار ایمان ہی پہ موقوف ہوتا ہے۔ ساری دنیا میں مخلوق کے رفاہِ عام کے لئے کیا کیا نہیں کیا جاتا۔ غریبوں، محتاجوں کے علاج کے لئے خیراتی ہسپتال کھولے جاتے ہیں۔ یتیم خانے، مسافروں کے رہنے کے لئے سرائے، مدرسے غرضیکہ ہر جگہ بہت کچھ کیا جاتا ہے۔ جب تک کوئی اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان نہیں لاتا فلاح نہیں پاتا۔ اور ان نیک کاموں کا بدلہ اللہ اسے دنیا ہی میں چکا دیتا ہے۔ جس کا جتنا پکا ایمان ہوتا ہے اتنا ہی اسے اللہ پر بھروسہ ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جتنا پکا مؤمن اتنا ہی پکا متوکل اور جتنا پکا متوکل اتنا ہی پکا موحد ہوتا ہے۔

marfat.com

گویا

موحّد کو اعلیٰ درجے کے توکّل اور متوکّل کو اعلیٰ درجے کے ایمان کی ضرورت ہے۔ یاحیّ یا قیّوم

اللہ تبارک و تعالےٰ نے غیب پہ ایمان کی دعوت دینے والے اپنے محبوب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب سے مطلع کیا ہوا ہے۔ ورنہ اگر انہیں غیب کی خبر نہ ہوتی، غیب پہ ایمان کی کیا دعوت دیتے۔ ہمیں تو انہوں نے قیامت تک کی پوری خبریں بتادیں۔ یہاں تک کہ حشر و نشر کا پورا نقشہ کھول کر بتادیا۔ جیسے کہ وہ حشر کے میدان میں حاضر کھڑے جو کچھ کہ اسدن وہاں ہوگا، دیکھ رہے ہوتے ہیں، اور یہ غیب ہی تو ہے۔ قرآن عظیم میں ہے :

لِلّٰہِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (اللہ کیلئے ہے غیب آسمانوں اور زمین کا)

لِیُطْلِعَ عَلَی الْغَیْبِ (مطلع کیا اوپر غیب کے)

یہ اطلاع غیب ہے

اور اللہ نے اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب سے مطلع کیا ہوا ہے، لاریب!

نیز۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ (التکویر ۲۴)

اور وہ غیب کے بیان کرنے میں بخل نہیں کرتے

اگر وہ غیب سے مطلع ہی نہ ہوتے تو غیب کے بیان میں کیا بخل کرتے۔ جہاں غیب ہے ہی نہیں وہاں غیب کا بیان کیسا؟

جب تک ہم ایمان کی تعلیم دینے والے معلّم پہ ایسا سچا اور پکّا ایمان

marfat.com

نہیں لاتے ان کے بتلائے ہوئے ایمان پہ کیا ایمان لائیں گے۔

ہم اللہ پہ ایمان صرف ان ہی کے بتلانے پہ لائے ورنہ اگر وہ ہمیں ایسی تعلیم نہ دیتے ہمیں اللہ کی کیا خبر تھی۔ پرانے زمانے کی طرح ہم بھی شجر و حجر کو پوجتے رہتے جیسے کہ ہمارے آباؤ اجداد کا قدیم دستور تھا۔ اس ظلمت سے نکالنے والے محسن اعظم پہ ایمان لانے کے بعد ہی ہم ان کے بتلائے ہوئے ایمان پہ ایمان لا کر سچے اور پکے مومن کہلا سکتے ہیں۔

ایک بار پھر غور فرمائیں کہ ہم غیب پہ ایمان لاتے ہیں جو معلم غیب پہ ایمان لانے کی تعلیم دیتے ہیں اگر وہ غیب سے بے خبر ہوتے غیب کی تعلیم کیسے دیتے اور ہم ان پہ کیا ایمان لاتے۔

ہم نے اپنے رب کو اپنا معبود ان کے بتلانے ہی پہ تو مانا ہے۔ اگر وہ نہ بتاتے تو ہم اپنے معبود پہ کیوں کر ایمان لاتے۔

یا حی یا قیوم

ایمان

ایمان کی کنجی اسلام کا پہلا دروازہ اور دین کا اولین ستون

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے

یعنی اللہ کے بغیر کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں

اور

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اے

marfat.com

جان کر اور اسے مان کر ہی ہم مومن ہیں ۔ جو کلمہ طیب
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
پہ ایمان نہیں لایا کافر ہے ۔

ہمارے ایمان کی تکمیل کا انحصار حضور اقدس ہمارے مولائے کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان پہ منحصر ہے ۔ جس قدر ہمیں ہمارے مولائے کریم روحی فدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پہ پکا ایمان ہوگا اتنا ہی ان کے بتلائے اور سکھلائے ہوئے ایمان پہ یقین ہوگا ۔

عام مدرسوں کا محاورہ ہے کہ طالب علم کی کامیابی استاد کی عزت ادب اور محبت پہ موقوف ہوتی ہے ۔

جس طالب علم کے دل میں اپنے استاد کی عزت، ادب اور محبت نہیں ہوتی بے مراد رہتا ہے اور کسی مقام کو نہیں پہنچ سکتا ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام
ہمیں اپنے حبیب اقدس اور اپنی توحید کے واحد معلم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور پکی محبت عنایت کرے ۔
یا حیّ یا قیوم آمین ۔

ایمان کا مطلب ہے یقین

یقین کا مطلب ہے سچے دل سے جاننا اور ماننا جس میں کہ ذرہ بھر

marfat.com

بھی شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔

استقامت کا مطلب یہ ہے کہ پھر اس پہ ڈٹ جانا اور کسی بھی حال میں ہرگز کبھی اپنے یقین کے مقام سے بال بھر بھی پیچھے نہ ہٹنا اگرچہ کچھ ہو۔

اور وہ یہ ہے

ایک بار پھر ہم اپنے اللہ تبارک وتعالیٰ کا بار بار شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اللہ کا بار بار اور بے شمار بار شکر ہے کہ اس نے اپنے لطف و کرم سے ہم گمراہوں کی رہنمائی کے لئے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پہ بھیجا جنہوں نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ

اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بیوی بچوں سے پاک ہے اسے کسی نے نہیں جنا نہ ہی اس نے کسی کو جنا۔

وہ (ذات اقدس) اوّل ہے آخر ہے ظاہر ہے باطن ہے ہر شے کا خالق ہر شے کا مالک اور ہر شے کا معبود ہے۔

جو چاہتا ہے کرتا ہے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔

جسے وہ دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے وہ نہ دے اُسے کوئی دے نہیں سکتا۔

marfat.com

(ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے تو یہ سکھلایا)
کہ کسی مخلوق کو کسی مخلوق پہ کسی بھی قسم کا کوئی تصرّف حاصل نہیں نہ ہی کوئی قدرت حاصل ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے حکم سے جب تک اللہ کی طرف سے حکم نہیں ملتا کوئی مخلوق کسی مخلوق کو کسی بھی قسم کا نہ نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان۔

ہر مخلوق ہر معاملہ میں بے کس و بے بس مجبور و محکوم اور معذور و مقدور ہے۔ ہر مخلوق کی پیشانی کے بال اس کے قبضہ قدرت میں پکڑے ہوئے ہیں اور کوئی بھی مخلوق کسی بھی حرکت پہ کوئی قدرت نہیں رکھتی جب تک حکم نہیں ملتا کوئی پتہ نہیں ہل سکتا اور نہ ہی کوئی ذرّہ اپنی جگہ سے حرکت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

کون و مکان کی ہر شے ارادتِ ازلی کے ماتحت حاکم کی محکوم اور قدر کی مقدور ہے اور کسی بھی شے کی اپنی کوئی مرضی نہیں اللہ کی مرضی ہی سے اور مرضی کے مطابق نقل و حرکت پہ مجبور و محکوم ہے۔

یہاں سلوک کا یہ نقطہ قابل غور ہے کہ

اللہ رب العٰلمین خالق و مالک ہے کسی مخلوق کی کیا مجال جو اس کے حکم کو نہ مانے اور اس کی موجودگی میں سرکشی کرے مثلاً شیطان اللہ کی مخلوق ہے۔ اللہ نے اسے حکم دیا کہ حضرت ابینا آدم علیہ الصلواۃ والسلام کو سجدہ کرے لیکن ارادہ تھا کہ نہ کرے۔ اگر اللہ کا ارادہ ہوتا کہ شیطان حضرت آدم علیہ الصلواۃ والسلام کو سجدہ کرے تو شیطان بیچارے کی کیا

marfat.com

مجال تھی کہ وہ حضرت آدمؑ کو سجدہ نہ کرتا اور اپنے غرور پر ڈٹا رہتا۔
ارادتِ الٰہی میں یہی تھا کہ شیطان سجدہ نہ کرے۔
ورنہ شیطان مخلوق تھا۔ اس کو یہ جرأت کیسے ہو سکتی تھی کہ وہ سجدہ نہ کرتا۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم دیا کہ اس شجر کے پاس نہ جائیں اور اس کا دانہ نہ کھائیں لیکن ارادہ تھا کہ اس کے پاس جائیں اور اسے کھائیں۔

یا حی یا قیوم

کائنات کا نظام ارادتِ ازلی کے ماتحت عین حکمت پر چل رہا ہے

اللہ کے ملک میں اللہ کے سوا کوئی اور مالک نہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے ملک کی سرداری بخش دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے جسے نہیں چاہتا نہیں بخشتا۔

اللہ حق ہے کبھی ناحق نہیں کرتا
جو جس کے اہل ہوتا ہے، وہی اسے عطا فرماتا ہے۔
جس طرح آج ہو رہا ہے
اسی طرح ہو رہا ہے جیسے کہ ہونا چاہیئے۔
اللہ اپنے نظام کو عین حکمت سے چلا رہا ہے۔

marfat.com

اللہ کی حکمت کو کیوں کر کوئی سمجھ سکتا ہے۔
مگر جتنا کہ اللہ اسے سمجھائے۔

ہر حال حکمت پہ مبنی اور سراسر حکمت ہے
جو جس حال میں ہے وہی حال اس کے لئے مناسب حال ہے

کائنات کی ہر شے اللہ ہی کے نُور سے
زندہ اور قائم ہے۔

ہر شے حیّ القیوم کا مظہر ہے
ہر شے میں حیات اور اقامت ہے
ہر زندہ اور ہر قائم حیّ القیوم ہی کے
نُور سے زندہ اور قائم ہے۔

نوری ہو یا ناری
خاکی ہو یا آبی

کسی کا بھی اپنا کوئی وجود نہیں نہ ہی اپنی کوئی مرضی ہے
ہر شے کا وجود اللہ ہی کی طرف سے ہے
اور ہر شے اللہ ہی کے حکم کی محکوم اور قدر کی مقدور ہے۔
اس کے حضور میں ہر مخلوق سرنگوں اور سجدہ ریز ہے۔

marfat.com

کسی کو بھی اور کسی بھی معاملہ میں دم مارنے کی جرأت نہیں

حق حق حق ھُو ھُو ھُو

ہم ہر معاملہ میں دینی ہو یا دنیوی
ظاہری ہو یا باطنی ہر طرف و جانب سے
کُلیتاً منہ موڑ کر اور تمام امیدیں توڑ کر

اللہ

ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کسی اور سے کوئی امید نہیں رکھتے نہ ہی کوئی خوف کرتے ہیں مگر اللہ سے، اور فقط اللہ سے؛ اللہ کی قسم، اللہ کے ملک میں، اللہ کے بغیر، کوئی دوسرا نہیں، جس کا کہ حکم جاری ہے، اور جو کچھ بھی کرنے پہ قادر ہو۔ مگر اللہ کے حکم سے:

یا حیُّ یا قیّوم:

یا اللہ میں تیرا بندہ اور تو میرا رب
ذوالجلال والاکرام وحدہٗ لاشریک ہے۔ مَیں تیرے ساتھ تیری قسم کسی دوسرے کو شریک نہیں ٹھہراتا اور نہ ہی کسی اور طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ یا حی یا قیوم

---

marfat.com

اللہ اللہ ربّی لا اشرک بہٖ شیئاً
اللہ اللہ ربّی لا اشرک بہٖ شیئاً
اللہ اللہ ربّی لا اشرک بہٖ شیئاً

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

۲۔ ملائکہ

اللہ نے ملائکہ کو پیدا کیا۔ یہ نہ نر ہوتے ہیں نہ مادہ۔ نوری جسم رکھتے ہیں۔ اللہ کا ذکر ان کی غذا ہے۔ ازل تا ابد جہاں جہاں جس جس کام پر مامور فرمائے گئے ہیں اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔

۳۔ کُتبِ آسمانی

چار آسمانی کتابیں۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر
توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر
انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور
قرآن عظیم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

جو کچھ پہلی تینوں آسمانی کتابوں میں تھا وہ سب قرآن عظیم میں ہے

marfat.com

اور اب صرف قرآن عظیم ہی اللہ کی وہ آسمانی کتاب ہے جس پہ کہ قیامت تک ایمان لانا فرض اور اس کے مطابق زندگی گزارنا ضروری ہے۔

۴۔ انبیاء و رسل

ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول اور نبی علیہم السلام گزرے ہیں جن کی صحیح تعداد اللہ ہی کو معلوم ہے اور ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"کل نبیوں کے سردار کامل کملی والے"

ہیں اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے ساری دنیا کے رسول الوحید اور خاتم النبیین ہیں۔ اب قیامت تک کسی اور رسول یا نبی نے نہیں آنا۔ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ساری دنیا کے لئے قیامت تک رسول ہیں۔

اللہ کے برگزیدہ انبیاء و رسل علیہم السلام (مادرزاد) معصوم ہوتے ہیں ان سے کسی بھی قسم کے گناہ کا چھوٹا ہو یا بڑا امکان ہی نہیں ہو سکتا اور طرح طرح کے کمالات و معجزات ان سے سرزد ہوتے ہیں۔

جتنی صفات و کمالات و معجزات کل نبیوں میں ہوئے وہ سب کے سب ہمارے آقا نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں۔

۵۔ یوم الآخر

حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام صور ہاتھ میں لئے اللہ کے حکم کے منتظر تیار کھڑے ہیں کہ جونہی حکم ملے فوراً بجا دوں۔ گویا اسرافیل علیہ السلام

marfat.com

جیسے فرشتوں کو بھی یہ پتہ نہیں کہ کب حکم ملتا ہے اور ہر دم اسی انتظار میں کھڑے رہتے ہیں کہ اب حکم ملا اور اب ملا۔ جس دن قیامت ہوگی اللہ انہیں حکم دے گا وہ صور پھونکیں گے یہ دنیا اور اس کی ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

۶۔ قدرِ خیر و شر

ہر شے اللہ ہی کی طرف سے مقدور ہے۔ خیر ہو یا شر اور کوئی بندہ کسی تقدیر کو بدلنے پر قادر نہیں مگر اللہ

۷۔ موت کے بعد جی اٹھنا

ہر ذی روح کی موت کا وقت معین ہے۔ اس سے پہلے کبھی مر نہیں سکتا اگرچہ ساری دنیا مارنے کے درپے ہو۔ مگر جب وہ معین وقت آجاتا ہے پھر اسے کوئی روک نہیں سکتا اور کوئی ٹال نہیں سکتا اور پھر مار کر اللہ اسے پھر اٹھائے گا (حساب کتاب کے لئے)

کلمہ طیّب

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

یعنی اللہ کے بغیر کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

یہ ہے وہ ایمان جس پہ ایمان لانا فرض ہے

جیسے فرشتوں کو بھی یہ پتہ نہیں کہ کب حکم ملتا ہے اور ہر دم اسی انتظار میں کھڑے رہتے ہیں کہ اب حکم ملا اور اب ملا۔ جس دن قیامت ہوگی اللہ انہیں حکم دے گا وہ صور پھونکیں گے یہ دنیا اور اس کی ہر چیز فنا ہو جائے گی۔

۶۔ قدرِ خیر و شر

ہر شے اللہ ہی کی طرف سے مقدور ہے۔ خیر ہو یا شر اور کوئی بندہ کسی تقدیر کو بدلنے پر قادر نہیں مگر اللہ

۷۔ موت کے بعد جی اٹھنا

ہر ذی روح کی موت کا وقت معین ہے۔ اس سے پہلے کبھی مر نہیں سکتا اگرچہ ساری دنیا مارنے کے درپے ہو۔ مگر جب وہ معین وقت آجاتا ہے پھر اسے کوئی روک نہیں سکتا اور کوئی ٹال نہیں سکتا اور پھر مار کر اللہ اسے پھر اٹھائے گا (حساب کتاب کے لئے)

کلمہ طیّب

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

یعنی اللہ کے بغیر کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

یہ ہے وہ ایمان جس پہ ایمان لانا فرض ہے

دل

کی زمین کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

محبّت

سے زرخیز بنا کر پھر اس میں اللہ پہ اس ایمان کے بیج کو بویا جائے

اور

نفی اثبات

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کا پانی دیا جائے انشاء اللہ کیا عمدہ صحت مند پودا اُگے

یا حی یا قیوم

پھر ایمان کے اس پودے کی شیطان سے حفاظت کی جائے

تو وقت آنے پہ کیسا تنا ور تنا، کیسی خوبصورت ہری بھری شاخیں

اور کیسے مہکتے ہوئے پھول اور

بالآخر

کیسے لذیذ پھل اس کو لگیں

خوش ذائقہ

marfat.com

مقبول عام اور
گراں قیمت ہے
ہر بازار میں ملیں

ورنہ

پھل تو سر پوڈے ہی کو لگتا ہے اگرچہ جھاڑی ہو۔ مگر گھنے بیر نہ کھانے کے لائق اور نہ ہی کسی منڈی میں لے جانے کے

ایمان کی قسمیں

مُشرک کا ایمان

ناقص ہوتا ہے
اور کوئی ناقص چیز کسی بازار میں کوئی قیمت نہیں پایا کرتی۔

منافق کا ایمان

بودا ہوتا ہے۔
اور بودے میں جان نہیں ہوتی۔ جلی ہوئی راکھ کی طرح ہوتا ہے اسے کسی بھی پھل لگنے کی کوئی توقع ہی نہیں کی جا سکتی۔ اس کی جڑیں کھوکھلی، شاخ خشک اور شاخیں بے برگ و بر ہوتی ہیں۔ اگر کسی نے اس پودے کی پرورش کی بھی تو اس کے

marfat.com

پھل کچے، کھٹے، ترش، بے لذت اور کسی بھی قابل نہیں ہوتے۔
نہ ہی کھانے کے قابل ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی بازار میں بکنے کے۔
اس حال میں ایسے پودے کی کاشت کا کیا حاصل؟
میاں صاحبؒ نے (مشرک و منافق کے) ایمان کی یوں تشریح فرمائی ہے:

نیچاں دی آشنائی کولوں کسے نہیں پھل پایا
گیگر تے انگور چڑھایا۔ ہر گچھا زخمایا
وا جھلی تے پتر پاڑے۔ پُر پُر پلے دانے
چوچوں رس زمین تے ڈھٹھا کس گن بوڑے لانے

اِسی طرح ایمان کے انگور کی بیل کو

شرک و نفاق

کی کانٹے دار گیگر پہ نہ چڑھائیں۔
اگے بھی تیری مرضی

مسلمان کا ایمان

کامل

اور مومن کا ایمان

اکمل

ہوتا ہے مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یا حیّ یا قیوم

marfat.com

ایمان

تمام نیکیوں کی اصل جڑ ہے - ایمان کے لغوی معنی ہیں

امن دینا

لہٰذا

مومن ایمان ہی کو حاصل کرکے اپنے تئیں عذاب سے بچا سکتا ہے
مومن اپنے ایمان کا زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے اس
اقرار کی تصدیق کرتا ہے کہ جو کچھ اس نے اپنی زبان سے کہا
سچے دل سے کہا۔

حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم الطیب واطہر
صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایمان کامل

کی یوں وضاحت فرمائی

marfat.com

عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ
اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ وَفِيْ حَدِيْثِ عُمَرَؓ اَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفْسِي الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيَّ فَقَالَ
لَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تَكُوْنُ مُؤْمِنًا حَتّٰى
اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُؓ وَالَّذِيْ
اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيَ الَّتِيْ
بَيْنَ جَنْبَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْاٰنَ يَا عُمَرُؓ تَمَّ اِيْمَانُكَ وَقِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى اَكُوْنُ مُؤْمِنًا وَّفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ
مُؤْمِنًا صَادِقًا قَالَ اِذَا اَحَبَبْتَ اللّٰهَ فَقِيْلَ مَتٰى
اُحِبُّ اللّٰهَ قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ رَسُوْلَهٗ فَقِيْلَ وَ
مَتٰى اُحِبُّ رَسُوْلَهٗ قَالَ اِذَا اتَّبَعْتَ طَرِيْقَتَهٗ
وَاسْتَعْمَلْتَ سُنَّتَهٗ وَاَحْبَبْتَ بِحُبِّهٖ وَاَبْغَضْتَ
بِبُغْضِهٖ وَوَالَيْتَ بِوَلَايَتِهٖ وَعَادَيْتَ بِعَدَاوَتِهٖ
وَتَيَقَّنَتِ النَّاسُ فِي الْاِيْمَانِ عَلٰى قَدْرِ

marfat.com

تَفَاوُتِهِمْ فِیْ مَحَبَّتِیْ وَیَتَفَاوَلُوْنَ فِی الْکُفْرِ
عَلٰی قَدْرِ تَفَاوُتِهِمْ فِیْ بُغْضِیْ اَلَا لَا اِیْمَانَ
لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ
لَهٗ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّةَ لَهٗ وَقِیْلَ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَرٰی
مُؤْمِنًا یَخْشَعُ وَمُؤْمِنًا لَّا یَخْشَعُ مَا السَّبَبُ
فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ وَّجَدَ لِاِیْمَانِهٖ حَلَاوَةً
خَشَعَ وَمَنْ لَّمْ یَجِدْهَا لَمْ یَخْشَعْ فَقِیْلَ بِمَ
تُوْجَدُ اَوْ بِمَ تُنَالُ وَتُکْسَبُ قَالَ بِصِدْقِ
الْحُبِّ فِی اللّٰهِ فَقِیْلَ وَبِمَ یُوْجَدُ حُبُّ اللّٰهِ
اَوْ بِمَ یُکْتَسَبُ فَقَالَ بِحُبِّ رَسُوْلِهٖ فَالْتَمِسُوْا
رِضَآءَ اللّٰهِ وَرِضَآءَ رَسُوْلِهٖ فِیْ حُبِّهِمَا۔

(دلائل الخیرات ص۲۶ تا ص۲۹ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

marfat.com

ترجمہ - روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پورا مومن ہوتا کوئی شخص تم لوگوں میں کا مگر جب ہو جاؤں میں بڑا پیارا اس کے نزدیک اس کی جان اور بیٹے اور باپ اور سارے جہان کے لوگوں سے - اور حدیث میں عمر رضی اللہ عنہ کی آیا ہے کہ انہوں نے عرض کیا آپ بڑے پیارے ہیں میرے نزدیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر چیز سے سوائے میری جان کے جو درمیان میرے دو پہلو کے ہے - پس فرمایا عمرؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمرؓ تم پورے مومن نہیں ہو گے جب تک کہ ہو جاؤں میں بڑا پیارا تمہارے نزدیک جان سے - پس عرض کیا عمرؓ نے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے اتاری آپ پر کتاب کہ آپ بڑے پیارے ہیں میرے نزدیک میرے جی جان سے جو درمیان ہر دو پہلو کے ہے - پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اب اے عمرؓ پورا ہوا ایمان تمہارا - اور عرض کیا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں کب ہوں گا مومن اور دوسری روایت میں ہے مومن سچا - فرمایا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) جب تو دوست رکھے گا اللہ پاک کو - پھر عرض کیا گیا - کیوں کر معلوم ہو کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ پاک کو - فرمایا جب تو دوست رکھے اس کے رسولؐ کو - پھر عرض کیا گیا کیوں کر معلوم ہو کہ دوست رکھتا ہوں اس کے رسولؐ کو - فرمایا جب پیروی کرے تو انؐ کی راہ میں

marfat.com

اور عمل کرے تو انؐ کی سنت پر اور دوستی کرے تو بسبب انؐ کی دوستی کے اور دشمنی کرے تو بسبب انؐ کی دشمنی کے اور تو دوستی کرے بسبب انؐ کی دوستی کے اور تو بدخواہی کرے بسبب انؐ کی بدخواہی کے اور متفاوت ہوتے ہیں لوگ ایمان میں بقدر ان کی تفاوت کے میری دوستی میں اور متفاوت ہوتے ہیں کفر میں بقدر ان کی تفاوت کے میرے بغض میں

ہاں اس کو ایمان نہیں جس کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) محبت نہیں!

ہاں اس کو ایمان نہیں جس کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) محبت نہیں!

ہاں اس کو ایمان نہیں جس کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) محبت نہیں!

اور عرض کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مومن فروتنی کرتے ہیں اور بعض مومن فروتنی نہیں کرتے ہیں۔ کیا سبب ہے اس کا پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پائی اپنے ایمان میں حلاوت اس نے فروتنی کی اور جس نے نہ پائی حلاوت اس نے فروتنی نہ کی۔ پھر عرض کیا گیا کس طرح پائی جاتی ہے یا پہچانی جاتی ہے اور حاصل کی جاتی ہے حلاوت ایمانی۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی محبت سے اللہ عزوجل کے ساتھ۔ پھر عرض کیا گیا اور کیوں کر پائی جاتی ہے محبت اللہ عزوجل کی یا کس طرح حاصل کی جاتی ہے۔ پس فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ محبت کرنے سے اس کے رسولؐ کے ساتھ۔ پس جستجو

marfat.com

کرو رضامندی اللہ سبحانہ اور رضامندی اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت میں ان دونوں کی۔

روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پورا مومن ہوتا کوئی شخص تم لوگوں میں کا مگر جب ہو جاؤں میں اس کے نزدیک اس کی جان اور بیٹے اور باپ اور سارے جہان سے پیارا

اللہ تبارک تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام ہمیں اپنے
حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

محبّت عطا فرمائیں، اور

پوری محبّت عطا فرمائیں

ایسی محبّت

کہ وہ پیارے ہوں ہمیں ہماری جانوں سے، اور بیٹوں سے اور باپوں سے، اور سارے جہان کے لوگوں سے! آمین! ثم آمین!
اور ہمیں ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کی پیروی کی توفیق بخشیں ـــــ ایسی توفیق ـــــ جو

marfat.com

سرمدی ہو ہر حال میں ہمیشہ جاری رہے۔ آمین ثم آمین!

یا حی یا قیوم

اسی میں ہماری بھلائی، اور اسی میں تیری خوشنودی رضا ہے

یا حی یا قیوم

●

آپ اس پہ غور فرمائیں۔ کہ

آدم کا منکر شیطان ہے

شیطان آدم کا منکر ہے اللہ کا منکر نہیں۔ ساری عمر نیک اعمال کرتا رہا۔ لاکھوں برس اللہ کی عبادت میں مصروف رہا یہاں تک کہ چپہ چپہ آسمان پہ سجدہ کیا جب اس کا عقیدہ بگڑا اور سیدنا و ابینا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکاری ہوا مردود ہوا۔

گیا شیطان ہو کافر نہ اک سجدے کے کرنے سے
اگر ساری عمر سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا

میرے محترم! شیطان کے عقیدے کا نمونہ ہمارے سامنے ہے اور ہم اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں کہ شیطان معلم الملائکہ تھا اور اس کے سارے اعمال صالح تھے۔ ہر وقت اللہ کے حضور میں سجدہ ریز رہتا اور آسمانوں پر کسی گناہ کے کام کا امکان ہی نہ تھا۔ گویا وہاں گناہ

marfat.com

ہوتا ہی نہیں۔ لیکن

جب اسے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ السلام کو سجدے کا حکم دیا تو اس نے انکار کیا اور اس ایک ہی انکار کی بدولت اس کا کیا حشر ہوا۔ بیچارے کی ساری عبادات رائگاں گئیں اور وہ کہیں کا بھی نہ رہا۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝

سورت بقر آیت ۲۰۸

اے لوگو جو ایمان لائے ہو داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے اور نہ تابعداری کرو شیطان کی۔ تحقیق وہ تمہارا ظاہر دشمن ہے۔

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

پیروی

ہی اسلام میں پورے داخل ہونے کے مترادف ہے۔ محبت کا دعویٰ اتباع پہ موقوف ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ان کی محبت کی تصدیق و ترجمان ہے۔

محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے اور یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک مقدس ہستی کو کوئی اپنے دل و جان سے محبوب جانے لیکن ان کے فرمائے ہوئے

marfat.com

احکام کا ذرا بھی پاس نہ کرے اور پھر اس کے باوجود اپنی محبت میں سچا ہو۔

اللہ تعالےٰ نے خود اپنی محبت کا جو معیار مقرر فرمایا ہے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (العمران: ۳۱)

"آپ فرما دیجئے۔ کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اللہ سبحانہ ہمیں اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اور کامل پیروی کی توفیق عنایت فرمائے! آمین! یا حیُّ یا قیوم!

اِمروز سعید جمعۃ المبارک ۲۹ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۸۷ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

دار الاحسان

اللھم صل علی سیدنا
محمد وآلہ وعترتہ بعدد
کل معلوم لک استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ

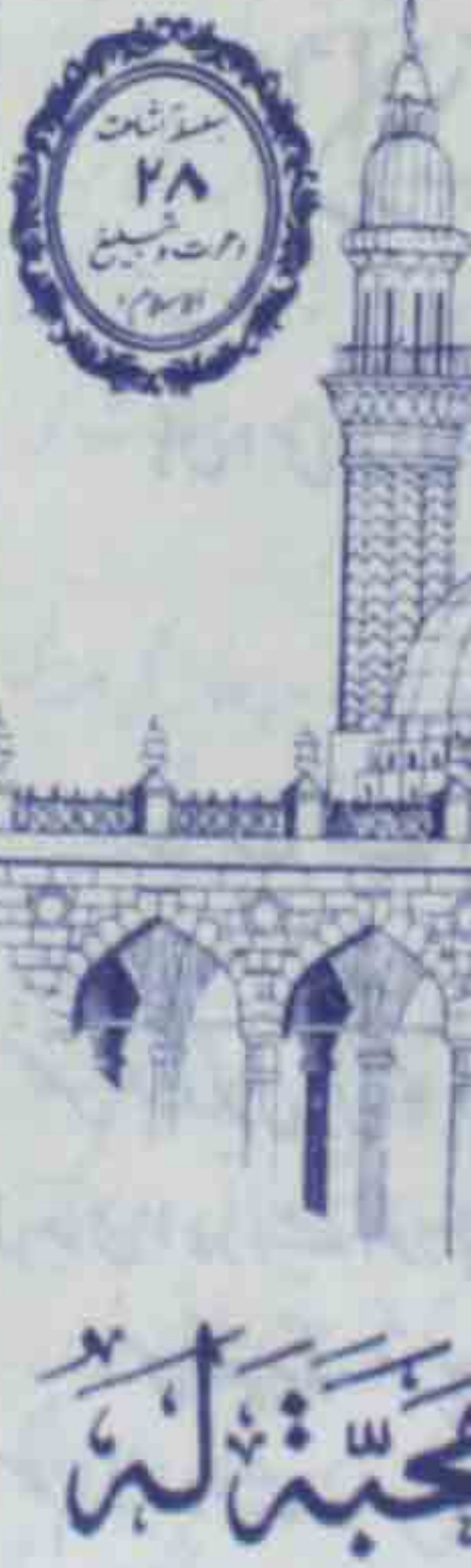

الایمان من لا محبۃ لہ

از محمد بخش علی اوڈھیانوی عفی عنہ

المقام الخجاف الصحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد

marfat.com

لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّۃَ لَہٗ

ہاں اس کو ایمان نہیں جس کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت نہیں

روایت ہے انس رضؓ سے، کہا انہوں نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ نہیں پورا مومن ہوتا کوئی شخص تم لوگوں میں کا مگر جب ہو جاؤں میں اس کے نزدیک اس کی جان اور بیٹے اور باپ اور سارے جہان سے پیارا۔

اس حدیث شریف میں رسولِ اکرم واجل صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تک کہ وہ ہمیں اپنی جانوں اور بیٹوں اور باپوں اور سارے جہان سے زیادہ پیارے نہ ہوں۔ ہم مومن نہیں ہو سکتے۔ یعنی ہمارا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا

marfat.com

اگر ہم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس حدیث شریف کے عین مطابق پیدا ہو جائے تو ان کے متعلق ہم میں کوئی اختلاف باقی نہ رہے۔ جب تک ہم قرآن و حدیث کو پڑھ کر محض عقل سے رسالت کے مقام کو سمجھنے کی کوشش کریں گے کبھی نہ سمجھ سکیں گے۔ اس حدیث شریف کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر جب ہمارا ایمان ہی مکمل نہیں تو پھر ہم محض اپنی عقلی دلیلوں سے مقام رسالت کو کیسے سمجھ سکتے ہیں۔

عقل کا گھوڑا میدان ہی میں دوڑ سکتا ہے۔ پہاڑ کی بلندی پر نہیں چڑھ سکتا۔ البتہ محبت کا عقاب ہر پہاڑ کی چوٹی پر پرواز کر سکتا ہے۔

جب ہم میں انؐ کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ تو ہمارے دماغ سے اختلافات اُٹھ جائیں گے صرف وہی باقی رہ جائیں گے۔ محبت محبوب کے سوا محب میں اور کوئی چیز باقی نہیں رہنے دیتی۔ جب ہمارے دل میں محبت کی وجہ سے وہی وہؐ ہوں گے تو کسی بھی قسم کا کوئی اعتراض باقی نہ رہے گا۔ انؐ کی محبت کی تاثیر سے ہمارا دماغ ایسا صاف اور روشن ہو

marfat.com

جائے گا کہ ہمیں پھر انؐ کی محبت کے سوا کچھ اور سوچنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ محبت ہمیشہ اپنے محبوب اور فقط محبوب کو پکارا کرتی ہے۔ اس میں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس کا محبوب اس کے پاس موجود ہو۔ وہ ہر حال میں اس کو اور اسی کو پکارتی ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبت کو ہمارے لئے ایمان کی تکمیل ٹھہرایا تو انؐ کی محبت میں اگر انہیںؐ پکارا جائے تو عین ثواب ہوا۔ اور اگر محبت کے باوجود انہیںؐ نہ پکارا جائے تو پھر محبت کیسی۔

حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہیں مجھؐ سے اپنی جان سے بھی زیادہ محبت ہو۔ تو انؐ کی محبت ہماری جان سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہوئی محبت کو محبوب کا تصوّر ضرور ہوتا ہے خواہ اس کا محبوب اسے نظر آئے یا نہ آئے۔ تصور کا تعلق رُوح سے ہے۔

تصوّر ایک روحانی چیز ہے اور تصوّر کے لئے فاصلہ کوئی چیز نہیں۔ فاصلہ صرف جسم کے لیے ہوتا ہے اہلِ تصوّر کے لئے فاصلے کی کوئی حقیقت نہیں اس کے لئے نزدیکی اور دوری یکساں ہے۔ بلکہ اہل تصوّر کا تصوّر جب کامل ہو جاتا ہے

marfat.com

تو اس کے لئے ہجر اور وصل برابر ہو جاتے ہیں تصوّر ضدوں کو جمع کر دیتا ہے۔

محبّت اور تصوّر دو لازم و ملزوم چیزیں ہیں۔

یعنی جس سے محبّت ہو اُس کا تصوّر کیا جاتا ہے جب تک محبّت نہ ہو تصوّر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جب تصوّر ہی نہیں تو محبّت بھی نہیں۔ اس لئے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت ضروری ہے تو اُن کا تصوّر بھی لازمی ہے۔

اہلِ تصوّر اپنے خیال میں اپنے محبوب کو یاد کرتا ہے۔ جب کوئی اپنے محبوب کو زبان سے پکارتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ اپنے محبوب کو یاد کر رہا ہے تو گویا اہلِ تصوّر اپنے خیال سے اپنے محبوب کو پکار رہا ہے۔

اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال جائز نہیں تو یہ عداوت ہے۔ یعنی انسان اپنے دشمن کو خیال میں نہیں لانا چاہتا۔ کوئی دوست ایسا نہیں جو اپنے دوست کو خیال میں لا کر خوشی محسوس نہ کرتا ہو۔ یادِ ہی تو دوستی اور محبّت کا تقاضا ہے۔ اگر ان کی یاد نہیں تو ایمان مکمل نہیں۔

marfat.com

جب ان کا خیال کرنا اور محبّت سے خیال کرنا تکمیلِ ایمان ہے تو خیال میں یاد کرنا یعنی انہیں محبّت سے پکارنا عین سعادت ہے زبان سے پکارنا تو معمولی بات ہے۔ محبّت تو محبّ کے دِل و دماغ کو محبوب کے سوا کسی اور طرف مائل ہی نہیں ہونے دیتی۔

جس نے انؐ سے اپنی جان اور بیٹے اور باپ اور سارے جہان سے زیادہ محبّت کی اس نے تکمیل ایمان پائی گویا جوانؐ کی محبّت میں محو ہوا وہ ایمان میں محو ہوا اور محویّت ایک قسم کی اپنے محبوب کو پکار ہے۔ جس نے انہیںؐ پکارا، اس نے ایمان کو پکارا۔ ماشاء اللہ

جو ایمان میں (انؐ کی محبّت میں) محو ہوا اور جس نے ایمان کو (یعنی ان کی محبّت میں انؐ کو) پکارا

وہ کامیاب ہُوا

کامران ہُوا

شاد ہوا

ماشاء اللہ

بیشک حضور اقدس جانم فدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

marfat.com

محبت توحید کی چھت کا پہلا زینہ ہے۔

محبت ایک آگ ہے جو محبوب کے سوا ہر شے کو جلا دیتی ہے۔ محبت کی آگ کبھی نہیں بجھتی جب تک اپنے محبوب کو نہ پالے۔ محب کا دل محبوب کے سوا کسی چیز سے کبھی قرار نہیں پکڑتا وہ محبوب کی محبت میں تڑپتا ہے۔ محبت کی آگ یہاں تک غالب آجاتی ہے کہ وہ نہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے نہ ہی اسے کسی اور کی پرواہ ہوتی ہے محبت ملامت سے بے نیاز ہوتی ہے اور نہ ہی اسے کسی تعریف کی تمنا حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

دِل دی تختی اُتے لکھے صورت نقش سجن دے
دھوتیاں دُور نہیں ہندے ہرگز ڈونگھے نے لکھ من دے
اوہ دلبر جو اک لکھ اتوں گولا لئے نہ مینوں
دو جہان ولیوے کوئی سانوں اس دا وال نہ دیندے

محب محبوب کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔ دوئی درمیان سے نکل جاتی ہے۔ قانون خواہشات پر لاگو آتا ہے۔ جب خواہشات ختم ہوئیں تو قانون کی ضرورت نہ رہی۔ محبت قانون کو توڑ دیتی ہے۔ لیکن قانون محبت کو نہیں توڑ سکتا۔ محبت ہر قید سے

marfat.com

آزاد ہے۔ جب محبوب کے سوا کوئی اور خواہش نہ رہی قانون سے آزاد ہوا۔ آپ اس نقطے پہ غور فرمائیں۔

اللہ کی راہ کی طرف بلانے والے اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ ہیں نہ کہ غیر اللہ۔ کیا غیر اللہ بھی کبھی حبیب اللہ ہو سکتے ہیں۔

محبت کے بغیر اتباع قطعی ناممکن و محال ہے۔ اللہ ہمیں اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عنایت فرمائے، اور ہمیں ان کے در تک پہنچائے، آمین! یا حیُّ یا قیوم! ــــ جو وہاں پہنچا، وہی اللہ تک پہنچا، اور ان کا پہنچایا ہوا پہنچا۔ جو وہاں تک نہیں پہنچا، کہیں بھی نہیں پہنچا، اور یہی عقیدہ مشائخ کرام کا قدیم اور واحد عقیدہ ہے۔! یا حیُّ یا قیوم!

شیطان اللہ کی راہ کا پکا صریح اور ہمہ وقتی دشمن ہے اور ہر وقت ہر جگہ حاضر ہے۔ ہم اس سے محفوظ رہنے کے لئے ہر وقت ہر جگہ کچھ نہ کچھ پڑھتے اور کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ قرآن کریم جیسی عظیم کتاب اللہ کو شروع کرنے سے پہلے اس سے پناہ مانگتے ہیں۔!

حضور مولائے کریم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی ساری

marfat.com

خدائی کے اور قیامت تک کے لئے رسول الوحید ہیں۔ پھر اُن کی "حیاتِ جاوداں" "حیات النبیؐ" کو تسلیم کرنے سے ہمیں کونسی چیز روک رہی ہے۔

میرے مولائے کریم جانم فدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے چشمے اُبل رہے ہیں اور قیامت تک نہایت آب و تاب سے جاری و ساری رہیں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں ان سے سیراب و شاداب ہونے کا شرف عنایت فرمائیں آمین

"یا حیّ یا قیوم"

"اللہ جلّ کے محبوبؐ کو حبیب رکھنے والے
بیشک اللہ کو محبوب ہیں"

یا حیّ یا قیوم

اور

اللہ اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں کو کسی بھی جہان میں کبھی رُسوا

marfat.com

نہ کریں گے۔

ماشاء اللہ

یہاں تک کہ بعد از مرگ بھی اُنؐ کی محبت ہی

کی بدولت وہ مرجع خلائق اور روشنی کے مینار ہوتے ہیں

ہمارا ذہنِ نارسا انؐ کی محبت عظمت اور شان کی طرف کیوں نہیں جاتا۔ اعتراض کی طرف کیوں جاتا ہے۔

کوئی محبوب اپنے حبیب کا کسی بھی طرح نکتہ چیں نہیں ہوتا ہر حال میں اپنے محبوب کے گُن گایا کرتا ہے۔

مَن اُنؐ کی یاد سے مسرور کیوں نہیں ہوتے اور مخمور

کیوں نہیں ہوتے۔ بے شک اُن کی یاد ہی تو اس مَن

کا قرار اور اس تن کا حصار ہے۔

اللہ پاکؐ نے خود بھی تو ہمیں اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حکم دیا ہے۔ اور پھر کیونکر ہمیں اس محبت

marfat.com

کے مجرم قرار دے کر وہاں بھیجنا گوارا کریں گے۔

میری جان!

جو

اللہ کا پیغام لے کر آئے ہیں وہی ہمیں

اللہ تک پہنچائیں گے۔ انشاء اللہ

"شیخ طالب کو اُنؐ تک اور وہؐ طالب کو اللہ

تک پہنچاتے ہیں"

ورنہ سب بیڑے راہ ہی میں اٹکے اور بھٹکے رہتے ہیں۔

آج تک کوئی ایک ایسی مثال پیش کریں جو شیخ اور اُنؐ

کے وسیلہ کے بغیر اللہ تک پہنچا ہو۔

جب کسی دل میں کسی کی

محبت

آیا کرتی ہے وہ

دِل

اپنے محبوب کو ملنے کے لئے بے چین ہو جاتا ہے۔

marfat.com

بے قرار ہو جاتا ہے۔

اپنے محبوب کے جمال و وصال کے بغیر کسی

اور چیز سے کبھی چین نہیں پاتا

اور کبھی قرار نہیں پاتا

نہ ہی کوئی شے اُسے خوش کر سکتی ہے۔

جب تک وہ اپنے محبوب کو پا نہیں لیتا

بے چین رہتا ہے

بے قرار رہتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

"محبت"

کا دعویٰ اگرچہ بندہ کی سب سے بڑی گستاخی ہے پھر

بھی

شوق نے مجبور کیا، دل نے لاچار کیا

اور

یہ چند جگر پارے پیش کئے

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

آمین

marfat.com

تبلیغ

ہر مذہب کے پجاری اپنے اپنے دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔

اور

تقریباً تمام بُری باتیں سب کے نزدیک بُری اور اچھی باتیں سب کے نزدیک اچھی مانی جاتی ہیں۔

یہاں تک کہ انسان کا اپنا ضمیر نیکی اور بُرائی کے ہر کام سے پوری طرح واقف ہوتا ہے۔ جب بھی کوئی کام کرنے لگتا ہے اسے اچھی طرح پتہ ہوتا ہے کہ یہ کام کرنا نیکی ہے اور یہ بُرائی۔ ہم جو بھی کرتے ہیں جان بوجھ کر کرتے ہیں۔ نادانستہ نہیں کرتے کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ ایسے کرنا بُرا ہے۔

ہماری تبلیغ ہمارے مولائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنا ہے۔

حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل، طیبؐ واطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہماری تبلیغ کی تمہید اور

اللہ اور

اللہ کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

" فرمودہ احکام "

marfat.com

ہماری تبلیغ کا صحیح نصاب ہوں۔ آمین!

"یا حیّ یا قیوم"

اور آخر میں کیا ہمیں یہ پسند نہیں کہ حشر کے دن ہمارا ساتھ ہمارے مولائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو! اس لئے کہ قیامت کے دن انسان اسی کے ساتھ ہوگا۔ جس سے کہ اسے محبّت ہے

"یا حیّ یا قیوم"

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وفا

کا تقاضا ہے کہ انؐ کے فرمائے ہوئے کسی بھی عمل کو کرنے سے پہلے انؐ پہ درود و سلام بھیجا جائے اور یہی انؐ کے احسان کا وقتی طور پہ شکریہ ہے

ہمارے شب و روز کے تمام معمولات انؐ ہی کے فرمودہ ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ ہر عمل کو شروع کرنے سے پہلے انؐ پہ درود و سلام بھیجا جائے۔

"یا حیّ یا قیوم"

یہی دقتی طور پر اُن کا شکریہ ہے۔

کثیراً کثیراً ابداً ابدا

آخر میں

ہم محبت کی تفسیر کے اِس معاملہ میں اسلام کی یہ نازشخصیت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز معین الحق والدین حسن سجزی ثم اجمیری رضؓ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو مکتبۂ عشق کے جمیع فارغ التحصیل اور علم و عرفان کے حقیقی راہنما تھے۔ اُن کا عقیدہ بلاشک وشبہ مستند اور قابلِ تقلید ہے۔ ان کا عقیدہ ہی ہمارا عقیدہ ہے۔ جیسے انہوں نے کہا۔ ہم بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے جو کہا سچ کہا اور ایسے کہا جیسے کہنا چاہئے تھا۔ حضور اقدس واکمل جنابِ رسول اکرم واجمل اطیبؐ اطہر وروحی فداصلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت تو کسی نیک بخت کو ہی نصیب ہوتی ہے شیخ کی محبت میں طالب کی کامیابی ہے۔ دیکھا اُنؒ کی محبت کیا رنگ لائی۔ اُنؒ کے ساتھ اُنؒ کی محبت کون دوسرا تھا۔ اُن کا تنہا اجمیر شریف میں آنا اور پھر سارے ہندوستان کو مسلمان بنا دینا اُن کی محبت ہی کی بدولت

marfat.com

تو تھا۔ ورنہ ہم صدیوں سے اتنے ہو کر بھی کچھ نہ کر سکے۔ جب تک بابا اِجرّد کے ساتھ نہ ہو پنجے بکریاں نہیں چرا سکتے۔"

"یا حیّ یا قیّوم"

اِسی طرح جمیع مشائخ کرام اسی عقیدہ کے پابند رہے ہیں

اور

ہم بھی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ ماشاء اللہ لاقوۃ الّا باللہ

یا حیّ یا قیّوم

میری تاویل میں شک ہی شک اور
اُن کی میں حق ہی حق ہے

اِمروز سعید جمعۃ المبارک ۷ محرم الحرام ۱۳۸۸ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

اللھم صل علی سیدنا

محمد والہ وعترتہ بعدد

کل معلوم لک استغفر اللہ

الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم

واتوب الیہ

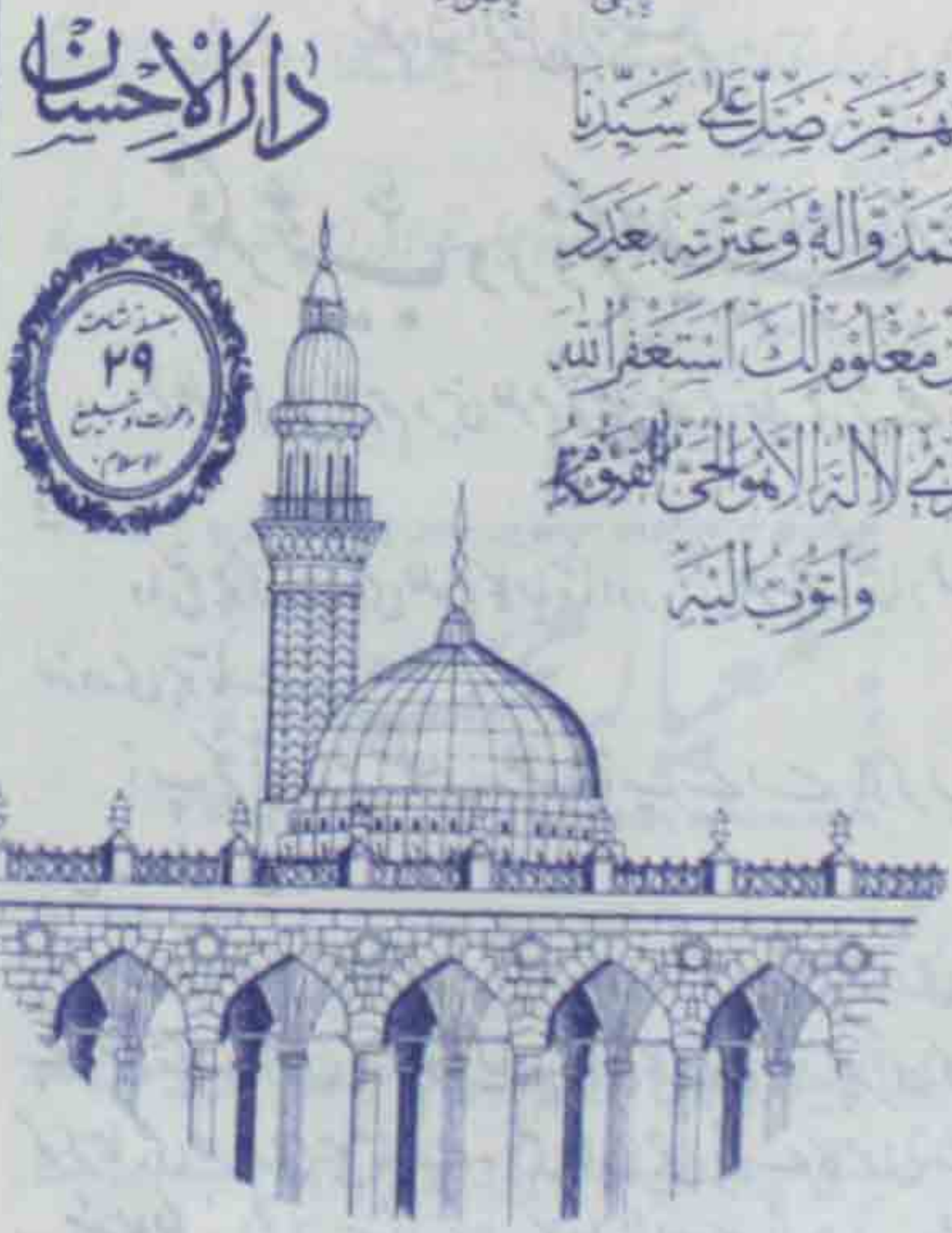

فکر عجیب در ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ محمد یوسف علی نوشاہی ضیائی

المقام الثانی الاستحقاق المقبول المصطفین ○ دار الاحسان

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکرِ عجیب در ذکرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

دیگر علوم کی طرح ہم دینی علوم کو بھی جلدی جلدی پڑھے جا رہے ہیں۔

واضح ہو کہ دُنیاوی علوم کا جاننا اور دینی علوم کا ماننا (عمل کرنا) ضروری ہوتا ہے۔

آپ کوئی سا علم سیکھیں۔ جب آپ نے اسے یاد کر لیا آپ اس سے فارغ ہوئے۔

لیکن دین کا علم حاصِل کر چکنے کے بعد اُس پہ عمل ضروری ہوتا ہے۔ جن نیک کاموں کا حکم دیا گیا ہے اُن کا سیکھنا اور پھر اُن کاموں کو کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح جن بُرے کاموں سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے اُن سب کا جاننا اور پھر اُن سب بُرے کاموں سے باز رہنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

دین کا علم کتاب سنّت، فقہ، فلسفہ، منطق، ادب پڑھ کر حاصل کیا جاتا ہے اور پھر جب اسے حاصل کر لیں اُس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

marfat.com

عمل کے بغیر کسی علم کا محض سیکھنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

ہم دین کی کتابیں پڑھے جا رہے ہیں لیکن اپنے پڑھے ہوئے علم پر عمل نہیں کرتے۔

اگر ہم اپنے علم پر عمل کرتے تو ترقی جاتے اور اُسی گذرے ہوئے دور کو آج بھی حاضر پاتے۔

معیارِ محبّت

معیارِ محبّت

محبّت نیست؛ جاں سپُردن وجاں در کوئے جاناں باختن است۔

محبُوب کی ہر بات پسند اور ہر ادا مرغوب ہوتی ہے اور محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب کی ذات کو ہر وقت اپنے تصوّر میں رکھے۔ اس کی صفات سے اپنے آپ کو رنگ لے اور اس کے ذکر و فکر میں محو و منہمک رہنے کی خُو پیدا کرے۔

محبوب کی خُو اس قدر دِل افروز ہوتی ہے کہ اس کے اخلاق و

marfat.com

اطوار دل میں گھر کر لیتے ہیں اور مُحب محبّت کے اسی سانچے میں ڈھلنے کی آرزو رکھتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو محبوب کے اس قدر قریب لے آتا ہے کہ دونوں کے رنگ میں یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے اور محب محبوب کا ایک پرتو بن جاتا ہے۔

محبّت کی کسوٹی اور حقیقی معیار تو یہی ہے کہ محبوب کی عملی صورت کو زندہ رکھا جاوے۔ تاکہ محبّ محبوب کے اخلاق و اطوار کا آئینہ دار ہو۔ محبّ کی زبان ہمہ وقت محبوب کے ذکر سے رطب اللسان رہے، محبّ کے ہر قول و فعل میں محبوب حقیقی حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلّم کے اقوال و افعال کی عملی جھلک موجود ہو۔ اور اس راہ کی کوئی ٹھوکر اس کے قدموں کو نہ ڈگمگا سکے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کرتے ہوئے فرمایا: "اے انصار کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ لوگ اونٹ، گھوڑے اور بکریاں لے چلیں اور تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے چلو۔ چنانچہ انصار مدینہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر اس قدر روئے کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں۔ اور بصد اطمینان حضور اقدس سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر مدینہ طیبہ واپس آئے۔

شمع رسالت ناب صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کا ایک

marfat.com

حسین و جمیل منظر جب کفارِ مکہ نے فتح مکہ کے دِن دیکھا تو مقابلہ کی تاب نہ رہی۔

فتح مکہ کے روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شہر سے باہر پڑاؤ کئے ہوئے تھے۔ اہل مکہ کا ایک شخص لشکر کی خبر لینے کے لئے خفیہ وہاں پہنچا۔ اور جا کر اہلِ مکہ کو بتایا کہ تمہارا زعم باطل ہے تم کبھی بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شکست نہیں دے سکتے۔ میں نے جو ادب و احترام اُن کا دیکھا ہے وہ کسی بادشاہ کا بھی نہیں دیکھا۔ وہ جب وضو کرتے ہیں تو اُن کے وضو کا پانی زمین پر نہیں گرنے دیا جاتا بلکہ اس کو لینے کے لئے انکے ساتھیوں کا زبردست ہجوم ہوتا ہے۔ اور ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس پانی کو حاصل کرے۔ جس قوم کی محبت اور احترام کے معیار کا یہ عالم ہو اس کو شکست دینا ایک موہوم خواب ہے لہٰذا ان سے صلح کر لینا ہی بہتر ہے۔ اور ان کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ وہ ایک ایسی فوج لے کر آئے ہیں جس کا ہر سپاہی ان پر سو جان سے نثار ہے اور انکے اشارے پر مر مٹنے کو عینِ سعادت سمجھتا ہے۔

اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس قدر احترام محبت اور سکون سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھ گئے ہوں۔ جو حکم حضور اقدس

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ملتا فوراً اس پر عمل پیرا ہو جاتے۔ کسی بات کو کرید کر نہ پوچھتے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات گرامی کو سراپا گوش بن کر سنتے۔ اور کمال حافظ اور ضبط کے ساتھ اس کلام مقدسہ کو بکمال صحت لفظی برقرار رکھتے۔

جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے الگ ہوتے تو انؓ کے کلام کا آپس میں تذکرہ کرکے ان الفاظ کا تکرار کرتے تاکہ حافظہ میں رہ جائیں۔ اچھی طرح قرار پا جائیں اور ان اقوال کو من وعن محفوظ فرمایا کرتے۔ ابن آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی واحد شخصیت ہے کہ جس کے چاہنے والوں نے انؐ کی زندگی کو اس طرح محفوظ کیا ہو کہ انؐ کی زبان مبارک سے جو لفظ بھی نکلا من وعن محفوظ کر لیا۔ اور ان کی زندگی کا ہر ایک عمل امت کے عمل میں زندہ ہے۔ اور ایک پوری قوم اس زندگی پر قائم و دائم ہے۔ ان کا ہر لفظ ملت کے لئے قانون بن گیا۔

دُنیا میں کسی فرد کی زندگی میں اس قدر روشنی نہیں کہ تمام قسم کے اندھیرے اس روشنی سے چھٹ جائیں۔ اور ایک زندگی میں انسانیت کی تمام عمدہ صفات اپنی متناسب مقدار کے ساتھ موجود ہوں۔

اخوت، برادری اور محبت کی جو مثال شمع رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں نے پیش کی ہے وہ ابھی تک نادر

marfat.com

روزگار ہے ـــــ ہجرت مدینہ کے وقت مکہ سے جو مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کر کے آئے تھے بالکل بے سر و سامان تھے۔ آتے ہی انصار مدینہ نے ان کو اپنے کاروبار میں برابر کا شریک کر لیا۔ گھروں کا آدھا اثاثہ دے دیا۔ محبت و ایثار کا جذبہ اس قدر تیز تھا کہ جن کے پاس دو بیویاں تھیں انہوں نے ایک کو طلاق دے کر اپنے مہاجر بھائی کو دینے کے لئے پیش کی۔ اتنی بڑی قربانی اور ایسی اخوت دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں دیکھی جا سکتی۔ جب ہم ملی معیارِ محبت کو پیش کرنا چاہیں تو تاریخ کا یہ باب بہت تابناک ہے۔ انہیں کے متعلق قرآن حکیم میں بتایا گیا ہے کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کہ وہ آپس میں رحیم ہیں اور کفار کے مقابلہ میں سخت ہیں۔

خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے کوئی شخص ہرگز مومن نہیں ہو سکتا جب تلک اس کی محبت مجھ سے اس کے مال، اولاد، ماں باپ، اپنی جان اور دنیا کی ہر ایک چیز سے زیادہ نہ ہو"

گویا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو پاتا جب تلک مسلمان کے ذہن میں ان سب چیزوں کا جن کا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اللہ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایثار کرنے کا پورا جذبہ نہ ہو۔ اگر ان چیزوں میں سے کسی چیز کی کسی وقت اسلام

marfat.com

کو ضرورت ہو تو یہ سب چیزیں اسلام کے لئے قربان نہ کریں تو سمجھ لیجئے کہ ہمارے دِل میں اس مال و جان کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبت سے زیادہ ہے۔ اور ہمارا ایمان کامل نہیں۔

کِسی چیز کا دعویٰ کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا کہ دعوے کے مطابق عمل کرنا مشکل ہے۔

معیارِ محبّت کا
پسِ منظر

مظہرِ کبریا وارثِ علوم اوّلین و آخرین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا جب جنازہ اٹھایا گیا تو کفار تمسخر کے طور پر بیٹھ بیٹھ کر باتیں کرتے تھے کہ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) مر گئے۔ جب یہ آواز حضرت عمرؓ نے سُنی تو اپنی ہمشیرہ امّ جمیل سے کہا جاؤ میری تلوار نکال کر لاؤ۔ اس نے پوچھا بھائی تلوار کی ایسے نازک موقع پر کیا ضرورت پڑ گئی۔ جواب دیا اس لئے کہ میں کچھ لوگوں کی آوازیں سُن رہا ہوں کہ محمّد صلی اللہ علیہ وسلّم مر گئے ہیں۔ میں

marfat.com

ان لوگوں کا سر قلم کرنا چاہتا ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق سرکارؐ کے خلاف کوئی بھی بات جو ان کے خلاف ہو سُن کر قابو میں نہیں رہ سکتے تھے

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف مدینہ منورہ میں ہے۔ انہوں نے ساری زندگی میں صرف ایک دفعہ مکہ معظمہ میں حاضری دی۔ جب پُوچھا جاتا آپ کثرت سے مکہ معظمہ کیوں نہیں جاتے آپ کا یہی جواب ہوتا مجھے ڈر ہے کہیں راستے میں میری موت واقع نہ ہو جائے۔ اور میری دِلی آرزو یہ ہے کہ مجھے اس شہر میں موت آئے جس میں کہ میرے مولائے کُل صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اقدس ہے۔ اس کے علاوہ آپ ساری زندگی مدینہ شریف کی گلیوں سے گزرتے ہوئے درمیان میں سے نہیں گذرے۔ دیواروں کا سہارا لے کر گذرا کرتے۔ جب کبھی پُوچھا جاتا آپ گلیوں کے درمیان میں سے کیوں نہیں گزرتے؟ فرماتے۔ ہو سکتا ہے اِن گلیوں کے درمیان میں سے میرے مولا کریم تاجدارِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشانات ہوں۔ اگر میرے قدم اِن نشانات پر آگئے تو میرا مقام ہی ختم ہو جائے گا۔ سبحان اللہ۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر۔ یا حیّ یا قیوم۔

امام ابو یوسفؒ کے بارے میں ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید کے دسترخوان پر کھانا لایا گیا۔ آپ دعوت میں شامل تھے۔

marfat.com

ایک شخص بولا میں کدو کو پسند نہیں کرتا۔ اس پر امام ابو یوسفؒ جن کے قلب سلیم میں محبتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ تلوار لے کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے تو نے میرے مولائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیز کدو کے خلاف زبان ہلائی ہے بچ کر نہیں جا سکتے۔ پھر اس شخص نے اپنی گستاخی کو تسلیم کیا آئندہ کے لئے توبہ کی اور معاف کیا گیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جنہیں عمر ثانی کہتے ہیں اموی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جب آپ قریب المرگ تھے۔ لوگوں نے مشورہ کر کے فیصلہ کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو گنبد خضریٰ میں دفن کریں گے۔ آپ نے یہ بات سُن کر لوگوں سے صاف کہہ دیا کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر دفن نہ کرنا۔ کیونکہ میرا انؐ کے نزدیک دفن ہونا میری گستاخی اور انؐ کی بے ادبی ہے۔ میں کون ہوں کہ جس کی قبر انؐ کے برابر ہو۔ یا حیّ یا قیوم۔

محمود غزنویؒ کے غلام ایاز کے لڑکے کا نام محمدؐ تھا۔ جب محمودؒ اسے بلاتا کہتا محمد پانی لاؤ۔ فلاں کام کرو۔ ایک دن محمودؒ نے کہا او ایاز کے بیٹے پانی لاؤ۔ ایاز نے کہا کہ کیا آپ میرے لڑکے سے ناراض ہو گئے ہیں جو اُس کا نام نہیں بُلاتے۔ محمودؒ نے جواب دیا۔ کہ میرا وضو نہیں تھا اس لئے میں نے بجائے محمدؐ کہنے کے ایاز کا بیٹا کہہ کر بلایا۔ یا حیّ یا قیوم

marfat.com

حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب تختے میں سُول چڑھانے کے لئے کفار نے اپنی منظم سازش کے تحت کارروائی شروع کی تو حضرت خبیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کفار نے کہا کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینا چھوڑ دیں ہم آپکو چھوڑ دیں گے۔ محبت نے جوش مارا اور آپؓ نے فرمایا۔ کہ جان جا سکتی ہے مگر حضور اقدس و اکمل جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کم نہیں ہو سکتی۔ آپؓ نے اس گفتگو کے دوران تختہ دار پر اپنی جان خداوند قدّوس کے حوالے کر دی۔

حضرت بلال حبشیؓ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے۔ انھوں نے اپنی ساری زندگی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں گذاری۔ کفار کی سختیاں ان کے پائے استقلال میں جنبش نہ لا سکی۔ عقل اس کے ساتھ ٹکراتی رہی کہ بلالؓ کیوں اتنی سختیاں جھیل رہا ہے۔ مگر عشق و مستی نے بار بار تپتی ہوئی زمین پر یہی اعلان کیا کہ دُنیا بدل سکتی ہے زمانہ بدل سکتا ہے۔ ہر چیز ہو سکتی ہے مگر محبت کا یہ معیار کم نہیں ہو سکتا۔ جتنی سزا دو گے اتنی ہی محبت بڑھے گی۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کی ساری زندگی مجاہدات و مراقبات و ذکرِ الٰہی میں گذری۔ آپؒ نے ساری زندگی خربوزہ نہیں کھایا صرف اس لئے کہ نہ معلوم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کس

marfat.com

طرح سے کھایا ہو۔

حضرت زیدؓ بن حارثہ اپنی والدہ کے ساتھ ننھال جا رہے تھے۔ بنو قیس قبیلہ کے ڈاکوؤں نے آپ کی والدہ سے سارا سامان چھین لیا۔ اور حضرت زیدؓ کو بھی پکڑ کر لے گئے۔ آپ کی والدہ روتی روتی گھر آئیں اور زیدؓ کے والد سے کہا کہ سامان اور زیدؓ کو ڈاکو لے گئے ہیں اُس نے جب سُنا۔ بڑا مایوس ہوا۔ زیدؓ کی تلاش میں چل نکلا مگر زیدؓ اُسے نہ مِل سکا۔ زیدؓ کے باپ کو زید کے نہ مِلنے کا اس قدر غم ہُوا کہ اس کی ذہنی حالت بدل گئی۔ سارا سارا دِن پہاڑوں۔ دریاؤں پر جاتا اور کہتا کہ اے دریا کے پانی کہیں تُو نے میرے زیدؓ کو تو نہیں چھپا لیا۔ زیدؓ میرا غم بہت طویل ہے تو کب آئے گا۔ تو ہی تو میری زندگی کا سہارا تھا۔ رو رو کر اس کی آنکھیں تھک جاتیں۔ مگر چین پھر بھی نہ ملتا۔ مکّہ سے آنے والے لوگوں نے زیدؓ کے والد کو بتایا کہ ہم نے تمہارا زیدؓ مکّہ میں دیکھا ہے۔ باپ کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور مکّہ کی جانب روانہ ہو گیا۔ پوچھتے پوچھتے جب حضرت رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ پہنچے تو سوال کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی لڑکا زیدؓ بھی یہاں آپ کے پاس ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی زیدؓ اِدھر آؤ۔ اِن کو پہچانتے ہو کون ہیں۔ جی ہاں میرے آقا۔ یہ میرے باپ ہیں اور وہ چچا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ان کے ساتھ چلے جاؤ۔ زیدؓ

کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں

آپؐ کی محبّت اور دامن کو نہیں چھوڑ سکتا

اور نہ ہی باپ اور چچا کے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔

یا حیّ یا قیوّم

معرکۂ احد میں جب حضور اقدس و اکمل جناب رسُولِ اکرم واجمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہوُا تو حضرت خواجہ اویس رضی اللہ عنہ قرن کے ایک جنگل میں اپنے بھائی کے اونٹ چرا رہے تھے۔ آپ اس جنگل کی ایک خاموش شخصیّت تھے اس زمانے میں ڈاک تار ریڈیو کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ کس نے انہیں وہاں جا کر خبر دی کہ اویسؓ تیرے پیارے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کا آج دانت مبارک شہید ہو گیا ہے؟

آپؓ نے اپنا ایک دانت شہید کیا پھر سوچا واللہ اعلم کونسا دانت مبارک شہید ہوا ہو۔ اسی سوچ میں ایک ایک کر کے سارے دانت نکال دیئے۔

اللہ اللہ اللہ یہ کیا تھا محبت کی ایک ادا اویسؓ کی محبّت کی یہ ادا قیامت تک عاشقانِ رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی پیشوائی کے لئے کافی ہے۔

marfat.com

غرضیکہ اسلام کی ساری تاریخ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے افسانوں سے بھرپور ہے۔ اور ہم حضرت خواجہ اویس قرنی کی زندگی کے اس نادر اور بے مثال واقع پہ اکتفا کر کے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ آپؓ قرن کے ایک گمنام جنگل میں رہتے اور اپنے بھائی کے اونٹ چرایا کرتے تھے۔ آپؓ کی والدہ بھی۔ جو وقت میسر ہوتا والدہ کی خدمت میں گذارتے۔ غلبہ حال اور ماں کی خدمت کی وجہ سے آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صرف ایک بار حاضر ہوئے۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر میں موجود نہ تھے۔ باہر سے آواز دی جب پتہ چلا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گھر پہ تشریف فرما نہیں تو ایک پیغام دے کر واپس لوٹ آئے کہ انؐ سے کہنا کہ اویسؓ آیا تھا۔ انؐ کی قسمت میں زیارت نہ تھی۔ انؐ کے چلے جانے کے فوراً ہی بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ کو اُن کا پیغام دیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان کو کسی نے دیکھا بھی ہے تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ میں نے ان کی کمر دیکھی ہے تو آپؐ نے فرمایا تم جنّت میں جاؤ گی۔ وصال کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیّت فرمائی کہ میرے اس جبّہ کو اویسؓ کو پہنچانا۔ حضرت عمرؓ و علیؓ نے ایک اجتماع سے پوچھا کہ تم میں سے کوئی قرن کا رہنے والا بھی ہے۔ ایک آدمی نے کہا میں ہوں

ـــ اُن سے تپہ دریافت کر کے عمرؓ و علیؓ جبہ اطہر لے کر قرن کی طرف روانہ ہُوئے اور قرن پہنچ کر لوگوں سے پوچھا کہ ہم نے اویسؓ کو ملنا ہے تو لوگ متعجب ہوئے کہ اویسؓ تو کوئی اتنا بڑا آدمی نہیں کہ جس کو ملنے کے لئے دو امیر المومنینؓ آئیں۔ اویسؓ تو جنگل میں اونٹ چرایا کرتا ہے اور کوئی معروف شخصیت نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا جیسے بھی ہو ان کا پتہ بتائیں۔ جب آپؓ ان کے پاس جنگل میں پہنچے تو حضرت اویسؓ نماز پڑھ رہے تھے جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ آج سے پہلے مجھے کسی نے نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ پیش کیا اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اویسؓ سے میری امت کی مغفرت کے لئے دُعا کروانا۔ آپ نے دُعا کی اور کہا کہ قبیلہ ربیعہ کی بھیڑوں کے بالوں کے برابر اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بخش دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اویسؓ اگر آپ کی محبت کا یہ حال تھا تو آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیوں حاضر نہ ہوئے۔ پوچھا آپ دونوں حضرات احد کے معرکہ میں شریک تھے بتائیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کونسا دانت مبارک شہید ہوا تھا؟

عمرؓ اویسؓ کی اس کلام سے بہت متاثر ہُوئے فرمانے لگے میرے لئے دُعا کر۔

marfat.com

اویسؓ نے فرمایا میں ہر مسلمان کے لئے ہر نماز کے بعد مغفرت کی دُعا کرتا ہوں اگر تو اے عمرؓ اپنا ایمان سلامت لے گیا تو میری دُعا تجھے قبر میں مل جائے گی۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا میں خلافت کو دو روٹی کے عوض دیتا ہوں۔ آپ نے جواب دیا ایسا کون ہو گا جو اسے لے گا۔ تو اسے سرِ بازار پھینک دے اور کہہ دے جس کا جی چاہے اٹھا لے۔

محبّت کا معیار مختلف اور فرداً فرداً ہوتا ہے

مثلاً حضرت عمرؓ و علیؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت کے بے مثال مجسّمے تھے۔ لیکن پھر بھی انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کے دانت مبارک شہید ہونے پر اپنے دانت شہید نہیں کئے اور نہ ہی "**محبّت**" اس پہ کوئی اعتراض کر سکتی ہے کہ انہوں نے کیوں اپنے دانت شہید نہ کئے۔

اویسؓ پہ محبّت کا غلبہ تھا۔ انہوں نے ایک ایک کر کے اپنے سارے دانت نکال دیئے۔

محبّت نے اس پہ آفرین کہا

یہ چند کتابی واقعات نمونہ کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں ورنہ ہماری تاریخ ایسے ایسے نادر کارناموں سے بھری پڑی ہے

جو قبروں میں مُردوں کو جلا دیں۔ لیکن وہ واقعات قلم
کی نوک تک نہیں پہنچے۔

ہر واقعہ ایک سے ایک نرالا اور ایک سے ایک بڑھ کر ہے
مثلاً یہ کہ ایک حسین و جمیل نوجوان نجاری بیچا کرتا تھا اور کسی بھی
کمال کا دعویدار نہ تھا۔ ایک دن ایک محل کے پاس سے گذرا۔
اور محل نشین نے اس پر فریفتہ ہو کر کپڑا خریدنے کے بہانے اوپر
بلوا لیا۔

جب اُسے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہ آیا تو وضو کا بہانہ کر
کے بیت الخلاء کی طرف گیا اور فضلے کو اٹھا کر منہ پر مل لیا اور
پھر اُس حال میں اس کے حاضر ہوا۔ اس وقت اسے دیکھتے
ہی ایسی کراہت ہوئی کہ اُسے دھکے دے کر باہر نکال دیا۔
اسی حال میں وہ جنگل کی طرف جا نکلا۔ اب میں تو یہ گستاخی نہیں کر
سکتا۔ کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ اس کے اس فعل سے میرے
مولاؑ اس قدر خوش ہوئے اور ایسے خوش ہوئے کہ اس کے منہ
کو دھویا۔ اللہ اللہ اور فرمایا آج تو نے بھری محفل میں میری
عزّت رکھ لی اور میری محبت کے دعوے کو پورا کر دیا۔

---

marfat.com

جب بھی محبّت کو موت کا سامنا
ہُوا۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں
ڈال کر مسکرائی اور کبھی نہ گھبرائی۔

محبّت صرف فراق میں رُوئی
اور جی بھر کر روئی

marfat.com

پروانوں نے جب شمع کو روشن دیکھا بے تحاشہ اُڑتے ہوئے آئے۔

اپنے محبوب کے گرد منڈلاتے اور پھڑپھڑاتے رہے۔ حتیٰ کہ بسمل کی طرح تڑپ تڑپ کر جاں بحق ہوئے۔

شمع بدستور جلتی اور مسکراتی رہی۔

جب کسی نے پوچھا یہ کیا؟

تو کہا۔ یہی تو محبت کی بازی کا ازلی دستور اور انجام ہے محبوب پہ جان وار دینا تو بے قدر پتنگوں کی محبت کا شیوہ ہے تو

مومن

بھلا کیوں کر اس سے باز رہ سکتا ہے

محبوب کی ادا — اور

قرآن کی تعمیل میں

ڈرنا کفر — اور

مرنا شہادت ہے

marfat.com

حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمیں یہ تعلیم دی ——— کہ

اللہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بیوی بچوں سے پاک ہے اُسے کسی نے نہیں جنا۔ اور نہ ہی اس نے کسی کو جنا ہے۔ وہ کائنات کی ہر شئے کا خالق — ہر شئے کا رب اور ہر شئے کا مالک ہے۔

اپنے ملک میں جسے چاہتا ہے عزت بخشتا ہے۔ اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ جسے کوئی چیز دے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور جسے وہ نہ دے، اسے کوئی دے نہیں سکتا۔

اپنی مخلوق پہ ماں سے سو گنا زیادہ مہربان ہے۔

اور کوئی ماں اپنے کسی بچے کو کسی برے حال میں دیکھنا کبھی گوارا نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری نافرمانیوں اور بدعنوانیوں پہ فوراً ہی نہیں پکڑتا۔ قدرت کے باوجود درگزر فرماتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ جب چاہتا ہے اور جیسے چاہتا ہے کرتا ہے۔

اُسے کوئی روکنے والا نہیں، ورنہ جیسے ہمارے اعمال ہیں۔ اگر وہ

غفورٌ حلیمٌ جوادٌ کریمٌ

marfat.com

رَؤُفٌ رَّحِیْم

ہم سے درگذر نہ فرماتا تو اپنے بُرے اعمال کی بدولت کب کے ہلاک ہو جاتے۔ اپنی ہر مخلوق کو درجہ بدرجہ روزی پہنچاتا ہے۔ یہاں تک کہ پتھر میں کیڑے کو بھی فراموش نہیں کرتا۔

اپنے ملک کی ہر شے کا مالک و محافظ ہے۔

کسی پہ بھی کبھی ظلم نہیں کرتا۔ علی العظیم ہو کر بھی حلیم ہے اور یہ صفت دُنیا کے کسی اور بادشاہ میں نہیں پائی جاتی۔ باوجود قوت و قدرت کے اپنی نافرمان رعایا سے ہر وقت اور ہمیشہ درگزر فرماتا ہے۔

ہر مخلوق کی پیشانی کے بال اُس کے قبضۂ قدرت میں نہایت مضبوطی سے پکڑے اور جکڑے ہُوئے ہیں۔ اور بدوں ارادتِ الٰہی کوئی بھی مخلوق اور کچھ بھی کرنے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتی۔

کائنات کا ذرّہ ذرّہ اور پتہ پتہ قدرت کا مقدور اور حکم کا محکوم ہے۔ جب تک حکم نہیں ملتا اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتا۔

اسی طرح ساری خدائی کے دِل اللہ ہی کی دو انگلیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور اللہ جیسے چاہتا ہے دِلوں کو پھیرتا رہتا ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے دلوں کو پھیر کر اپنے دین پہ جما دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے ہدایت بخش دیتا ہے۔ جسے نہیں

marfat.com

چاہتا نہیں بخشتا۔

جو ہم کرتے ہیں دیکھتا ہے جو کہتے ہیں سنتا ہے اور جو سوچتے ہیں جانتا ہے۔ لیکن پھر بھی ہر حال میں اپنی رحیمی کریمی کے صدقہ ہم سے درگزر کرتا ہے۔ پکڑتا نہیں۔ اور اللہ کے سوا کوئی دوسرا ایسے نہیں کر سکتا۔

جب کوئی بندہ سچے دل سے پکی توبہ کرتا ہے، بخش دیتا ہے ساری عمر کے گناہوں کو دم بھر میں معاف کر دیتا ہے۔ اور جسے ایک بار بخش دیتا ہے۔ دوبارہ نہیں پکڑتا۔

کروڑوں میل کرۂ ارض پہ بسنے والے (مشہور قول کے مطابق) اٹھارہ ہزار اقسام کے عالمین کو پیدا کرنے والا، پالنے والا نگہبان ہے۔

ہر کسی کو روزی دینے والا اور ہر وقت ہر ذی روح سے باخبر اور پکارنے والے کی ہر پکار کو سننے والا ہے۔ یہاں تک کہ پہاڑ کی غار میں پتھر پہ چلنے والی کیڑی کے پاؤں کی آہٹ سننے والا سمیع و بصیر ہے۔ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ نہ سوتا ہے نہ تھکتا ہے۔ اُس کے ملک میں اس کے سوا کسی دوسرے کو کوئی قدرت حاصل نہیں۔

کائنات کا ظاہری نظام اُسی ہی کے قبضۂ قدرت میں منظوم ہے۔ ہر ملک کا حقیقی مالک اور ہر حکم کا حقیقی حاکم وہی ہے۔

marfat.com

اس کا علم ہر شے پہ محیط ہے۔

جب کسی چیز کو کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے کُن پس وہ اُسی وقت اسی طرح ہو جاتا ہے۔

اس کی بنائی ہوئی دُنیا پہ جب ہم طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو آنکھیں کھُل جاتی ہیں۔ بھلے بھلے ہیں تو ملکوں کے ناموں کا پتہ نہیں صفحۂ ارض میں کیسی کیسی مخلوق بستی ہے۔

طرح طرح کی زبانیں بولی جاتی ہیں اور ایک دُوسرے کی بولی تک سمجھ میں نہیں آتی۔ توحید کا سب سے بڑا کمال بندوں کی شکلیں ہیں۔ ہر بندے کی شکل مختلف ہے۔ کروڑوں اور اربوں شکلوں میں کسی کی بھی ایک دُوسرے سے شکل نہیں ملتی۔ اور اللہ کے سوا کوئی کاریگر ایسا کرنے پہ قادر نہیں ہو سکتا۔ آنکھیں ناک منہ اور چہرے تقریباً سب کے ایک سے ہوتے ہیں۔ لیکن کاریگر کا کمال یہ ہے کہ ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ اس ایک ہی بات پر اگر غور کیا جائے تو بجز تسلیم کوئی دوسرا راستہ نہیں سجھائی دیتا۔ دُنیا کے سائنس دان، مفکر اور حکماء مل کر ایک مکھی کے ٹوٹے ہوئے پَر کو نہیں بنا سکتے۔ اور کبھی نئی چیز (مخلوق) کو پیدا نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی کسی مُردہ کو زندہ کر سکتے ہیں۔ ہر شے کا ہونا نہ ہونا اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

خشکی پہ کہیں شہر بس رہے ہیں۔ کہیں ریگستان۔ کہیں دریا۔

marfat.com

کہیں جھیلیں۔ کہیں لہلہاتی ہوئی کھیتیاں۔ کہیں بنجر۔ کہیں بیابان کہیں خیابان غرضیکہ قسم قسم کے مناظر ارادتِ ازلی کے مطابق کائنات کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ اُس کے حضور میں شاہ و گدا سب کے سب عاجز مسکین اور سرنگوں ہیں۔ کسی کو بھی دم مارنے کی جرأت نہیں۔ جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے اور جیسے کرتا ہے حق کرتا ہے۔ کبھی ناحق نہیں کرتا۔ اپنی مخلوق کا سب سے بڑھ کر محسن و مربّی ہے۔ کسی پہ ظلم نہیں کرتا اور کبھی ناحق نہیں کرتا۔ جس کو جس حال میں رکھا ہوا ہے وہی حال اُس کے لئے بہتر حال ہے۔ اس لئے کہ حکیم کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

بندے کی عقل اس کی حکمت کو نہیں سمجھ سکتی۔ بندے کا سب سے بڑا کمال اُس پہ ایمان لانا اور پھر اس کے ہر فیصلے کو خندہ پیشانی سے تسلیم کرنا ہے۔ شکوہ و اعتراض کرنا نہیں۔

اللہ ربّ العٰلمین نے انسان کو علق سے خلق کیا پھر کیونکر خالق کی حکمت کو سمجھ سکتا ہے۔ عبدیت کا مقام اپنے تئیں مالک کے حوالے کرنا ہے اور مالک مختار ہے جس حال میں رکھے اور جو سلوک چاہے۔ کرے۔

جب کوئی اس یقین کے ساتھ اللہ کو رب مان کر نماز کی نیت باندھتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے نماز قائم ہو جاتی ہے۔ پھر

marfat.com

بندے کا اپنا ضمیر اُس کی پُوری رہنمائی کرتا ہے۔ کہ۔ تم کس کی تلاش میں کہاں اور کیا کرتے پھرتے ہو؟

جس کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہو وہ تمہارے اپنے ہی اندر موجود ہے۔ اور تمھیں اس کی خبر ہی نہیں۔ کیا اس نے اپنا پتہ نہیں بتایا۔

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد

یعنی میں نزدیک ہوں تیری شاہ رگ سے بھی پھر اسے کہاں تلاش کرتے پھرتے ہو۔

جب بھی کسی نے اپنے اندر جھاتی ماری۔ تو ان کے سوا کسی اور کو نہ پایا۔ اور یہی مشائخ کرامؒ کا قدیم ترین طریقہ ہے۔

اللہ کا اپنے کسی بندہ کے نفس سے ہمکلام ہونا فیضِ موسوی کی حقیقت ہے۔ اور جب تک اللہ اپنے کسی بندہ کے نفس سے اس طرح ہمکلام نہیں ہوتا کوئی کلام اتنی جلدی اور ایسی دل نشیں نہیں ہوتی۔ مثلاً یوں کہ۔

میں تیرا رب ہوں

میخانہ توحید کا یہ پیلا گھونٹ سالک کو دونوں عالم سے بے خبر اور بیگانہ کر دیتا ہے۔

اور اس کا خمار کبھی نہ اترا اور نہ ہی کسی طرح کسی سے اتارا گیا

marfat.com

یہ وہ مے نہیں جس کا نشہ شام کو اتر جائے
یہاں تک کہ بعد از مردن قبر میں بھی یہ نشہ جوں کا توں قائم رہتا ہے۔

اے جس نے بھی پیا مدہوش ہُوا۔ پھر کبھی ہوش میں نہ آیا۔
کبھی توحید کا نشہ بھی کسی سے اُترا؟

یہ مے کسی نے پی ہی نہیں ورنہ اگر پی لیتے گنگ ہو جاتے کبھی کچھ نہ کہتے اور نہ ہی کوئی قال و مقال یاد رہتا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ و جل ذوالجلال والاکرام نے فرمایا میں تیرا رب ہوں۔

میں نے تجھے پیدا کیا اور میں ہی تجھے ماروں گا۔
میرے سوا نہ کوئی دوسرا رب ہے اور نہ ہی تو کسی اور کا بندہ ہے۔

میں نے تجھے اپنے لئے اور کائنات کی ہر شے کو تیرے لئے پیدا کیا ہے۔

بلیٰ بلیٰ یا اللہ

تیرا شکر و احسان ہے کہ تُو نے مجھے اپنی صورت پر اور اپنے لئے پیدا کر کے اپنی ساری مخلوق پہ شرف بخشا۔ کیا میرے لئے تیرا یہ اکرام کافی نہیں؟

یہی نہیں میرے اعضاء درست بنائے اور پھر اپنے حبیب

marfat.com

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا۔

سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر

یا اللہ میں کیونکر تیری اس عنایت کا شکر ادا کر سکتا ہوں کہ مجھے تو نے اپنے لئے اور کائنات کی ہر شے کو میرے لئے بنایا ہے۔

میں تیرا ہوں اور کائنات کی ہر شے میرے لئے

پھر کونسی وہ نعمت ہے جو تو نے مجھ کو نہیں بخشی اور جس کا میں خواہش مند ہوں۔ تو نے مجھے کیا کچھ نہیں بخشا؟

تو نے مجھے اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کر کے گویا ہر شے بخش دی ہے۔

حق تو یہ ہے کہ میں قیامت تک شکر کے سوا اور کچھ بھی نہ کروں لیکن پھر بھی تیرا شکر ادا نہ ہو۔

یا اللہ تو میرا اور میں تیرا ہوں۔ میں تیرا ہو کر ہی تیروں کا ہوں۔ جب تک میں تیرا نہیں بنتا تیرا کوئی میرا نہیں بنتا۔ تیرے سب تیری ہی بدولت میرے ہیں۔ یا حی یا قیوم

ساری عمر سر کھپایا یہ نکتہ سمجھ میں نہ آیا کہ یہ مال میرا نہیں اللہ کا ہے۔ اللہ نے مجھے استعمال کو دیا ہے۔

مال آزمائش ہے۔ ہم اس میں پورے نہ اترے۔ مال کی محبت میں مولا کو بھلا دیا۔

marfat.com

ساری عمر جوڑتے رہے اور یہیں چھوڑ کر چل پڑے۔ بنی بنائی دُنیا میں آئے اور بنی بنائی چھوڑ چلے۔ کیا ہی اچھا ہوتا جو مولائے کریم کی مرضی کے مطابق خرچ کر کے جاتے۔

اللہ جمیل اور دُنیا ذلیل ہے

ہم اللہ کے بھی طالب ہیں اور دُنیا کے بھی۔ یہ طلب کیسی؟

بی بی زلیخاؑ نے سیدنا یُوسف علیہ السّلام کی محبت میں تن من دھن سب لٹا دیا۔ ہم اللہ کی محبت کے دعویدار ہیں اور اس کی راہ میں سوئی تک دینے کو تیار نہیں۔ یہ محبت کیسی؟

ایک بے سروسامان اللہ کا بندہ صرف تہ بند باندھے ایک جنگل میں کسی درخت تلے نہایت اخلاص سے شکر الٰہی میں مصروف تھا۔ کسی نے پوچھا تو کس بات کا شکر کرتا ہے۔ جبکہ تیرے پاس تیرے تن کے سوا کوئی اور شے نہیں۔

اس مرد نے کیا خوب جواب دیا کہ اسی بات کا کہ اس نے مجھے کسی اور طرف متوجہ ہی نہیں کیا اور مجھے اپنی ہی طرف متوجہ رکھا ہے شکر کرتا ہوں۔

ورنہ اگر وہ مجھ کو مال و متاع میں مبتلا کر دیتا میں کیونکر اس فارغ البالی سے اس کا شکر کرتا۔

اللہ جب دِل میں آجاتا ہے دِل قرار پا جاتا ہے۔ جب تک

marfat.com

اللہ دل میں نہیں آتا دِل قرار نہیں پاتا۔

دِل جب اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے پھر کسی اور کام میں کبھی مصروف نہیں ہوتا۔ جب تک دِل اللہ کے ذکر میں مشغول نہیں ہوتا طرح طرح کے خیالات میں مشغول رہتا ہے۔

اللہ جب کسی بندے کا عرش پہ ذکر کرتا ہے تو بندہ فرش پہ اللہ کا ذکر کرتا ہے ورنہ جب تک اللہ کسی بندے کا ذکر نہیں کرتا بندہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا۔ گویا بندے کا اللہ کا ذکر کرنا اللہ کا بندے کا ذکر کرنے کی بدولت ہوتا ہے۔

جب تم اللہ کے ذکر میں مصروف ہو تو سمجھو کہ اللہ تمہارا ذکر کر رہا ہے۔

کیا اللہ کا اپنے کسی ناچیز بندے کا آسمان پہ ذکر کرنا کوئی معمولی بات ہے۔

بندہ جب دِل میں ذکر کرتا ہے سمجھے کہ اللہ بھی اسے اسی طرح یاد کر رہا ہے۔ جب وہ کسی مجلس میں ذکر کرے سمجھے کہ اللہ بھی اس کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں کر رہا ہے۔

تیری بے پرواہی کا ڈر میرے دل کو ڈرا رہا ہے۔ تو مجھے اپنا بنالے اور اس ڈر سے بچالے۔ یا حیّ یا قیّوم! آمین!

تیری بے پرواہی کے تھپڑے کون بیان کر سکتا ہے۔

فرات جیسے دریا سے علی اصغرؑ کو پانی کی بوند تک نہ دینا تیری

marfat.com

بے پرواہی ہی تو تھی۔ پھر سیدنا موسےٰ کلیم اللہؑ نے جب تیرے حکم کے مطابق اپنی امت سے کہا کہ بارہ سال بارش نہیں پڑنی اپنا اپنا بندوبست کرلیں تو دوسرے ہی دن ایسی موسلا دھار بارش برسی کہ جل تھل ہوگیا۔

قوم جب موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر پوچھنے لگی کہ کل ہی تو آپ کہتے تھے کہ بارہ سال بارش نہیں برسنی، آج کیسے بارش ہوئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور پہ حاضر ہوکر یہ ماجرا پوچھا تو فرمایا کہ کسی جنگل میں دو خوک لڑ پڑے۔ ایک نے دوسرے کو شدید زخمی کرکے گرا دیا۔ اس زخمی خوک کو شدت کی پیاس لگی اور اس نے میرے حضور میں ایک سجدہ کیا اور دعا کی اے میرے رب مجھ کو پانی پلا دے۔ میری رحمت جوش میں آگئی اور میری رحمت لوح پہ لکھے ہوئے حکم پہ غالب آگئی اور مجھے مینہ برسانا پڑا۔

حضرت موسےٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے جب جاکر دیکھا تو وہاں ایک خوک کو مُردہ پایا۔ اس کے منہ کے پاس پانی کی ٹوکنی بھری ہوئی تھی

ہمارے حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے شفیق چچا ابو طالب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آغوش محبت میں پرورش فرماکر پروان

marfat.com

چڑھایا۔ جب تمہ والوں نے انؑ سے قطع تعلق کیا تو آپ نے تین سال مشقت سختی اور بھوک پیاس کاٹی۔ تمام زندگی تلوار لے کر آقائے دوجہاں کی حفاظت، اعانت اور نصرت فرمائی۔ لاتعداد قربانیاں دیں اور آپؐ کی مدح میں آج بھی سبعہ معلقہ اور قصائد "ابوطالب" کے شعروں اور نعتوں کے بحرِ ذخار میں سفینے تیرتے نظر آتے ہیں۔ وابیض یستسقی الغمام بوجھہٖ ثمال الیتٰمی وعصمۃ اللیٰ عامل یعنی اے سفید چہرے والیا تیرے چہرۂ انور کی برکت سے بادلوں سے پانی مانگا جاتا ہے کیونکہ تو صرف بے کس بیوہ ستم رسیدہ دکھی عورتوں کی مدد اور دلجوئی کرتا ہے اور خاک آلودہ یتیموں کو گود میں لے کر پرورش کرتا ہے۔

یہ اشعار سیدنا ابوطالب نے اپنے نامور بھتیجےؐ کی مدح میں فرمائے اور یہ ان کے جذبات اور محبت کے کنایہ سے بھرپور ہیں۔ ان کی زندگی کے آخری لمحات میں نزع کے وقت سرداران مکہ سب کے سب آپ کے پاس جمع ہیں۔ مگر آپ نے علی الاعلان اسلام قبول کرنے کا اعلان نہیں کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کرم فرما چچا کے پاس جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں چچا جان اللہ نے مجھے شفیع المذنبین یعنی گنہگاروں کی سفارش کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ نے

marfat.com

مجھے مقام وسیلہ اور خیر کثیر اور نبیوں کے سردار ہونے کی خوشخبری فرمائی ہے۔ میں بغیر فخر کہتا ہوں کہ میں آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کا سردار ہوں اور مجھے جنّت کے دروازے کھولنے کی سعادت نصیب ہے۔ میری تابعداری اور میری تصدیق کے بغیر کوئی بھی مغفرت اور کامیابی کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، اللہ کے ہاں میری رسالت اور نبوّت پر تصدیق اور معاہدہ فرما چکے ہیں۔ اس لئے میرے کانوں میں کہہ دو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں اپنے پروردگار سے وعدہ کے مطابق جھگڑ کر بخشوا لوں گا۔ یہ مقالات انتہائی جذبات سے لبریز ہیں۔ مگر وہ جواب دیتے ہیں کہ میرے لاڈلے میں جانتا ہوں تیری نبوّت ہر کسی پہ لازم ہے۔ عربی ہو یا عجمی، شرقی ہو یا غربی۔ اور تیری تابعداری کے بغیر کوئی فلاح نہیں پا سکتا۔ مگر میں نے اَفْتَرَتُ نَارًا عَلٰی عَارٍ یعنی جہنّم اختیار کر لی مگر دُنیا کی عار نہیں سہہ سکتا۔ کہ سردارِ مکّہ آخری وقت ڈر کر کلمہ پڑھ گیا۔ یعنی یہ ہماری جوانمردی کے خلاف ہے۔

آپؐ اس پہ بہت رنجیدہ اور غمگین ہوئے تو اللہ ربّ العالمین کو یہ کہہ کر تسلّی دلوانا پڑی۔

marfat.com

اَنْتَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ

یعنی اے میرے محبوبؐ تو ہدایت نہیں دے سکتا
جس کو تو محبوب رکھے (ہدایت کی چابیاں) میرے
ہی پاس ہیں۔

اللہ! اللہ

حضرت سیّدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسّلام

سے ایک بھٹیاری کی بھٹی جھنکوائی گئی

حضرت سیّدنا یونس علیہ الصلوٰۃ والسّلام

مچھلی کے پیٹ میں رکھے گئے

حضرت سیّدنا زکریا علیہ الصلوٰۃ والسّلام

آرے سے چیرے گئے

حضرت سیّدنا ایوب علیہ الصلوٰۃ والسّلام امام الصابرین

کے جسدِ اطہر کو کیڑوں نے کھایا

---

marfat.com

شاہ شمس تبریزیؒ
کی کھال اتاری گئی

حضرت سیّدنا یُوسف علیہ الصلوٰۃ والسّلام

کنوئیں میں گرائے گئے۔ مصر کے بازار میں بِکے اور قیمت ایک اٹّی سُوتر پڑی۔

لوگوں کے غلام بنائے گئے۔ قید کئے گئے اور پھر جب تمام منازل عبور کر چکے مصر کے بادشاہ بنائے گئے اور نبی بھی۔

یہ سب کیا تھے۔

تیری قدرت کے کرشمے اور تیری بے نیازی کے چند نمونے۔ سب کے سب حکمت پہ مبنی۔ کوئی تیری حکمت کو کیونکر سمجھ سکتا ہے۔

ہر کسی نے تیری توفیق سے تیری قدر کی موافقت میں اُف تک نہ کی۔

ہم عاجز و مسکین، ضعیف و ناتواں تیری کسی بھی آزمائش کی تاب کے لائق نہیں۔ تو اپنے لطف و کرم سے ہمیں کسی بھی آزمائش میں نہ ڈال۔

یا حیّ یا قیّوم

آمین

حضرت خواجہ حسن بصریؒ کے زمانے میں ایک اللہ کا بندہ فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ اس کے علاوہ لوگوں کو تنگ بھی کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے جب اس کی شکایت خواجہ صاحبؒ سے کی تو وہ ان کی طرف گئے۔ اور کہا کہ وہ اپنی ان عادات سے باز رہے ورنہ وہ بادشاہ سے اس کی شکایت کریں گے۔ وہ کہنے لگا بادشاہ تو میرا دوست ہے اور مجھے کچھ بھی نہ کہے گا۔

حضرت خواجہ حسن بصری صاحبؒ واپس لوٹ آئے۔ چند دن بعد پھر لوگوں نے اس کی شکایات کیں۔ آپؒ پھر تشریف لے گئے اور اسے برائیوں سے باز رہنے کی تلقین کی۔ جب وہ کسی طرح بھی راہِ راست پر نہ آیا تو فرمانے لگے میں اللہ سے تیری شکایت کروں گا۔ اس نے کہا اللہ رحیم کریم ہے کیونکر مجھے کچھ کہنا گوارا کرے گا۔ آپؒ دوسری بار پھر خاموش واپس لوٹ آئے۔ چند دن بعد لوگوں نے تنگ آکر پھر شکایت کی تو اس رات خواب میں یہ آواز سنی کہ میرے دوست کو تنگ نہ کیا کر۔ علی الصبح حضرت صاحبؒ اس کو ملنے تشریف لے گئے۔ اور کہا کہ بھئی آج تو اللہ نے تیری بابت مجھے یہ کہا ہے کہ میرے دوست کو تنگ نہ کیا کرو۔

یہ سُن کر اُس نے اس سوال کو بار بار دہرایا کہ واقعی جیسے آپ کہہ رہے ہیں اللہ نے مجھے دوست کہہ کر پکارا ہے۔ آپؒ نے

marfat.com

ہر بار ہاں کہی - بس پھر کیا تھا ساغر و مینا الٹ دی گئیں اور اس پہ ایک کیف طاری ہو گیا۔

اللہ اور مجھے دوست کہہ کر پکارے۔ آج کے بعد میں پھر کبھی کچھ نہ کروں گا۔ اور اس دوستی کو پوری طرح نبھاؤں گا۔

حضرت خواجہ صاحبؒ فرماتے ہیں پھر ایک حج میں مَیں نے اسے وجدانی حالت میں طواف کرتے دیکھا۔

ہم سب نمازیں پڑھتے ہیں لیکن نماز میں ہمیں یکسوئی نصیب نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی کیف و سرور حاصل ہوتا ہے۔ نماز کے دوران دِل طرح طرح کے خیالوں میں مصروف رہتا ہے۔ گویا ہم اللہ کی نہیں خیالات ہی کی بندگی کر رہے ہیں۔ ہمارا سجدہ اللہ کو نہیں اس خیال کو ہے جس میں کہ ہمارا دِل محو ہے۔

محویّت کے مختلف مدارج ہیں۔ اور ہر کوئی اپنی دُھن میں محو ہے۔ کوئی اللہ میں محو ہے اور کوئی غیر اللہ میں۔

محویت کی ایک مثال :-

اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت سرکار صوفی سرمد نوّر اللہ مرقدہٗ کو حکم دیا کہ وہ نماز میں شریک ہوں تو وہ بہت جلد امام کے پیچھے چلّا اٹھے کہ جو امام کے دِل میں ہے وہ میرے قدموں تلے ہے۔

نماز ختم کر چکنے کے بعد سرمدؒ کے خلاف جرائم کی فہرست

marfat.com

میں ایک اضافہ یہ بھی ہُوا کہ امام کے دل میں اللہ تھا اور اس نے کہا کہ جو امام کے دل میں ہے وہ میرے پاؤں تلے ہے۔

قصّہ یوں ہُوا کہ نماز کے دوران امام صاحب کا دِل اپنی لڑکی کی شادی کے اخراجات کے متعلق سوچ رہا تھا کہ ہو سکتا ہے اورنگ زیب آج اُسے کافی انعام واکرام دے اور وہ بآسانی لڑکی کی شادی سے فارغ ہو۔ اس پہ سرمدؒ نے کہا۔ جو امام کے دل میں ہے یعنی روپیہ پیسہ وہ میرے قدموں تلے ہے۔ جب وہ جگہ کھودی گئی وہاں سے دفینہ نکلا۔

حضرت امیرالمومنین مولائے علی کرّم اللہ وجہہ جب نماز میں مشغول ہوتے تو اگر آپ کے بدن کے کسی حصّہ کو چیرنا مقصود ہوتا تو چیرا جاتا اور آپ کو پتہ تک نہ ہوتا۔

اللہ اللہ اور یہ محویت (خشوع وخضوع) کی حد ہے۔

محویت کا دوسرا پہلو ملاحظہ ہو کہ ایک شیخ صاحب کی عشاء کی نماز کی جماعت جاتی رہی۔ بڑے پچھتانے اور رونے لگے کسی نے دلاسا دیا کہ اتنے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ غفورٌ رحیمٌ ہے۔

وہ فرمانے لگے بات دراصل یہ ہے کہ نماز باجماعت کے دوران میں اپنی دکان کے پُورے حسابات کر لیا کرتا تھا اور آج وہ نہیں ہُوئے۔

marfat.com

اسماء الحسنیٰ

ذاتی نام اللہ اور باقی تمام نام صفاتی ہیں۔ جن کی تعداد بے شمار ہے۔

ترمذیؒ نے ۹۹ نام لکھے جو ہر خاص و عام کے ورد زبان ہیں۔ اللہ کے اسماء الحسنیٰ بے شمار و لاتعداد ہیں۔

مثلاً ہر نبی علیہ السلام کو اللہ نے اپنا ایک اسم بخشا۔ جس کے ذریعے وہ اللہ کی بارگاہ میں دُعا کرتے اور اللہ اسے قبول فرماتے۔ اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام ہو گذرے ہیں۔

اگر قرآن و حدیث ہی میں سے تمام ناموں کو جمع کیا جائے تو بھی کئی سو بنتے ہیں۔

اَلرَّحْمٰنُ

اللہ رحمٰن ہے اور رحمت کی یہ صفت عام ہے۔ دوست دشمن، مومن اور کافر دونوں پہ لاگو ہے اور یہ صفت اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے۔ دیگر مخلوق میں نہیں آسکتی۔

اللہ رحیم ہے اور یہ رحمت مخلوق میں پائی جاتی ہے۔
رحمٰن و رحیم ایک ہی صفت کے دو مقام ہیں۔ رحمٰن صرف اللہ ہے مخلوق نہیں ہو سکتی۔ رحیم رحمت کی دوسری صفت ہے مخلوق میں پائی جا سکتی ہے۔
رحمٰن کے لئے ضروری ہے کہ وہ رحیم بھی ہو لیکن رحیم کے لئے ضروری نہیں کہ وہ رحمٰن بھی ہو۔

ساری خدائی

کے خالق و مالک کا رحمٰن ہونا ضروری ہے۔ خدائی میں ہر قسم کی مخلوق ہے۔ فرمانبردار بھی اور سرکش و نافرمان بھی۔ لیکن ہمارا رب رحمٰن ہے نافرمان بندوں کو ہلاک نہیں کرتا۔ ورنہ اگر وہ چاہے تو اس کے لئے کافروں کو ہلاک کر دینا کونسی مشکل بات ہے۔ وہ ایسے نہیں کرتا۔
رحمٰن کی رحمت اُس کے غضب پہ حاوی ہے۔
یا اللہ یا رحمٰن یا اللہ یا رحمٰن یا اللہ یا رحمٰن
فرمایا قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ
یعنی آپؐ فرما دیجئے پکارو اللہ کو یا رحمٰن کو (دونوں ایک ہی ذات کے نام ہیں)

---

marfat.com

اَلْمَالِکُ

اللہ مالک ہے

کائنات کی ہر شے اُس کی مِلک اور وہ کسی کی مِلک نہیں۔

ایک بہت لطیف نکتہ ۔جب کہ ہر شے اللہ کی مِلک ہے اور اللہ نے بندوں کو استعمال کے لئے دی ہوئی ہے کسی بندے کو یہ حق حاصِل نہیں کہ وہ کسی بھی چیز کو ضائع کرے۔ ہر شے ضرُورِی اور نہایت کاریگری سے بنائی گئی ہے۔

جس طرح حکومت کا ہر سامان اور ہر چیز سرکار کی جائداد ہوتی ہے اور اسے ضائع کرنے والا سرکار کا مجرم قرار دیا جاتا ہے۔

اسی طرح ہر شے اللہ کی مِلک ہے اور اللہ نے ہمارے استعمال کے لئے ہمیں دی ہے۔ ہمیں کسی بھی چیز کو ضائع کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

ایک اللہ کے بندے نے جلی ہوئی روٹی کے ٹکڑے میں سے زیادہ جلے ہوئے حصّہ کو توڑ کر پھینک دیا۔ اس پہ فوراً ہی یہ تنبیہہ آئی کہ کس طرح تو نے اسے حقیر سمجھ کر پھینک دیا ہے حالانکہ ہم نے نہایت حکمت سے اسے زمین سے اگایا اور طرح طرح کی ہواؤں۔ کرنوں۔ کبھی گرمی۔ کبھی سردی دے دے کر اسے پکایا۔ پھر کن کن مراحل سے گذر کر یہ روٹی پکی اور تو نے اسے ناپسند کر کے

پھینک دیا۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

اے ہمارے رب تو نے کوئی بھی شے عبث پیدا نہیں کی۔
پس ہر شے جو دُنیا میں موجود ہے نہایت ضروری اور حکمت سے بنائی گئی ہے کوئی بھی غیر ضروری اور فضول نہیں۔

ہر شے ایک نعمت ہے۔ جو اس کو ضائع کرتا ہے اس سے وہ نعمت چھین لی جاتی ہے اور بعض حالتوں میں پھر دوبارہ نہیں دی جاتی۔

نیز یہ کہ پھر اسے اس چیز کی جسے کہ وہ حقیر سمجھ کر ضائع کر دیتا ہے ضرورت پڑتی ہے لیکن اس کی ضرورت پوری نہیں کی جاتی اور اگر کی بھی جاتی ہے تو پہلے جیسی عمدہ نہیں دی جاتی۔

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
اللہ قدوس ہے

سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ
سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ

ہر نقص، عیب اور آفت سے پاک و منزہ اور تمام صفات کا جامع ہے۔

marfat.com

صفت "قدوس" کی یہ مذکورہ تشریح امکان انسان کے فہم وادراک سے بالاتر ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا قُدُّوْسُ تَقَدَّسْتَ بِالْقُدُسِ وَالْقُدُسُ فِیْ قُدُسِکَ یَا قُدُّوْسُ

ترجمہ۔ اے اللہ اے پاک ذات تو پاک ہوا اپنی پاکیزگی کے ساتھ اور سب پاکیزگی تیری قدس کی پاکیزگی میں ہے اے قدوس۔

اَلسَّلَامُ

اللہ سلام ہے

ہر عیب و نقص سے سلامت ہے اور اپنے بندوں کو سلامت رکھنے والا ہے۔

یَا سَلَامُ یَا سَلَامُ یَا سَلَامُ

یا اللہ تو ہمیں ہر دو جہاں میں سلامتی بخش۔ آمین

اَللّٰھُمَّ یَا سَلَامُ تَسَلَّمْتَ بِالسَّلَامِ وَالسَّلَامُ فِیْ سَلَامِ سَلَامِکَ یَا سَلَامُ

ترجمہ۔ اے اللہ! اے سلامت سب عیبوں سے تو اپنی سلامتی ذاتی کے ساتھ سالم ہے اور سب کی سلامتی تیری صفت سلامت کے سلامت میں ہے۔ اے سلام

اَلْمُؤْمِنُ

اللہ مُؤْمِنُ ہے

اپنی مخلوقات کو دُنیا و آخرت میں امن و امان دینے والا ہے۔

یَا مُؤْمِنُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُؤْمِنُ

یا اللہ تو ہمیں دُنیا و آخرت میں امن و امان سے رکھیو۔

آمین

اَلْمُهَيْمِنُ

اللہ مُهَيْمِنُ ہے

مھیمن وہ ہے جو اپنی ساری مخلوق کی روزی کا ذمہ دار ہو اور ہر کسی کو اس کے عمل اور اس کے انجام سے آگاہ کرنے والا ہو۔ اور پھر جس کے قبضۂ قدرت میں حیات و ممات ہو۔

یَا مُهَيْمِنُ یَا مُهَيْمِنُ یَا مُهَيْمِنُ

اَلْعَزِيْزُ

اللہ عزیز ہے۔

marfat.com

ہر شے پہ غالب ہے اور کسی کا بھی مغلوب نہیں۔ ہر کوئی اس کا محتاج ہے اور وہ کسی کا بھی محتاج نہیں۔ اس کا یہ مقام اتنا اعلیٰ و ارفع ہے کہ جسے کوئی پا نہیں سکتا۔ اور نہ ہی کوئی اس کی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے۔

ہر کسی سے مستغنی و بے نیاز اور ہر کسی کا حاجت روا ہے ہر قسم کی عزت اللہ ہی کے لئے ہے۔

ہر بندہ اللہ کا محتاج ہے اور محتاج عزیز نہیں ہو سکتا۔

یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ

اَللّٰھُمَّ یَا عَزِیْزُ تَعَزَّزْتَ بِالْعِزَّۃِ وَالْعِزَّۃُ فِیْ عِزَّتِ عِزَّتِکَ یَا عَزِیْزُ

ترجمہ۔ اے اللہ اے صاحب عزت کے تو معزز ہوا اپنی عزت کے ساتھ اور سب عزت تیری عزت کے غلبہ میں ہے اے عزیز۔

اَلْجَبَّارُ

اللہ جبار ہے

اس کے کسی حکم میں کسی کو دخل نہیں۔ نہ ہی اسے کوئی رد کر سکتا ہے۔ اور ہر کسی پہ ہر وقت جاری ہو سکتا ہے۔ کائنات کی کوئی بھی شے اس کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں۔ اور اسکے

marfat.com

حضور میں ہر شے **مجبور و محکوم** ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا جَبَّارُ جَبَرْتَ بِالْجَبَرُوْتِ وَالْجَبَرُوْتُ فِیْ جَبَرُوْتِکَ جَبَرُوْتِکَ یَا جَبَّارُ۔

ترجمہ۔ اے ٹوٹے ہوئے کے جوڑنے والے تو نے خستہ کو جوڑ دیا۔ اپنی صفت اور جبروت کے ساتھ اور سب جبروت تیری صفت جبروت میں ہے۔ اے جبّار!

اَلْمُتَکَبِّرُ

اللہ متکبّر ہے

اس کے حضور میں ہر مخلوق حقیر ہے۔ کوئی حقیر کبھی متکبّر نہیں بن سکتا۔

کبر اس کا تہ بند اور عظمت اس کی چادر ہے۔ اور اس کے سوا کوئی دوسرا انہیں پہننے کا مجاز نہیں رکھتا۔

مخلوق میں سے جب بھی کوئی متکبّر ہوا۔ ذلیل ہوا۔ رسوا ہوا۔ اس لئے کہ اس نے ایک بڑی حد توڑی۔

تو بہ تو بھلا کوئی غلام اپنے بادشاہ کے دربار میں بادشاہی تاج پہن کر چل پھر سکتا ہے۔

اسے بُری طرح رسوا کیا جائے

marfat.com

اَللّٰھُمَّ یَا کَبِیْرُ تَکَبَّرْتَ بِالْکِبْرِیَآءِ وَالْکِبْرِیَآءُ
فِیْ کِبْرِیَآءِکَ کِبْرِیَآئِکَ یَا کَبِیْرُ

ترجمہ۔ اے اللہ اے سب سے بڑے تو (سب سے) بڑا ہوا
اپنی صفت کبریائی سے اور سب کبریائی تیری صفت کبریائی میں
ہے اے کبریائی والے!

کبر اللہ کی شان اور بندوں کی ذلّت ہے۔

(باقی آئندہ دُوسری اشاعت میں)

○

اِمروز سعید جمعۃ المبارک ۱۸ صفر المظفر ۱۳۸۸ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یاحیّ یاقیّوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ

کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

دار الاحسان

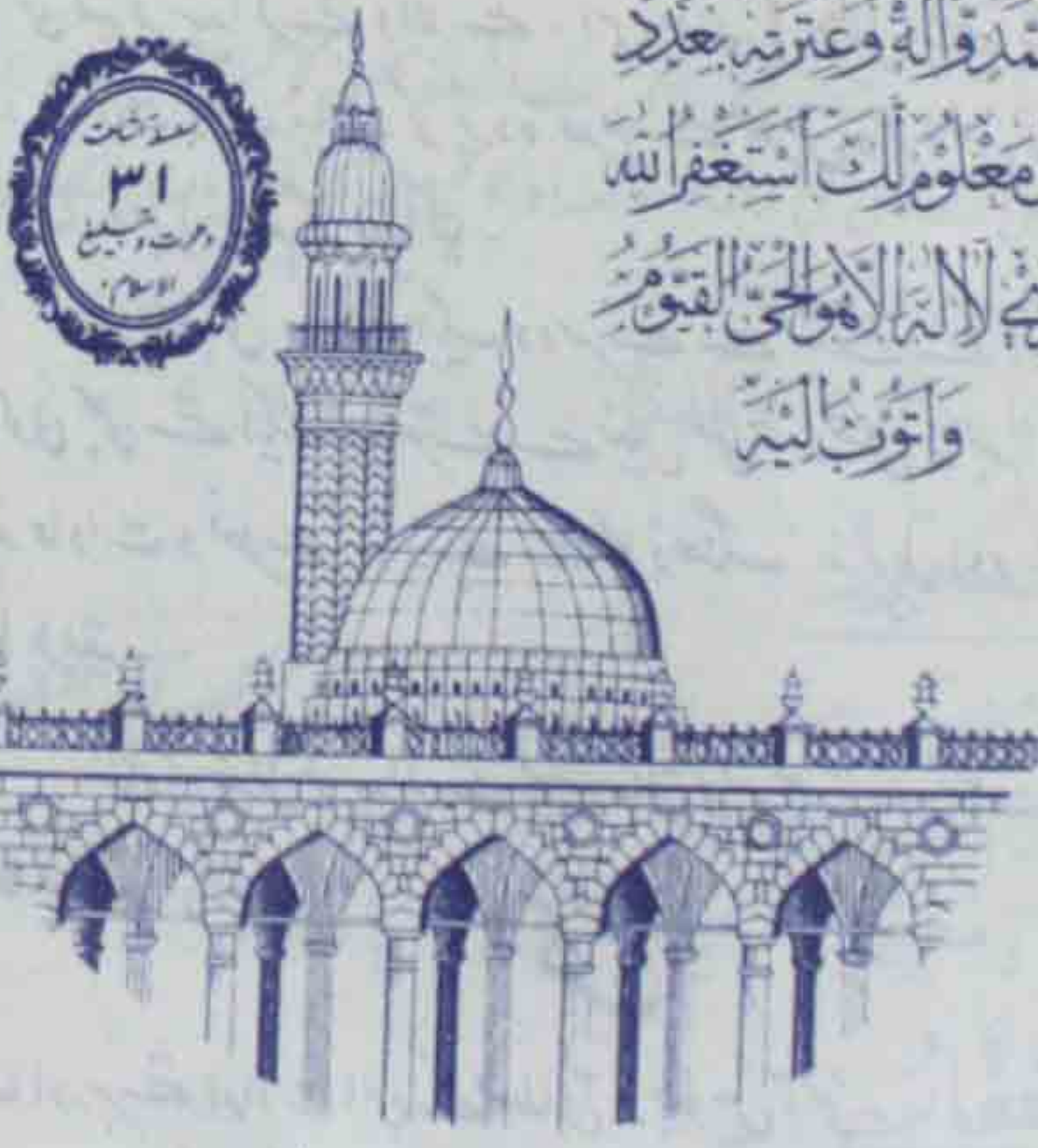

اسماء الحسنیٰ

علامہ محمد پرکاش علی روہیانوی مفتی مسلک

المقام الشجاف اصحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان ۳۱ فیصل آباد

marfat.com

اَلْخَالِقُ

اللہ خالق ہے۔ کائنات کی ہر شے کو ارادتِ ازلی کے مطابق کن کہہ کر پیدا کرنے والا ہے۔ اس جہان کی مثال پہلے نہ تھی حیوانات و نباتات و معدنیات کو پردۂ عدم سے معرض وجود میں لانے والا ہے اٹھارہ ہزار عالم کو پیدا کیا۔

ہر عالم کی ہر شے ایک دوسرے سے مختلف ہے اور کسی کی کوئی بھی شے ایک دوسرے سے نہیں ملتی، نہ شکل نہ جسم، نہ خوراک، نہ عادات و فطرت، نہ رہنے سہنے کا ڈھنگ، نہ بولی اور نہ ہی عبادت کا طریقہ۔

ساری خدائی کو پیدا کرنے کیلئے خالق کو کسی بھی تردّد و تکلف کی ضرورت کا سامنا نہ ہوا۔

کُن

کہا اور ہر شے ارادت الہٰی کے مطابق وجود میں آگئی۔

یَا خَالِقُ یَا خَالِقُ یَا خَالِقُ

اَللّٰھُمَّ یَا خَالِقُ خَلَقْتَ یَا لْخَلْقِ وَالْخَلْقُ فِیْ خَلْقِ خَلْقِكَ یَا خَلَّاقُ۔

(یعنی اے اللہ! اے پیدا کرنے والے! تو نے پیدا کیا ہے

اپنی صفت خلق کے ساتھ اور سب خلق تیری خالقیت کی پیدائش
میں سے ہے۔ اے خلاق)

اَلْبَارِئُ

اللہ باری ہے۔ یعنی خالق کے ارادۂ تخلیق کو تکمیل دینے والا ہے۔ خالق نے خلق کی اقسام و تعداد کا فیصلہ کیا اور باری نے اس فیصلے کو عملی جامہ پہنا دیا۔

یَا بَارِئُ یَا بَارِئُ یَا بَارِئُ

اَلْمُصَوِّرُ

اللہ مصوّر ہے۔ باری کی بنائی ہوئی مخلوق کو کیسی کیسی شکلیں اور زینت بخشنے والا ہے۔

یَا مُصَوِّرُ یَا مُصَوِّرُ یَا مُصَوِّرُ

اَلْغَفَّارُ

اللہ غفار ہے۔ اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق کے عیبوں کو چھپانے اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ اپنی مخلوق کی نافرمانی، بدعنوانی، خطا کاری، لغزش، بے ادبی، گستاخی غرضیکہ کسی بھی ناپسند چیز کو دیکھ کر فوراً ہی نہیں پکڑتا۔ مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ کہیں سے پڑھ کر یا سن کر

marfat.com

یا ضمیر کی ملامت سے تائب ہو کر اس کی طرف رجوع کرے اور وہ بخش دے عمر بھر کے گناہوں کو دم بھر میں بخشنے والا غفار ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے۔ اے میرے بندے! اگر تو زمین بھر کے گناہ میرے پاس لائے گا تو میں آسمان بھر کی مغفرت لے کر تیری طرف آؤں گا مگر تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ اور اس کی یہ رحمت کسی طاعت، عبادت اور توبہ پر مخصوص نہیں۔ بغیر توبہ اور طاعت کے بھی اللہ الغفار گناہوں کو بخشنے والا ہے جب تک کہ اس کی ذات کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے۔

شرک بمنزلہ رقابت ہے۔ محب محبوب کی ہر شے کو گوارا کر سکتا ہے مگر اسے کسی دوسرے کی آغوش میں دیکھ کر کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔

کیا کسی بادشاہ کی غیرت یہ گوارا کر سکتی ہے کہ اس کی محبوبہ کی محبت میں کوئی غیر شریک ہو اور وہ زندہ ہو بادشاہ اس کی گردن اڑا دے۔ اللہ کی محبت کا مقام اس سے کہیں زیادہ بلند اور نازک ہے۔

اسی لئے تو ہمیں ہمارے مولائے کریم حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جان، اولاد، والدین اور کل کائنات کی ہر شے سے زیادہ محبوب ہیں کہ انہوں نے ہمیں اصلاح و فلاح کی یہ سیدھی راہ بتائی کہ اللہ رب العالمین کے ساتھ کسی کو بھی اور کسی بھی معاملہ میں کبھی شریک نہ کیا جائے۔

ایک معمولی سے شرک کے مقابلہ میں بڑی سے بڑی طاعت بھی کوئی وقعت

نہیں رکھتی ۔ اگر ہمارے مولائے کریم روحی فداصلی اللہ علیہ وسلم ہم پر توحید کا یہ راز منکشف نہ فرماتے تو ہمیں اس کی کچھ بھی خبر نہ ہوتی اور جیسے جس کے جی میں آتا کرتا رہتا ۔ یہ حدیث توحید کی آبرو اور جان ہے ۔

اللہ اللہ تیری مغفرت کس قدر وسیع ہے اور کسی کے بھی فہم و ادراک میں نہیں آسکتی ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ اللہ کی مغفرت (رحمت) کے بغیر کوئی بندہ (محض اپنے عمل سے جنت میں داخل نہیں ہو سکتا ۔ انہوں نے عرض کیا کیا آپ بھی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتے ۔ انہوں نے فرمایا نہیں نہیں قسم ہے اللہ کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے مگر ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنے فضل و کرم میں ڈھانپ لیا ہے ۔

یہ ارشاد فرما کر ہمارے مولائے کریم جانم فدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی شان غفاری کی پوری تشریح فرما دی ۔

کوئی بندہ اپنی منکوحہ کی ہر بے راہ روی، تلخ کلامی، بے وفائی کو نظر انداز کر سکتا ہے مگر یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے دل میں اس کے سوا کسی اور کی محبت ہو اگرچہ وہ لاکھ اطاعت گزار ہو ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِہٖ ۔

marfat.com

(یعنی اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں شریک ٹھہراؤں تیرا اس حال میں کہ مجھے معلوم ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اس چیز سے جو میں نہیں جانتا)

اَللّٰھُمَّ یَا غَفَّارُ غَفَرْتَ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالْمَغْفِرَۃُ فِی مَغْفِرَتِکَ یَا غَفَّارُ۔

(یعنی اے بخشنے والے تو نے بخش دیا اپنی بخشش کے ساتھ اور سب مغفرت تیری مغفرت کی بخشش میں ہے اے غفار)

یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاغْفِرْ لِجَمِیْعِ اُمَّتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

آمین

اَلْقَھَّارُ

اللہ قہار ہے۔ غفاری کے بعد قہاری کا ذکر از حد ضروری تھا۔ کہیں بندے اللہ کی مغفرت کی وسعت دیکھ کر بالکل ہی بے پروا نہ ہو جائیں۔

جہاں اللہ غفار ہے وہاں قہار بھی ہے۔ اللہ کی قہاری کا اندازہ بندہ نہیں لگا سکتا اور اللہ کا قہر دشمنانِ توحید کو مغلوب اور ہلاک کرنے کے لئے ہے یعنی جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان نہیں لاتے اور کمزوروں، ناتوانوں، بے کسوں، یتیموں، مسکینوں پر ظلم کرنے اور ستانے والے سرکش و نافرمانبردار ہوتے ہیں۔ اللہ کی

غفاری کی شان ہر وقت اور قہاری کی کبھی کبھی اور کہیں کہیں ظاہر ہوتی ہے۔
اور اللہ کا سب سے بڑا دشمن اللہ کی راہ سے روکنے والا شیطان ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا قَھَّارُ تَقَھَّرْتَ بِالْقَھْرِ وَالْقَھْرُ فِیْ قَھْرِ
قَھْرِکَ یَا قَھَّارُ

(یعنی اے اللہ! اے دباؤ والے! تو قہار ہے اپنی صفت قہر
کے ساتھ اور سب دباؤ تیرے قہر کے دباؤ میں ہیں اے قہار)

اَلْوَھَّابُ

اللہ وہاب ہے۔ اور یہ صفت اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے
بندہ وہاب نہیں ہو سکتا۔ وہب اس عطا کو کہتے ہیں جو بغیر سوال کئے کے
اور بغیر کسی معاوضہ کے کسی کو عطا کی جائے۔ اللہ کے سوا کسی بندے
کی یہ شان نہیں کہ کسی کو کوئی شے دے مگر اس کی کوئی غرض و غایت نہ ہو
دنیاوی نہیں تو اخروی تو ضرور ہی ہوتی ہے۔ مثلاً میں نے کسی کو فی سبیل اللہ
کوئی چیز دی۔ اس سے میری یہ تمنا تو ضرور ہے کہ اس سے اللہ خوش
ہوں گے اور قیامت کے روز اس کا صلہ عطا فرمائیں گے اور آخرت کے
دن اللہ سے عوض پانے کی تمنا بھی بڑی تمنا ہے اور کوئی بندہ اس سے
خالی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ یَا وَھَّابُ تَوَھَّبْتَ بِالْمَوْھِبَۃِ وَالْمَوْھِبَۃُ
فِیْ ھِبَۃِ ھِبَتِکَ یَا وَھَّابُ۔

marfat.com

(یعنی اے اللہ! اے بخشش کرنے والے تو نے بخشش کی اپنی بخشش کے ساتھ اور سب بخششیں تیری بخشش کی عطا میں ہیں اے وہاب

اَلرَّزَّاقُ

اللہ رازق ہے۔ اپنی پیدا کی ہوئی ہر ذی روح کی روزی کا ذمہ دار و ضامن ہے۔ رزق کی تقسیم میں کسی بھی مخلوق کو نہیں بھولتا۔ سمندر کی تہ میں بسنے والی آبی ہو یا خلا میں پرواز کرنے والی فضائی۔ جس قسم کی روزی جس کی خوراک ہے اسی قسم کی روزی پہنچاتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی مخلوق کی دعوت کی تھی۔ تین دن کھانا پکاتے رہے۔ جانور مدعو کیے گئے۔ ایک مچھلی سمندر سے نکل اور ساری مخلوق کے لیے پکایا ہوا کھانا ایک ہی لقمے میں ہڑپ کر گئی اور کہنے لگی کہ میں سیر نہیں ہوئی کچھ اور لائیں۔ اور پھر کہنے لگی۔ میرے محترم میزبان! اللہ روز مجھے ایسے تین لقمے عنایت فرماتا ہے۔ گویا تین دن کا پکا ہوا کھانا ایک مچھلی کے لیے بھی کافی نہ ہوا۔

بندہ روزی کی تلاش میں پھرتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ روزی بندے کی تلاش میں بندے کے پیچھے پیچھے پھرتی ہے اور جب تک کوئی اپنا لکھا ہوا رزق پا نہیں لیتا اور کھا نہیں لیتا موت سے ہمکنار نہیں ہوتا۔

marfat.com

رزق کی مقدار حکمت پر مبنی ہے ورنہ کیا اللہ کے پاس رزق کی کوئی کمی ہے جو بندوں کو اندازے سے عنایت فرماتا ہے۔ کسی کو کم کسی کو بہت ہی کم، کسی کو زیادہ اور کسی کو بہت ہی زیادہ۔

اللہ ہمیں کفایت کے درجہ کی روزی عنایت فرمائے اور کسی غیر کا محتاج نہ کرے۔ یا حی یا قیوم۔ امین۔

اور رزق میں ہر رزق شامل ہے۔ جسمانی بھی اور روحانی بھی۔ جسمانی رزق آٹا دانہ اور روحانی رزق ذکر الٰہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا رَزَّاقُ تَرَزَّقْتَ بِالرِّزْقِ وَالرِّزْقُ فِیْ رِزْقِیْ رِزْقِكَ یَا رَزَّاقُ۔

(یعنی اے اللہ! اے روزی رساں! تو روزی پہنچاتا ہے۔ اپنے رزق سے اور سب روزی تیرے رزق کی طفیل میں ہے۔ اے روزی رساں

یَا رَزَّاقُ یَا رَزَّاقُ یَا رَزَّاقُ

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا رِزْقًا طَیِّبًا۔

آمین

اَلْفَتَّاحُ

اللہ فتاح ہے۔

ہر سختی، تنگی، مشکل، آفت، مصیبت، وبا، بیماری غرضیکہ ہر قسم کی تکلیف دینے والی چیز کو دُور فرما کر راحت و رحمت کا باب کھولنے

marfat.com

والا ہے۔

اپنے بندوں پر اپنی رحمت کے خزانوں کو کھولنے والا مسلمین و مومنین و مخلصین و سالکین و مجاہدین کو فتح بخشنے والا اور مخلوق پہ اپنی رحمت کے خزانے کھولنے والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا فَتَّاحُ تَفَتَّحْتَ بِالْفَتْحِ وَالْفَتْحُ فِیْ فَتْحِ فَتْحِكَ یَا فَتَّاحُ۔

(یعنی اے اللہ! اے فتاح! تو نے کھولا اپنی فتح کے ساتھ اور سب کشائش تیری فتح کی کشائش میں ہے اے فتاح)

یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ یَا فَتَّاحُ

یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ اِفْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

آمین

اے (بند) دروازوں کے کھولنے والے کھول مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے۔

اَلْعَلِیْمُ

اللہ علیم ہے۔

زمینوں اور آسمانوں کی ہر شے کا کلی علم اللہ ہی کو ہے۔

اور اس کا علم ہر شے پر محیط ہے۔

ازل تا ابد ہر شے اس کے احاطہ علم میں ہے اور ذرہ تک بھی اس کے

marfat.com

علم سے اوجھل نہیں۔

علم چار حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

اول ۔ظاہری

دوم ۔ باطنی

سوم ۔تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں

چہارم ۔ حضور اقدس جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

ظاہری علم ساری امت کو سکھلایا گیا

باطنی علم خواص کو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دو علم سیکھے ۔ ایک سب پر ظاہر کر دیا اور دوسرا وہ جو اگر میں ظاہر کروں تو میرا یہ گلا کاٹ دیا جائے۔

علم ظاہری و باطنی کے معلم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تیسرا علم وہ ہے جو درجہ بدرجہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو عنایت فرمایا اور

چوتھا جو ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا گیا۔

امت کے ظاہری و باطنی علوم کے معلم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معلم اللہ تبارک و تعالیٰ ہیں۔

جو علم اللہ نے ان کو سکھایا انہوں نے ساری امت میں پھیلایا۔

اور ان کا ذاتی علم ہمارے فہم و ادراک میں نہ آسکتا ہے نہ سما سکتا ہے

marfat.com

اللہ نے انہیں اپنے علم میں سے جتنا ضروری سمجھا سکھلایا اور ہمیں نہ اس کا علم ہے کہ کتنا سکھلایا اور نہ ہی ان کے بارے ہم سے یہ سوال ہوگا کہ بتاؤ اللہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا علم بخشا تھا۔

ہمارا کام اس علم پر عمل کرنا ہے جتنا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا۔ اس سے زیادہ ہمارے ذمہ کوئی اور کام نہیں۔

البتہ تمام انبیا علیہم السلام کو جو علم عطا ہوا وہ سب ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں تھا۔

ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حبیب اور ہمیں ہماری جانوں، اولادوں، بیٹوں اور کل کائنات کی ہر شے سے محبوب ہیں۔

محبوبیت کا درجہ تمام درجات سے افضل و ارفع ہوتا ہے۔

جب اللہ نے انہیں اپنا حبیب بنا لیا پھر بتائیں اور کیا چیز باقی رہی۔

ہر محب اپنے محبوب کی شان میں مدح سرائی کرتا ہے ہم بدرجہ اولیٰ کرتے ہیں۔ ہم نصاریٰ کی طرح انہیں اللہ کا بیٹا نہیں کہتے۔ باقی جو بھی عمدہ الفاظ ہمیں آتے ہیں سب کہتے ہیں۔

اسی طرح ان کی محبت کے ادب کا حال ہے۔ ہم ان کا جتنا ادب بھی کریں کم ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْتَ بِالْعِلْمِ وَالْعِلْمُ فِیْ عِلْمِ عِلْمِكَ یَا عَلِیْمُ۔

marfat.com

(یعنی اے اللہ! اے جاننے والے! تو نے جانا اپنے علم کے ساتھ
اور سب علم تیرے علم کی دانست میں ہے اے علیم)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا

اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم کا سوال کرتا ہوں۔

امین

اَلْقَابِضُ

اللہ قابض ہے

اپنی مخلوق میں سے جس سے چاہے جب چاہے اور جو نعمت چاہے چھین لے اور یہ دو وجہ سے ہوتا ہے۔

اوّل۔ بندہ جب گناہ کرتا ہے اور گناہ پر اصرار کرتا ہے۔ اللہ کی دی ہوئی نعمت کا شکر نہیں کرتا تو اس سے وہ نعمت چھین لی جاتی ہے

بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جس سے اللہ روزی کم کر دیتا ہے۔

بعض ایسے ہوتے ہیں جو سختی کو لاتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو نعمتوں کو بدل دیتے ہیں۔ بعض ندامت کا وارث بنا دیتے ہیں۔ بعض اللہ کی تقسیم کو روک دیتے ہیں۔ بعض بلا اتارتے ہیں، بعض عصمتوں کو پھاڑتے ہیں، بعض فنا کو جلدی لاتے ہیں۔ بعض دشمنوں کو زیادہ کرتے ہیں، بعض امیدوں کو کاٹ دیتے ہیں، بعض دعا کو واپس کر دیتے ہیں، بعض بارش کو روک دیتے ہیں، بعض ہواؤں کو اندھیرا کر دیتے ہیں

marfat.com

بعض پردوں کو کھول دیتے ہیں

اور یہ سب گناہ

قبض کا موجب ہیں — قبض کی دوسری صورت بندوں کی آزمائش کے لئے ہوتی ہے۔ اگر وہ ثابت قدم رہیں۔ شکوہ شکایت نہ کریں، اللہ کی بھیجی ہوئی آزمائش میں پورے اتریں، نماز پڑھیں۔ اللہ سے مدد چاہیں، اور تحقیق یہ سمجھیں — کہ یہ سختی، یہ آزمائش، یہ کمی، اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف لوٹ جائے گی۔ تو اللہ ان سے خوش ہوکر ان کے درجات بلند فرماتا ہے۔

سلوک میں

جب سالک پہ قبض طاری ہوتی ہے تو اس کے اعمال میں استقامت نہیں رہتی۔ اور بہت بے چینی کا عالم ہوتا ہے گویا اس وقت اس بے چارے کا قلب اللہ کی جلالی تجلی کا مرکز بنا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ بسمل کی طرح لوٹ رہا ہوتا ہے۔ لیکن روحانی ترقی کا امین ہوتا ہے۔ اس وقت اسے کچھ سجھائی نہیں دیا کرتا۔ کوئی حیلہ کارگر نہیں ہوتا۔ اور کوئی تدبیر نہیں چلتی۔ دل پہ خزاں طاری ہوتی ہے — اور

marfat.com

خزاں ہی بہار کا پیش خیمہ ہے۔ جس درخت پہ خزاں
نہیں آتی، بہار بھی نہیں آتی۔

ہر تنگی کے بعد آسانی ہے

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ

"تنگی کے بعد آسانی ہے، تحقیق تنگی کے بعد آسانی ہے"

عین اسی طرح

قبض کے بعد بسط ہے!

اَللّٰھُمَّ یَا قَابِضُ قَبَضْتَ بِالْقَبْضِ وَ
الْقَبْضُ فِیْ قَبْضِ قَبْضِکَ یَا قَابِضُ!

(یعنی اے اللہ! اے قابض! تو نے قبض کیا قبض
کے ساتھ اور سب قبض تیرے قبض کے قبضے میں ہے
اے قابض!)

یَاقَابِضُ یَاقَابِضُ یَاقَابِضُ

marfat.com

اَلْبَاسِطُ

اللہ باسط ہے

اور بسط قبض کی ضد ہے۔ جب چاہتا ہے قبض کو بسط میں بدل دیتا ہے۔ قبض تنگی اور بسط کشائش ہے۔ تنگی اگرچہ بے قراری اور پریشانی کا موجب ہوتی ہے۔ پھر بھی بسط سے بہتر ہوتی ہے۔ قبض میں پیچ و تاب اور سوز و گداز اور بسط میں راحت و آرام۔ جب بسط ہو جاتی ہے قبض یاد نہیں رہتی۔ برسوں کی تنگی آن کی آن میں خوشحالی بن جاتی ہے۔

یَا بَاسِطُ یَا بَاسِطُ یَا بَاسِطُ

(باقی آئندہ اشاعت میں)

شب سعید: دوشنبہ ۲۱ صفر المظفر ۱۳۸۸ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حیّ یا قیّوم

دار الاحسان

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

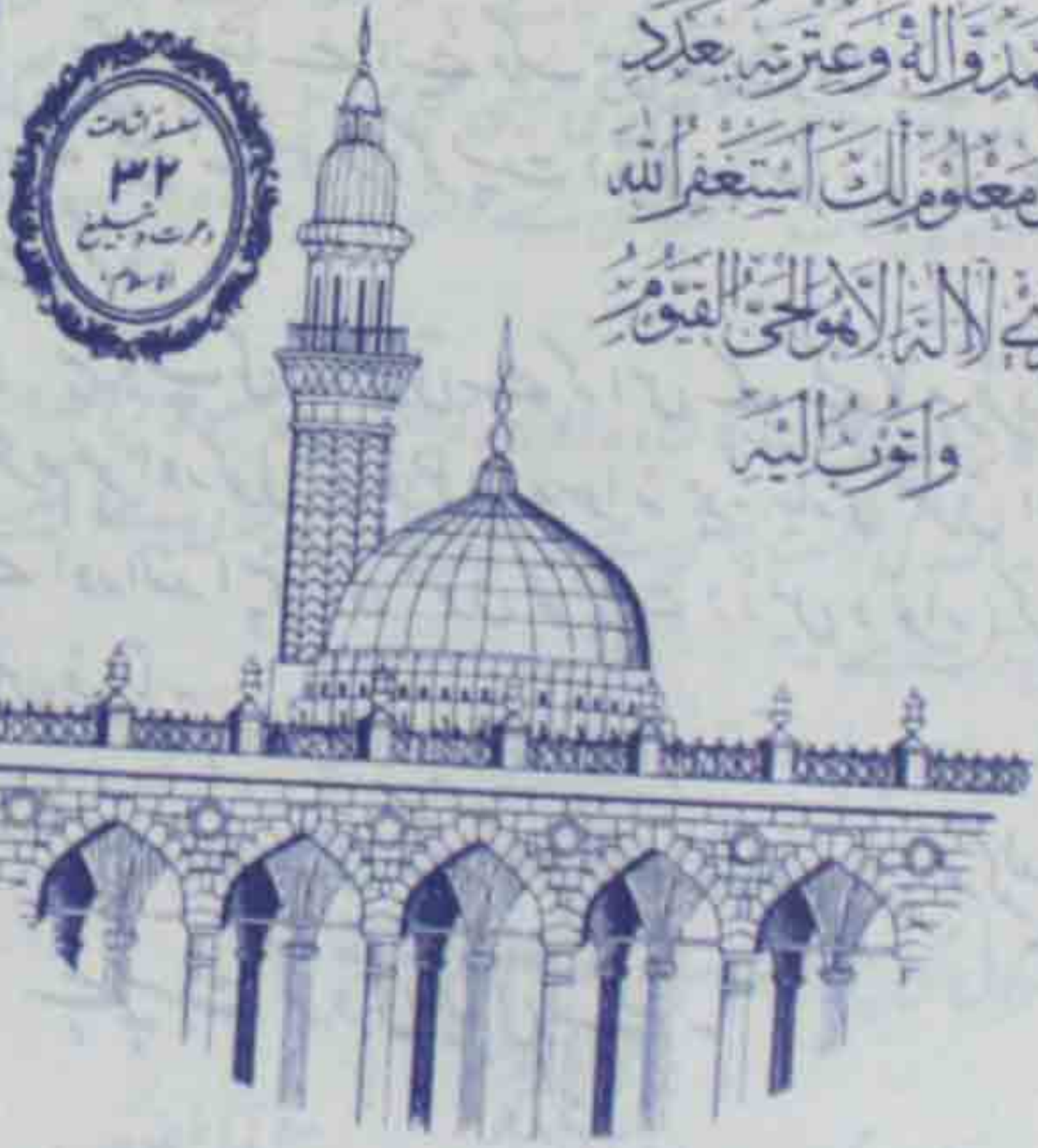

اسماء الحسنیٰ

علامہ محمد یوسف علی لدھیانوی مفتی ص

المقام الثجاف الصحاف المقبول لمصطفین ○ دار الاحسان

marfat.com

اَلْخَافِضُ

اللہ خافض ہے

جسے چاہتا ہے اپنے ملک میں پست کر دیتا ہے۔ کوئی باپ اپنے کنبے کے کسی فرد کو پست (ذلیل و رسوا) ہوتے دیکھنا پسند نہیں کرتا۔

ہر باپ کی تمنا ہوتی ہے کہ اس کے کنبے کا ہر فرد معزز و مکرم ہو اور کوئی بھی ذلیل و رسوا نہ ہو۔ ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ اپنی کسی مخلوق کو پست و ذلیل و خوار کرنا پسند نہیں فرماتا۔

ہستی جب پستی کے تمام اسباب فراہم کر لیتی
ہے پست کر دی جاتی ہے۔

ورنہ

اللہ تبارک و تعالےٰ غفور علیم، جواد کریم، رؤف رحیم ہے۔ ہستی اور امکان پستی کو پسند نہیں فرماتے۔ یوں تو جملہ معاصی پستی لانے والے ہیں مگر ان سب میں کبر اور فحش کا پہلا نمبر ہے اور یہی پستی کی عمارت کے دو بنیادی ستون ہیں۔ بظاہر ہر کوئی جزو

marfat.com

انکساری کا دعویدار ہے۔ حقیقتاً ہر کسی کو اپنی متاع پر فخر ہوتا ہے
دنیا دار کو مال پر اور دین دار کو تقوے پر فخر ہوتا ہے۔
ورنہ اگر حقیقتاً عجز و حیا کا لبادہ اوڑھ لیتے، دنیا دار دنیا میں
اور سالک سلوک میں کامیاب ہو جاتے۔ ہر مکتبۂ فکر نے کبر و فحش
کی مذمت اور عجز و حیا کی تلقین کی لیکن عملی طور پر انہیں کسی نے بھی
نہ اپنایا۔ گناہ گار تائب، متکبر متقی سے اللہ کے زیادہ قریب ہوتا
ہے۔
گناہ گار جب ندامت کا لبادہ اوڑھ کر اللہ کے حضور میں سجدہ ریز
ہوتا ہے۔ اللہ کی رحمت برستی ہے۔ کبر اللہ کی تو شان ہے لیکن
بندوں کی ذلت ہے۔
ہر فخر مذموم ہے۔ تقویٰ کا فخر بدرجہ اولیٰ مذموم ہے

یا حی یا قیوم

کافروں کی پستی ازلی ہے اور ابدی ہے۔

یا حی یا قیوم

یَا خَافِضُ　　یَا خَافِضُ　　یَا خَافِضُ

اَلرَّافِعُ

اللہ رافع ہے

اپنی مطیع و فرمانبردار مخلوق کی ذرا سی اطاعت پر خوش ہو کر رفعت

marfat.com

بخشنے والا ہے

صفت خافض جلالی اور رافع اجمالی ہے۔

پستی سزا اور رفعت عطا ہے اور اللہ رفعت فرما کر خوش ہوتا ہے۔

روح کی رفعت انسانی معراج کا ابتدائی مقام ہے

سلوک کے میدان میں جو جھنڈا جھلا اخلاق کی بنیادوں پر جھلا جس کا جتنا بلند اخلاق، اتنا ہی اونچا مقام حیا اخلاق کی جان اور عجز اس کا تن ہے۔ اور ان ہی دو خصلتوں پر اخلاق کی پوری عمارت اُسرا کرتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا رَفِیْعُ رَفَعْتَ بِالرِّفْعَۃِ وَالرِّفْعَۃُ فِیْ رَفْعَۃِ رَفْعَتِکَ یَا رَفِیْعُ

(یعنی اے اللہ! اے بلند! تو نے بلند کیا اپنی رفعت کے ساتھ اور سب بلندی تیری رفعت کی بلندی میں ہے اے رفیع)

یَا رَافِعُ یَا رَافِعُ یَا رَافِعُ

اَلْمُعِزُّ

اللہ معزّ ہے

ہر قسم کی عزّت اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے

marfat.com

اپنے ملک میں عزّت بخشتا ہے۔ جسے نہیں چاہتا نہیں بخشتا۔

عزّت کیا ہے ؟

اصل عزّت اللہ کی دوستی ہے۔

اللہ کی دوستی عزّت کی حد ہے۔ جسے اللہ اپنا دوست بنا لیتا ہے پھر کوئی اور عزّت باقی نہیں رہتی۔

بادشاہ کسی کو جاگیر عطا کر کے عزّت بخشتا ہے۔ کسی کو کوئی منصب کسی کو کوئی انعام دے کر اور کسی کو کوئی۔ جسے وہ اپنا دوست بنا لیتا ہے اسے کسی اور انعام واکرام کی حاجت ہی نہیں رہتی۔ بادشاہ کی دوستی سب سے بڑی عزّت ہے۔

بعینہٖ جس خوش نصیب بندے کو اللہ اپنا دوست بنا لے اسے پھر کسی اور عزّت کی طلب باقی نہیں رہتی۔ اللہ کا دوست اللہ کے ملک میں سب سے معزز ہوتا ہے۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب محبت کرتا ہے اللہ سبحانہٗ کسی بندے سے تو پکارتا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اور یہ فرماتا ہے کہ بیشک اللہ سبحانہٗ نے فلانے کو دوست رکھا سو تو بھی اس کو دوست رکھ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر پکار دیتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان والوں میں (یعنی فرشتوں میں) کہ بیشک اللہ سبحانہٗ نے فلانے کو دوست رکھا ہے۔ سو تم بھی اس کو دوست رکھو تو آسمان والے

marfat.com

اس سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر اس محبوب بندے کی زمین میں قبولیت اتاری جاتی ہے (یعنی زمین کے نیک لوگ اس کو مقبول جانتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں)

ابو ہریرہؓ / بخاریؒ ۔ شارق الانوار صفحہ ۵۶۹ شمارہ ۷۷

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے عداوت کی تو میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کروں گا اور مجھے اپنے بندے کا مجھ سے قرب حاصل کرنا کسی اور ذریعہ سے اتنا محبوب نہیں جتنا اس سے جو میں نے اس پر فرض کیا ہے اور میرا بندہ ہمیشگی نوافل سے میرے قریب ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا وہ کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی وہ آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا وہ ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پیر جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے (کسی چیز کا) سوال کرتا ہے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں اور اگر (کسی چیز سے) پناہ مانگتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور مجھ کو کسی چیز سے جس کا میں کرنے والا ہوں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ نفس مومن (کے معاملہ) میں ہوتا ہے کہ وہ موت کو برا سمجھتا ہے اور میں اس کی برائی کو برا سمجھتا ہوں۔

(ابو ہریرہؓ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۳۲۵ شمار ۱۴۱۸

marfat.com

اللہ کی عزت مسلمین و مومنین و متقین و مخلصین کے لئے مخصوص ہے کوئی کافر مشرک منافق اللہ کے ملک میں عزت والا نہیں ہو سکتا۔

آخرت تو اس کے لئے ہے ہی نہیں اس دنیا میں بھی عزت والا نہیں ہو سکتا۔ فرعون بادشاہ تھا لیکن عزت دار نہ تھا۔ اسی طرح قارون سب سے بڑھ کر مالدار تھا با عزت نہ تھا۔ ظاہری کشائش عزت نہیں جسے اللہ اپنی اطاعت و ذکر بخش دے گویا اسے عزت بخشی۔

کفار کی حکومت امارت، دولت، ثروت کشائش عزت نہیں عزت کا مطلب یہ نہیں کہ کسی کے پاس بہت جائداد ہو یا کسی بڑے منصب پہ فائز ہو۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ اس کے پاس دنیا کی ظاہری نعمت ہو نہ ہو دین کی نعمت سے مالا مال ضرور ہو۔

حضرت سہیل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اللہ سبحانہ کے نزدیک دنیا کی وقعت مچھر کے ایک پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی اس سے نہ پلاتا۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۹ شمار ۱۸۲)

marfat.com

اَلْمُذِلُّ

اللہ مذل ہے

جسے چاہتا ہے اپنے ملک میں ذلیل کرتا ہے۔
ذلت عزت کی ضد ہے۔ جسے اللہ عزت بخشتا ہے اسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور وہ کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اللہ جسے اپنی دنیا میں ذلیل کر دیتا ہے اسے پھر کوئی عزت نہیں بخش سکتا۔ کافر دونوں جہانوں میں ذلیل ہوا اور گنہگار مسلم ایک عارضی میعاد کے لئے۔ اللہ کسی مومن بندے کو ذلیل کرنا پسند نہیں فرماتے جب تک وہ ذلت کے تمام اسباب جمع نہیں کر لیتا۔ کسی مومن کا ذلیل ہونا ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتا عبرت حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ آمین

اے اللہ! میں ذلیل ہوں پس تو مجھ کو عزت بخش۔

یَا مُذِلُّ یَا مُذِلُّ یَا مُذِلُّ

اَلسَّمِیْعُ

اللہ سمیع ہے

یہ صفت صرف اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ کے سوا

marfat.com

کوئی دوسرا سمیع نہیں کہلا سکتا۔ اپنی ساری مخلوق کی ہر آواز کو ہر وقت اور بیک وقت سننے والا سمیع ہے۔

ساری دنیا میں بسنے والے جن و انسان، درند و پرند و چرند و خزند کی تمام آوازیں ہر وقت اور ہمیشہ سننے والا سمیع ہے اور اللہ کے سوا کوئی دوسرا ایسے نہیں ہو سکتا۔

اَللّٰھُمَّ یَا سَمِیْعُ سَمِعْتَ بِالسَّمْعِ وَالسَّمْعُ فِیْ سَمْعِ سَمْعِكَ یَا سَمِیْعُ

اے سننے والے تو نے سنا اپنی صفت سمع سے اور سب سننا تیری صفت سمع کی بدولت ہے اے سمیع۔

یَا سَمِیْعُ یَا سَمِیْعُ یَا سَمِیْعُ

اَلْبَصِیْرُ

اللہ بصیر ہے

جس طرح اپنی ساری خدائی کی آوازیں ہر وقت اور بیک وقت سننے والا ہے اسی طرح اپنی ساری خدائی کو دیکھنے والا بھی ہے اس سے کون و مکان کی کوئی بھی شے پوشیدہ نہیں۔ وہ کون و مکان کی ہر شے دیکھنے والا بصیر ہے۔ اپنی صفت سمع اور بصر سے بندوں کو بھی سماعت و بصارت بخشی، اور یہ ایک حد تک محدود

marfat.com

ہے مثلاً ہم میں سے کوئی بھی دیوار کے پیچھے کھڑے ہونے والے کو نہیں دیکھ سکتا اور نہ ہی چند سو گز دور کسی بولنے والی کی آواز کو سن سکتا ہے۔ یہ دونوں صفتیں جو بندوں کو عطا کی گئی ہیں ایسے ہیں جیسے کہ سمندر سے ایک قطرہ۔

سماعت و بصارت کے مختلف مدارج ہیں

ایک جو عوام کو دیا گیا

دوم جو خواص کو دیا گیا۔ مثلاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ جمعہ کے روز جب خطبہ فرما رہے تھے تو انہوں نے اپنے جنرل حضرت ساریہؓ کو جو ایک بہت دور دراز علاقے میں دشمن سے لڑ رہا تھا۔ فرمایا "اے ساریہؓ! پہاڑ کے دامن کی طرف جگہ لے۔"

حضرت عمرؓ کی یہ بصارت اور حضرت ساریہؓ کی یہ سماعت خواص کو امتیازی عطا کی ایک بین دلیل ہے۔ حضرت عمرؓ نے اتنی دور سے حضرت ساریہؓ کو دیکھا اور حضرت ساریہؓ نے اتنی دور سے حضرت عمرؓ کی آواز کو سنا۔ پس معلوم ہوا بصارت و سماعت سب کی ایک سی نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ اس قسم کے سینکڑوں ہزاروں واقعات ہیں۔

اختصار کے لئے ہم اس ایک ہی تاریخی واقع پر اکتفا کرتے ہیں

تیسری وہ سماعت و بصارت جو انبیاء علیہم السلام کو دی گئی ہمارے فہم سے بالاتر ہے۔

چوتھی جو سماعت و بصارت ہمارے آقائے نامدار حضور اقدس و

marfat.com

اکمل صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ایسی کسی اور کو نہیں فرمائی اور نہ ہی وہ کسی کے وہم و گمان میں آسکتی ہے۔ اس کا علم صرف عطا کرنے والے (اللہ تعالیٰ) کو ہے یا جنہیں عطا ہوا اُن کو۔

محب و محبوب کے راز و نیاز ہم عاجز و مسکین کیوں کر سمجھ سکتے ہیں۔

یَا بَصِیْرُ یَا بَصِیْرُ یَا بَصِیْرُ

اَلْحَاکِمُ

اللہ حاکم ہے۔ احکم الحاکمین

اللہ حاکم اور ساری خدائی اللہ کے حکم کی محکوم ہے۔

حاکم وہ ہوتا ہے جس کا حکم اٹل ہو اور ہر کسی پہ ہر حال میں ہر وقت لاگو ہو۔ کوئی بھی اس سے مبرّا نہ ہو جب چاہے جو چاہے حکم دے اور کسی کو بھی اس میں تامّل نہ ہو۔

اللہ کل کائنات کا حاکم اور کل کائنات اللہ کے حکم کی محکوم ہے اللہ جب کسی چیز کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو حکم دیتا ہے کُن پس وہ چیز اسی طرح ہو جاتی ہے۔ اللہ نے اپنے ممالک کی نظامت

marfat.com

کے لئے بندوں کو حاکم مقرر فرمایا ہوا ہے۔ ہر حاکم حقیقی حاکم کے حکم کے ماتحت محو کار ہے۔ کسی حاکم کی اپنی کوئی مرضی نہیں۔ اللہ ہی کی مرضی کے مطابق کام کرنے پر مجبور ہے۔ ہر حکم کا حقیقی حاکم اللہ ہے

سلوک کا یہ نکتہ اگرچہ ہر کسی کی زبان پر جاری ہے لیکن ساری دنیا میں چند گنتی کے سالک ہوں گے جنہیں اس مقام پر گزر ہو کہ ہر فعل کا حقیقی فاعل اللہ ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ حکم دیتے ہیں ہم کرتے ہیں اور اپنی مرضی سے کچھ بھی کرنے پر قدرت نہیں رکھتے۔ ہر وقت ہر حال میں قدر کے مقدور اور حکم کے محکوم ہیں۔ ورنہ اگر ہر کسی کی اپنی اپنی مرضی ہوتی نہ جانے کیا کیا کرتے اور سارا نظام درہم برہم ہو جاتا جیسے ہوا جو ہوا ارادتِ ازلی کے عین مطابق اور حاکم حقیقی کے حکم کے مطابق ہوا اور حکمت سے ہوا۔

یَا حَاکِمُ یَا حَاکِمُ یَا حَاکِمُ

اَلْعَدْلُ

اللہ عادل ہے

حاکم کے بعد عادل کا ذکر ضروری ہے۔ اللہ حاکم ہے لیکن عادل اور عادل وہ ہے جس کا ہر حکم حق و انصاف پہ مبنی ہو اور کسی بھی حکم میں

marfat.com

ظلم و نا انصافی کا ذرہ بھر بھی احتمال نہ ہو۔ اگر عدل کرے تو ہم میں سے کوئی بھی نہ عذاب سے بچنے کا مستحق ہے اور نہ جنت میں جانے کا۔ ہم اس کی رحمت کے طلبگار ہیں۔ اللہ اپنے لطف و کرم سے ہمیں اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ آمین!

عدل حق و انصاف کا میزان ہے۔ جس میں ہم عمل کے اعتبار سے کبھی پورے نہیں اتر سکتے۔ البتہ اس کی رحمت سے بیڑے پار ہیں عدل کی جب یہ صفتِ الٰہی مخلوق میں جلوہ گر ہوتی ہے تو سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی داستان کو تابناک بنا دیتی ہے۔ مثلاً شیر شاہ سوری کا شہزادہ ہاتھی پر سوار شہر میں سے گزر رہا تھا ایک لکڑہارے کی بیوی کو نہاتے دیکھ کر ہاتھی کو روکا اور اس کو ایک پھول مارا۔ لکڑہارا جب شام کو گھر واپس آیا تو لکڑہارے کی بیوی نے شہزادے کی اس ناروا حرکت کا جو اس نے کی تھی پورا ذکر کیا۔ لکڑہارے نے شاہی دربار میں حاضر ہو کر فریاد کی کہ شہزادے نے اس غریب کو ذلیل و حقیر سمجھتے ہوئے اس کی بیوی کے پھول مارا جب کہ وہ نہا رہی تھی۔ شہزادے کو دربار میں طلب کیا گیا۔ پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کیا کہ لکڑہارا سچا ہے۔

شیر شاہ سوری نے حکم دیا کہ شہزادے کی بیگم مکان کی اسی چھت پر جس پر کہ لکڑہارے کی بیوی غسل کر رہی تھی غسل کرے اور لکڑہارا اسی ہاتھی پر سوار ہو کر اسی گلی میں سے گزرے اور اسی طرح شہزادے

marfat.com

کی بیگم پہ پھول مارے۔ یہی اس کی فریاد کا عدل ہے۔
یہ سن کر لکڑہارے نے عدل کی داد دی اور اپنا حق معاف کر دیا۔
عدل کی داستان اس قسم کے ماشاء اللہ لاکھوں قصوں سے رنگین ہے۔
مخلوق جب بھی عدل کے میدان میں نکلی آنکھوں پہ پٹی باندھ کر اور اپنے پرائے کی تمیز سے بے نیاز ہو کر نکلی۔
قومیں اب تک ہمارے عدل و انصاف کے تذکروں کے گیت گاتی ہیں اور یہ سب اللہ کی توفیق سے تھا۔ یا حی یا قیوم۔

یَا عَادِلُ یَا عَادِلُ یَا عَادِلُ

اَللَّطِیْفُ

اللہ لطیف ہے

لطیف وہ ہے جو شکل، جسم، جہت، جانب و مکانیت سے پاک ہو۔ جسے کوئی آنکھ دیکھ نہ سکے اور نہ ہی ہاتھ چھو سکیں جیسے پھول کی خوشبو سونگھی جا سکتی ہے لیکن نہ دیکھی جا سکتی ہے نہ پکڑی، یا جیسے تن کا سانس محسوس کیا جاتا ہے لیکن دیکھا نہیں جاتا اور نہ ہی ہاتھ سے چھوا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود اپنی ہر خلق پر ہر وقت

marfat.com

لطف اندوز ہے اور تمام خلائق اس کے لطف و کرم ہی سے لطف اندوز ہو کر راحت و آرام کی زندگی بسر کرتی ہے۔ ہر قسم کا دکھ درد، غم مصیبت، سختی کو دور فرمانے والے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ یَا لَطِیْفُ تَلَطَّفْتَ بِاللُّطْفِ وَاللُّطْفُ فِیْ لُطْفِ لُطْفِكَ یَا لَطِیْفُ۔

(یعنی اے اللہ! اے لطیف! تو نے لطف کیا اپنے لطف کے ساتھ اور سب لطف تیری باریک بینی کے لطف میں ہے۔

اے لطیف۔!

یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ یَا لَطِیْفُ

اَلْخَبِیْرُ

اللہ خبیر ہے

موجودات کی ہر شے سے ہر وقت، پوری پوری طرح، چھوٹی سے چھوٹی چیز سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک خبیر ہے یہاں تک کہ ریگستان کے ہر ذرے اور بیابان کے ہر پتے کے رگ و ریشے سے ہر وقت خبردار ہے۔ کوئی بھی شے اس سے اوجھل نہیں۔ کوئی دوسرا خبیر نہیں کہلا سکتا۔ سمیع و بصیر کی طرح خبیر کے بھی مختلف مدارج ہیں

marfat.com

اتفاق رائے کی ایک امید افزا سبیل نکل پڑی الحمدللہ

اور وہ خبر ہے۔ غور فرمائیں۔ سارے دین کی ہر بات ایک خبر ہے اور اللہ الخبیر نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کی ساری خبروں سے ازل تا ابد مطلع فرمایا۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری امت کو ان خبروں سے آگاہ فرمایا۔ اور یہ سب ظاہر خبریں ہیں۔ اور جنہیں سمجھنے اور پھیلانے کے لئے ساری دنیا کے علماء چودہ سو سال سے ہمہ تن سرگرم ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔

اللہ کی ذات صفات، قرآن کریم، جملہ احکام، حشر نشر، موت، حیات، قدر، یہ اسماء۔ غرضیکہ ہر شے جو بھی اس دنیا میں سیکھی یا سکھائی جاتی ہے اس کے مخبر و معلم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام خبروں سے جن کا علم کرامت کو جاننا ضروری تھا مطلع فرما دیا۔ اس کے علاوہ باطنی خبریں جن کا کہ عوام کو جاننا ضروری نہیں محب نے اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائیں۔

حضرات! دین کی یہ سب خبریں غیب ہی کی تو خبریں ہیں۔ اس سے زیادہ کیا غیب ہوگا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب کے متعلق اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ کتنا علم انہیں بتلایا یا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہے کہ ان کو غیب کا کتنا علم تھا۔

کیا غیب کے متعلق یہ عقیدہ کافی نہیں کہ جتنا غیب ضروری تھا سب

marfat.com

پر مطلع فرمادیا۔ اس سے زیادہ کریدنا بلاشبہ اللہ (تعالیٰ) اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ناپسند ہے۔ ہمیں جیسے کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے یہ سوال نہ پوچھا جائے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا علم تھا۔ یا انہیں کن کن مقامات پر عبور تھا۔ ہمیں صرف یہ پوچھا جائے گا کہ جو احکام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تم تک پہنچائے ان پر کتنا چلے بہترین اور مقبول ترین عقیدہ یہ ہے کہ حضور اقدس واکمل صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حبیب۔ خاتم النبیین یعنی آخری نبی اب قیامت تک کسی نبی اور رسول نے نہیں آنا۔

سید المرسلین۔ جتنے نبی آج تک ہوئے سب کے سردار

رحمۃ اللعالمین۔ تمام جہانوں کے لئے رحمت اور

شفیع المذنبین۔ کل کائنات کے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔

اُن کا مقام بہت بلند بہت ہی بلند۔ ان کی شان ہر شان کے شایاں ہے۔ کسی اور کا تو پتہ نہیں البتہ میرے پاس تو اُن کی شان بیان کرنے کے لئے ایسے عمدہ الفاظ ہی نہیں۔ اور ان کی شان ہم میں سے کسی کے بھی فہم وگمان میں نہیں آسکتی۔ ہمارے تخیل سے کہیں بالاتر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے۔ اور ہم اسی پہ اکتفا کرتے ہیں۔ ہمارا کام مولائے کریم سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے مطابق چلنے کی تدابیر سوچنا ہے کہ کس طرح

marfat.com

ہم اپنی موجودہ روش کو چھوڑ کر انؐ کی سنت پر چل سکتے ہیں نہ کر سارا دن غیر ضروری اختلافی، ملت شکن باتوں کو کرید کرید کر بال کی کھال اتارنا ہے۔

یَا خَبِیْرُ یَا خَبِیْرُ یَا خَبِیْرُ

اَلْحَلِیْمُ

اللہ حلیم ہے

قوت و جبروت کے باوجود اپنی مخلوق کو کفر و شرک، نفاق، نافرمانی، بدعنوانی، خطا، جفا دیکھتے ہوئے درگزر فرماتا ہے۔ نہ روزی بند کرتا ہے اور نہ کوئی اور نعمت۔

یہ صفت الٰہی مخلوق میں بھی پائی جاتی ہے اور جسے بھی یہ عطا ہوئی اس کی بدولت وہ دنیا میں مکرم ہوا۔

طبع کی حلیمی دلوں کو تسخیر کرتی ہے اور اس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔

ایک بادشاہ کے دربار میں رعایا کا ایک معمولی آدمی حاضر ہوا۔ اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ آپ کی والدہ بیوہ ہے۔ بادشاہ نے کہا ہاں میرے والد کا انتقال ہو گیا۔ اس نے پھر پوچھا سنا ہے آپ کی

marfat.com

والدہ حسین و جمیل ہے۔ انہوں نے کچھ اس قسم کا جواب دیا کہ اللہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے حسن و جمال عطا فرماتا ہے۔ اس نے پھر کہا آپ اپنی والدہ سے کہیں کہ وہ مجھ سے نکاح کرلے۔ بادشاہ نے کہا۔ میری ماں اس معاملہ میں مختار ہے۔

یہ سوال و جواب بھرے دربار میں ہوئے اور اس بادشاہ نے سائل کو نہ خود کچھ کہا اور نہ کسی اور کو کہنے دیا۔ یہ حلم کی حد تھی جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا فرمائی تھی۔

پھر سنا ہے کہ وہ دربار سے باہر کہیں جا رہا تھا۔ کسی اور حرکت کی بدولت سورج چھپنے سے پہلے پہلے کسی نے اسے قتل کر دیا اور یہ سزا اس گستاخی کی بدولت تھی۔

اَللّٰھُمَّ یَا حَلِیْمُ تَحَلَّمْتَ بِالْحِلْمِ وَالْحِلْمُ فِیْ حِلْمِ حِلْمِکَ یَا حَلِیْمُ

(یعنی اے اللہ! اے بردبار! تو حلیم ہے اپنی صفت حلم کے ساتھ اور سب بردباری تیرے حلم کی بردباری میں ہے اے حلیم!

یَا حَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ

اَلْعَظِیْمُ

اللہ عظیم ہے۔

اللہ کی عزت، عظمت، ہیبت، قدرت، کبر و جبروت ہر کسی سے

marfat.com

اعظم بلند تر ہے اور اس کی عظمت کی بلندی مخلوق میں سے کسی کے بھی وہم و تصور میں نہیں آسکتی اور وہ کسی بھی معاملے میں اپنی ذات کے سوا کسی دوسرے کی مدد کا محتاج نہیں اور اس کی عظمت کے آگے ہر شے حقیر و ذلیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا عَظِیْمُ تَعَظَّمْتَ بِالْعَظْمَۃِ
وَالْعَظْمَۃُ فِیْ عَظْمَتِکَ یَا عَظِیْمُ

(یعنی اے اللہ! اے صاحب عظمت! کہ تو بزرگ ہوا اپنی عظمت کے ساتھ اور سب بزرگی تیری بزرگی کی بڑائی میں ہے اے عظیم!)

اَلْغَفَّارُ

اللہ غفور ہے

یعنی اس کی مغفرت بہت ہی وسیع ہے۔

غفار اور غفور ایک ہی صفت کے دو مقام ہیں۔ غفار ایک بار اور غفور بار بار مغفرت فرمانے والے کو کہتے ہیں یعنی غفور غفاری ہی کا مبالغہ ہے۔

marfat.com

بندہ بندے کو ایک بار تو معاف کر سکتا ہے لیکن بار بار نہیں۔
یہ اللہ ہی کی شان ہے کہ بار بار مغفرت فرماتا ہے اگرچہ بندہ کسی گناہ کو ستّر بار روز کرے اور ہر بار گناہ کے بعد اللہ سے مغفرت چاہے اللہ اسے بخش دیتا ہے۔

اللہ غفور رحیم ہے بار بار قرآن کریم میں فرماتا ہے

تحقیق (بے شک) اللہ غفور رحیم ہے۔

گنہگاروں کے لئے یہی تو ایک مژدۂ جانفزا ہے

کہ اللہ باوجود عزیز، متکبّر، جبّار، قہار، خافض، قابض ہونے کے غفور ہے اور ہمیشہ ہمیشہ غفور ہے۔

پھر

کیوں نہ ایسے رب رحمٰن و رحیم، رب عرش کریم، رب عرش مجید، رب عرشِ عظیم کے نام پر قربان ہو جائیں اور کیوں نہ ایسے غفور رحیم کے حضور میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سر کو سجدہ میں رکھ کر سرفرازانہ ہو جائیں۔

ایسا رب! اللہ اللہ! ہماری ایسی ایسی نافرمانیوں پر درگزر فرما کر مغفرت فرماتا ہے

اور

ہم

پھر بھی سرکشی و نافرمانی سے باز نہیں رہتے۔

marfat.com

پھر

ہم پر افسوس نہیں تو کیا ہے؟
ایسے غفور رحیم کے حضور میں سچے دل سے پکی توبہ کر کے سر کو سجدہ میں رکھ دیں

اور

شکر کے سوا اور کچھ بھی نہ کریں۔

یا غفور یا غفور یا غفور

اِغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن

آمین!

اور کوئی بھی فعل جس سے کہ وہ ناخوش ہوں کبھی نہ کریں یہی عہد وفا
اس کی رحمت (مغفرت) پہ نادم و شرمندہ ہو کر یہ کہیں

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنَا بِسِتْرِكَ الْجَمِیْل

یا اللہ تو ہمیں اپنے پاک پردوں میں چھپا لے! آمین!

تیری غفاری پر قربان اور تیری ستاری پر قربان

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ آمین!

اَللّٰھُمَّ یَا غَفَّارُ غَفَرْتَ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالْمَغْفِرَۃُ فِیْ
مَغْفِرَۃِ مَغْفِرَتِكَ یَا غَفَّارُ ط. (اے اللہ! اے بخشنے والے! تو نے بخش دیا
اپنی بخشش کے ساتھ اور سب مغفرت تیری مغفرت کی بخشش میں ہے اے غفار!

marfat.com

marfat.com

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی نہیں کرتا۔ یا اللہ! ہمیں اپنے شکر کی توفیق بخش۔ آمین۔

یَا شَکُوْرُ یَا شَکُوْرُ یَا شَکُوْرُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

واضح ہو کہ سلوک میں اول درجہ "صبر" کا دوم "شکر" کا اور سوم "رضا" کا ہے۔

اَلْعَلِیُّ

اللہ اعلیٰ ہے

یعنی اس کی ذاتِ اقدس برتر و بالا، بلند ترین اور اعلیٰ ترین ہے اس کی برتری اور بلندی کسی کے وہم و گمان میں نہیں آسکتی۔ اس کے حضور میں ہر کوئی پست ہے۔ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے بلند کر دیتا ہے اور ساری مخلوق کی بلندی صفت "علی" کے پہاڑ کے ایک ذرے کی مانند ہے۔ مادی ہو یا روحانی اور اس کی بلندی کو کوئی بلندی نہیں پا سکتی۔ ہر بلندی اس کی بلندی سے ہے اور اس کی بلندی کے آگے پست ہے۔

یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ

marfat.com

اَلْکَبِیْرُ

اللہ کبیر ہے

کبیر وہ ہے جو کبریائی کی تمام صفات سے متصف ہو۔ عزت، عظمت، قدرت و ہیبت کا مالک ہو اور یہ صفت مخلوق میں نہیں پائی جاتی۔

جیسے غفور غفار ہی کا مبالغہ ہے اسی طرح کبیر بھی کبر ہی کا مبالغہ ہے۔ کبریائی اللہ ہی کے لئے لائق و سزاوار ہے۔ کبر اللہ کا تہ بند ہے اور اسے اللہ کے سوا کسی اور کو پہننے کا حق حاصل نہیں۔ ہر مخلوق عاجز و مسکین، ضعیف و ناتواں، بے کس اور بے بس مجبور و مقدور ہے پھر کیوں کر کوئی کبر و کبیر کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اللہ کبیر ہے اور ہم سب حقیر۔ ہمارے لئے تو یہی گمان کافی ہے کہ ہمارا رب کبیر ہے۔ اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

اس کے حضور میں ہر کوئی حقیر و ذلیل ہے۔ ہم ایسے رب کبیر کے بندے ہیں جس پر کوئی چڑھائی نہیں کر سکتا۔ جس کی کبریائی کے آگے کسی کو بھی کھڑے ہونے کی تاب نہیں۔

یا کبیرُ یا کبیرُ یا کبیرُ

marfat.com

اَلْحَفِیْظُ

اللہ حفیظ ہے

یعنی موجودات کی ہر شے کا حیوانات ہو یا نباتات، معدنیات ہو یا جمادات محافظ و نگہبان ہے۔ کسی بھی چیز کو برباد و تباہ نہیں ہونے دیتا۔ اپنی ہر مخلوق کو ہر وقت ہر شے سے حفاظت میں رکھنے والا ہے۔ بدوں ارادت الٰہی کسی کو بھی کسی قسم کا نقصان پہنچانے کی کوئی قدرت حاصل نہیں اور یہ صفت الٰہی مخلوق میں بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً مرغی ایک کمزور اور نحیف پرندہ ہے۔ لیکن اپنے بچوں کی اس قدر نگہبان ہوتی ہے کہ کتے اور بلی تک کو نزدیک پھٹکنے نہیں دیتی۔ اگر کسی بچے کو اکیلا پاکر کوئی چیل حملہ کر دے تو جہاں تک اس کے پروں میں پرواز کی طاقت ہے اڑ کر چیل کا تعاقب کرتی ہے اسی طرح ہر جانور اپنے بچوں کی حفاظت پر حفیظ کا مامور کیا ہوا ہے اور یہ حفاظت جاندار بچوں تک ہی محدود نہیں ہر شے تک پہنچتی ہے اور کوئی بھی اس سے غافل نہیں ہے۔ اگرچہ ہر شے کا حفیظ اللہ ہے پھر بھی ہر ذی روح میں اپنی حفاظت کا مادہ پایا جاتا ہے۔ حتی الامکان اپنے آپ کو ہر خوف و خطر سے محفوظ رکھنے کی ہر تدبیر جو امکان میں ہوتی ہے لاتا ہے اور یہ سب صفت حفیظ ہی کی بدولت ہے۔ اصل حفیظ اللہ ہے

اَللّٰھُمَّ یَا حَفِیْظُ تَحَفَّظْتَ بِالْحِفْظِ وَالْحِفْظُ فِیْ حِفْظِ حِفْظِكَ یَا حَفِیْظُ۔ (اے اللہ! اے نگہبان! تو نے نگہبانی کی اپنی صفتِ حفاظت

marfat.com

کے ساتھ، اور سب نگہبانی پر صفتِ حفظ کی نگہبانی میں ہے اے حفیظ!

اَلْمُقِیْتُ

اللہ المقیت ہے

اپنی ہر مخلوق کو جن ہو یا انسان، درند ہو یا چرند، خزند ہو یا پرند، فرداً فرداً ہر قسم کی ہر روز روزی پہنچا کر قوت بخشنے والا مقیت ہے اور یہ بات کسی بھی مخلوق کے حساب و قیاس میں نہیں آسکتی کہ کیسی کیسی مخلوق پیدا کی اور ان کی زندگی کا انحصار کس قسم کی روزی پر ہے۔ اللہ کے سوا کسی کو بھی پورا علم نہیں کہ کیسی مخلوق کس قسم کی روزی کھا کر زندہ رہتی ہے۔ جس قسم کی روزی جس کی خوراک ہے روزانہ نہایت حکیمانہ اندازہ سے عنایت فرماتا ہے۔ کسی کو گوشت، کسی کو آٹا، کسی کو چاول، کسی کو دودھ، کسی کو مکھن، کسی کو میوے، کسی کو گھاس غرضیکہ جتنی بھی قسم کی مخلوق ہے اتنی ہی قسم کا علیحدہ علیحدہ سب کا کھاجا ہے ہر کسی کو ہر روز

سبحان اللہ سبحان اللہ!

دونوں وقت روزی پہنچا کر قوت بخشتا ہے۔

اور خود قوی العزیز ہے۔ سب سے طاقتور، سب پر غالب اور اس کے حضور میں ہر کوئی لاغر، نحیف، بے قدر، بے وقعت اور کچھ بھی کرنے کی کوئی قوت نہیں رکھتا۔

marfat.com

یا مُقیتُ یا مُقیتُ یا مُقیتُ

اسی طرح ہر کسی کو ہر قسم کا روحانی رزق پہنچا کر قوت بخشنے والا مقیت ہے۔

واللہ خیر الرّازقین

اَلحَسِیبُ

اللہ حسیب ہے

اپنی ساری مخلوق سے ذرہ ذرہ کا حساب لینے والا ہے مثلاً جو بھی مال جس کو دنیا میں دیتا ہے اس سے یہ پوچھے گا بتا تو نے کہاں خرچ کیا اسی طرح علم کے بابت پوچھے گا کہ جو میں نے تجھے علم بخشا تھا اس سے کیا کیا۔

غرضیکہ جو بھی شے اللہ نے اپنی مخلوق کو بخشی ہے اس کا ذرّہ ذرّہ کا حساب لے گا یہاں تک کہ دم دم کا حساب لے گا۔ کتنے دم میری یا سے خالی گئے۔

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

اے اللہ! مجھ سے بہت آسان حساب لینا۔ آمین

تیرا کیا ہی یہ احسان ہو کہ تو اپنے لطف و کرم سے ہمیں بے حساب ہی اپنی جنت میں داخل فرما دے۔ آمین

اور تیرے لئے یہ کوئی بھی مشکل نہیں ورنہ کیا ہمارے اعمال اور کیا

marfat.com

ہمارا حساب۔ ہم کسی بھی اعتبار سے حساب کی میزان میں پورا اترنے کے قابل نہیں مگر یہ کہ تو اپنی رحمت سے ہم کو ڈھانپ لے۔
تیرے حساب کی کون تاب لا سکتا ہے یا حَسِیب۔

یَا حَسِیْبُ یَا حَسِیْبُ یَا حَسِیْبُ
(اَللّٰھُمَّ) حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

اٰمین

اَلْجَلِیْلُ

اللہ جلیل ہے

جلیل وہ ہے جو جلال و جمال کی تمام صفات سے متصف ہو۔ جس کے حضور میں ہر مخلوق نوری ہو یا ناری، خاکی ہو یا آبی، لرزاں ہو اور ترساں ہو۔ اور کسی کو بھی کسی معاملہ میں دم مارنے کی جرأت نہ ہو۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ اپنی مخلوق کو کیسی کیسی خوبصورتی اور حسن و جمال بخشنے والا ہے اور تمام حسن و جمال اسی کی صفتِ جمال کا پرتو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر حسین و جمیل شے ہر کسی کو محبوب ہوتی ہے۔ جلال ایسا کہ کون و مکان کی ہر شے دم بخود ہو کر کانپنے لگے اور پھر جمال ایسا کہ ہر شے کو مسحور کر دے۔

marfat.com

اَللّٰھُمَّ، یَا جَلِیْلُ تَجَلَّلْتَ، بِالْجَلَالِ وَالْجَلَالُ، فِیْ جَلَالِ جَلَالِكَ، یَا جَلِیْلُ

اے اللہ! اے جلیل! تو بزرگ ہوا اپنے جلال کے ساتھ اور جلال تیری بزرگی کے جلال میں ہے۔

اَلْکَرِیْمُ

اللہ کریم ہے

کریم وہ ہے

جس سے جو مانگا جائے دے

جتنا مانگا جائے دے

بلا مانگے دے

ضرورت سے زیادہ دے

ہر کسی کو دے

ہر وقت دے

جس کے خزانے بھرپور ہوں

کبھی کم نہ ہوں

کبھی ختم نہ ہوں

سدا بھرے رہیں

marfat.com

سدا بٹتے رہیں۔

جس کے در سے کوئی خالی نہ لوٹے

اور کبھی خالی نہ لوٹے

جسے اپنے اور پرائے میں کوئی تمیز نہ ہو

کسی کو کوئی چیز عطا فرما کر کوئی پرواہ نہ کرے

کہ کتنا دیا ہے اور کسے دیا ہے

بار بار مانگنے والے سے کبھی نہ اکتائے

کسی کو کوئی شے دے کر عوضانے کا طلبگار نہ ہو

ہر گناہ، خطا، قصور، غلطی، نافرمانی پر درگزر فرما کر بخش دے

اس لئے کہ اس کا کرم مکمل، لامحدود اور کسی کے بھی ادراک میں نہیں آسکتا

ہمارے حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل صلی اللہ علیہ وسلم بھی کریم ہیں اور ان کی شان کریمی رسالہ نمبر ۱۰ میں پوری طرح سے بیان کردی گئی

کرم کی صفت مخلوق میں بھی پائی جاتی ہے۔

اہل کرم نے بھی کرم کے میدان میں سکے جما دیئے

مثلاً مولا علی کرم اللہ وجہہ سے کسی سائل نے ایک روٹی مانگی۔ آپ نے غلام کو حکم دیا کہ اسے دے دو۔ غلام نے عرض کی کسی اونٹ کے ہودے میں ہے۔ آپ نے فرمایا اونٹ ہی دے دو۔ پھر عرض کی یہ پتہ نہیں کہ کس اونٹ پر ہے۔ آپ نے فرمایا قطار ہی دے دو۔ غلام قطار کی رسی سائل کو پکڑا کر بھاگ نکلا مبادا میں بھی قطار کے ساتھ ہی نہ دیا جاؤں۔

marfat.com

ایک سائل نے سوال کیا۔ اسے دونوں شہزادے حسن و حسین علیہم السلام دے دیئے۔
حاتم طائی کی ساری عمر اسی حال میں گزری جو بھی کوئی سوال کرتا پورا کرتے۔
اور کسی کو بھی خالی نہ لوٹاتے۔

ایسے بہت سے جواں مرد ہو گزرے ہیں جنہوں نے اس میدان میں داخل ہو کر ہستی کی تمام دکانیں لوٹا دیں لیکن کرم کے لہراتے ہوئے پرچم کو گرنے نہیں دیا

اَللّٰھُمَّ یَا کَرِیْمُ، تَکَرَّمْتَ بِالْکَرْمِ وَالْکَرْمُ فِیْ کَرَمِ کَرَمِكَ یَا کَرِیْمُ

اے اللہ! اے کرم کرنے والے کریم تو بزرگ ہوا اپنے کرم سے اور سب کرم تیری صفت کرم ہے، اے کریم! ہر مخلوق اور ہر ہستی تیرے ہی کرم سے بستی ہے، اے کریم! اور تیری کریمی کی وسعت کسی مخلوق کے فہم و ادراک میں نہیں آسکتی اور نہ ہی کوئی تیرے کرم سے مستغنی ہو سکتی ہے ہر کسی کو دم بہ دم تیرے ہی کرم کا آسرا ہے۔

یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ

اَلرَّقِیْبُ

اللہ رقیب ہے

رقیب وہ ہے جو ہر شے کا نگہبان و محافظ ہو اور کوئی بھی شے کسی بھی وقت اس کی نظر سے اوجھل نہ ہو۔

Marfat.com

اللہ کے سوا اور کوئی رقیب نہیں ہو سکتا۔
وہ نہ سوتا ہے، نہ تھکتا ہے، نہ اکتاتا ہے۔ ہر شے کا علم اسی کو ہے۔ یہاں تک کہ کوئی بھی ذرہ اس کے علم سے باہر نہیں ہے۔

یَا رَقِیْبُ۔ یَا رَقِیْبُ۔ یَا رَقِیْبُ

اَلْمُجِیْبُ

اللہ مجیب ہے

مجیب وہ ہوتا ہے جو اپنی مخلوق کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہو۔ جب کوئی اسے پکارے اس کی پکار کو سُنے۔
اور اسے قبول فرمائے۔
اللہ، اللہ مخلوق کی کیسی کیسی فریادوں کو سنتا اور قبول فرماتا ہے۔

یَا مُجِیْبُ۔ یَا مُجِیْبُ۔ یَا مُجِیْبُ

آپ سب کی سنتے ہیں۔ میری بھی سنیں! اور مجھے اپنے دین اسلام کی دعوت تبلیغ کی ایسی توفیق بخشیں جیسی کہ ان کو بخشی تھی۔

یہی میری دعا، یہی میری پکار اور یہی میرا مدعا ہے۔

یَا مُجِیْبُ۔ یَا مُجِیْبُ۔ یَا مُجِیْبُ

آمین

---

marfat.com

اَلْوَاسِعُ

اللہ واسع ہے

یعنی اس کی وسعت کی کوئی انتہا ہی نہیں - ہماری عقل ناقص اور علم قلیل ہے - اس کی وسعت کو سمجھ ہی نہیں سکتی - وسعت سے مراد ہر صفت کی وسعت ہے - اس کی ذات وصفات، عزّت وعظمت، قوت وجبروت، علم وخبر، انعام واکرام، جود واحسان، رحمت ومغفرت، غرضیکہ ہر شے بہت وسیع ہے اور اس کی وسعت انسانی عقل میں ہرگز نہیں آسکتی - انسان کا علم وعقل محدود ہے - لامحدود کو کیسے سمجھ سکتا ہے - مثلاً کنویں کے چھوٹے کو سمندر کی وسعت کا کیسے ادراک ہو سکتا ہے - اگر اسے کوئی یہ سمجھانے کی کوشش کرے کہ سمندر لاکھوں میل لمبا، چوڑا اور میلوں گہرا ہوتا ہے تو یہ خبر کیوں کر اس کی سمجھ میں آسکتی ہے - بعینہٖ ہمارے لئے اللہ کی وسعت کا معاملہ ہے - یَا وَاسِعُ - یَا وَاسِعُ - یَا وَاسِعُ

اَلْحَكِيْمُ

اللہ حکیم ہے

حکیم وہ ہوتا ہے - جس کے ہر حکم میں سراسر حکمت ہو اور کوئی بھی حکم

marfat.com

حکمت سے خالی نہ ہو۔ اللہ اپنی مخلوق کے لئے جو بھی حکم جاری فرماتا ہے اس میں مخلوق کی بھلائی مقصود ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض حکم بظاہر بھلے معلوم نہیں ہوتے۔ لیکن اپنے اندر بے شمار بھلائیاں لئے ہوتے ہیں۔ ہم اللہ کی ہر حکمت کو پوری طرح نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے کہ ہماری عقل دوراندیش نہیں۔ ناانديش ہے۔ معمولی سی بات پر شکوہ و اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ صبر سے رحمت کا انتظار نہیں کرتے۔ جب تک کوئی آدمی اِن دو باتوں پر سچے دل سے یقین نہیں لاتا۔ اللہ حکیم کے کسی حکم کو بسر و چشم تسلیم نہیں کر سکتا۔ اوّل یہ کہ اللہ میرا سب سے بڑھ کر محسن و مربّی ہے لہٰذا اس کے ہر حکم میں میرے لئے بھلائی پوشیدہ ہے۔ اسے مان کر پھر اسے کسی بھی قسم کا کوئی شک نہیں رہتا کہ اس کے لئے اللہ کا کوئی حکم بھلائی سے خالی ہو۔ دوسری یہ کہ اللہ حکیم ہے اور حکیم کا کوئی بھی حکم حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ جب کسی نے ان دو باتوں کو سچے دل سے تسلیم کر لیا اس کو پھر اللہ کے ہر حکم میں راحت محسوس ہونے لگے گی انشاء اللہ

ہر شے کی حد ہوتی ہے
حکمت کی حد خاموشی ہے
جسے اللہ نے خاموشی عطا کی اسے اپنی کمال حکمت بخشی
خاموشی سراسر حکمت اور پُر از حکمت ہے

marfat.com

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مرد کا خاموش رہنا اور خاموشی پر ثابت قدم رہنا **ساٹھ** سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

نیز

فرمایا جو خاموش رہا سلامت رہا۔

گویا

خاموشی میں ہی بندہ کی سلامتی ہے

بندہ جب تک خاموش رہتا ہے کسی بھی مصیبت میں نہیں پھنستا اور جو بھی پھنسا بول کر پھنسا

اللہ تعالےٰ اپنے جس بندہ پر سب سے زیادہ مہربان ہوتے ہیں اسے خاموش رہنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں۔

بولنا اگرچہ کیسا ہی عمدہ ہو پھر بھی خاموشی سے افضل نہیں ہوسکتا۔

یہاں تک

کہ دین اسلام کی دعوۃ و تبلیغ کے میدان میں جو اثر، تاثیر اور نتیجہ

خاموش تبلیغ

سے ہوا بولنے سے نہیں ہوا۔

حضرت سرکار بابا صاحب رضی اللہ عنہ بہت کم کلام فرماتے بہت ہی کم۔ لیکن جب کسی مجمع پر نظر فرماتے سینوں میں دلوں کو تڑپا دیتے اور وہ فوراً دین کی دعوت قبول کرنے پر رضامند ہو جاتے۔ اسی طرح بر عکس

marfat.com

ہند میں انہوں نے دین کو پھیلایا۔

آپ کی نظر میں وہ تاثیر تھی جس پر پڑ جاتی بس پڑ جاتی پھر اسکے بچ نکلنے کی کوئی بھی راہ نہ رہتی۔

ہر بات میں آفت پوشیدہ ہے۔

ہم میں سے کوئی بھی بات کرتے وقت کسی بھی معاملہ میں محتاط نہیں رہتا۔ جو دل میں آتا ہے کہہ دیتا ہے اور **خاموشی** ماشاءاللہ اپنے اندر حکمت کا ایک خزانہ لئے ہوتی ہے۔

خاموشی کے حضور میں کسی کو بھی کچھ کہنے کی جسارت نہیں ہوتی ہر کوئی سننے کے لئے بے تاب ہوتا ہے۔

خاموشی **اسرار الٰہی** کی امین ہوتی ہے۔

خاموشی جب پوری طرح طاری ہو جاتی ہے **دل** بے شمار

انوار و اسرار

کا خزینہ بن جاتا ہے اور جب تک سالک خاموش نہیں ہوتا معرفت سے بیگانہ رہتا ہے۔

پرانے زمانے میں بادشاہ جب باہر کسی جنگل میں خزانے کو دفن کرنے جاتے تو دفن کر چکنے کے بعد معماروں کو بھی مار کر خزانے کے ساتھ ہی دفن کر دیتے تاکہ وہ اس دفینہ کا راز افشاں نہ کر دیں۔ معمار اگرچہ لاکھ یقین دلاتے کہ وہ کسی کو بھی اور کبھی اس دفینہ کی خبر نہ دیں گے۔

marfat.com

پھر بھی انہیں زندہ رہنے نہ دیا جاتا

اور

ان کے خاندان بادشاہوں کی کفالت میں رہتے۔

اسی طرح اللہ کے راز و نیاز انوار و اسرار کا معاملہ ہے۔

جب تک کسی سالک کی زبان گنگ نہیں ہوتی یعنی وہ باطن کے کسی راز کو ظاہر کرنے کی حقیقت سے پوری طرح واقف نہیں ہوتا اسے کسی راز کا محرم نہیں بنایا جاتا

اگر اللہ باطن کے اس معاملہ میں ایسی کڑی احتیاط نہ فرماتے تو

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ

کے مفہوم کو ہر کوئی گاتا اور سر کٹاتا پھرتا

جب کسی نے منصور کی بابت پوچھا تو جواب ملا کہ

بھولا ہوا غم یاد مت کرا

گویا عرش پر یہ قصہ اب بھی شاہی نہیں جاتا۔

ظاہری علم یہ علم ہے۔

باطنی علم کبھی کسی قلم کی نوک تک نہیں پہنچا۔ کبھی باطن بھی ظاہر ہوا۔ جو ظاہر ہوا وہ باطن نہیں ظاہر ہی کی ایک قسم ہے۔

ایک باطن ہمارے تن کا باطن ہے جسے کوئی بھی اور کسی بھی حال میں ظاہر نہیں کر سکتا۔ اسی طرح باطن کے پردے کو بھی کبھی کوئی چاک

marfat.com

نہیں کرسکتا۔

شریعت باطن کا تہ بند ہے

جو کسی بھی طرح نہیں کھولا جا سکتا۔

قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں

اور اللہ تعالےٰ وسعت والے اور خوب جاننے والے ہیں جسے چاہیں حکمت عطا کریں اور جسے حکمت دی گئی اسے ایک بہت بڑی بھلائی عطا کی گئی اور بجز اہل عقل کے کوئی نصیحت قبول نہیں کرتا (بقرہ)

جسے (میں نے) حکمت عطا فرمائی اُسے بہت سی (بھلائی) دی

حکمت سے مراد ہر قسم کی حکمت ہے دینی بھی اور دنیاوی بھی۔

جسمانی بھی اور روحانی بھی

جسے حکمت عطا ہوئی اسے گویا ہر شے عطا ہوئی اور پوری حکمت ان چاروں کی عطا ہے۔

اللہ کے بعد سب سے بڑی حکمت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوئی اور پھر اُن کے طفیل مخلوق کو بھی اس میں سے حصّہ ملا۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسا کہ سمندر سے کسی کو ایک قطرہ ملے۔

حکمت کا ہر حکم بنیادی اصولوں پہ مبنی ہوتا ہے اور ہر شے کے تمام بنیادی اصول

marfat.com

عام فہم

اور

امکانی

ہوتے ہیں

جسے ہر قسم کا آدمی اگر ذرا سی بھی رغبت کرے نہایت آسانی سے اپنا سکے۔

اسی لئے تو ہمیں حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل اطیب و اطہر جانم فدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کی اتباع کو اللہ نے اپنی مقبول اور پسندیدہ اطاعت فرمایا ہے۔

اللہ سبحانہٗ نے اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ درجہ کی حکمت عنایت فرما کر دنیا میں بھیجا اور ان کی حیاتِ طیبہ کا ہر قول و فعل سراسر حکمت اور عین حکمت پر مبنی ہے جس میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ہر عمل عاملین کے لئے

مشعلِ راہ

اور قابل اتباع ہے۔

جس کو اپنا کر اور جس پر چل کر ہمیں حقیقی کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

marfat.com

اُن کی اتباع حکمت کا سرچشمہ ہے

س نے ان کی زندگی کے ہر پہلو کی اتباع کی دونوں جہانوں میں ابدی
ادمانی پائی اور جو ان کے خلاف چلا پریشان رہا۔ گویا کچھ بھی نہ سمجھا
ور کچھ بھی نہ پایا۔

مولائے کریم روحی فداصلی اللہ علیہ وسلم کی

ساری زندگی

کا ہر پہلو

قدرتی سادگی

اور

اخلاص

پر مبنی اور قائم تھا کوئی شے بناوٹی نہ تھی اور یہ حکمت کی حد تھی جو اللہ نے
اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی۔

مولائے کریم روحی فداصلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی پہ طائرانہ
نظر ڈالی جائے تو سادگی کے بغیر کچھ نظر نہ آئے گا۔ حضورؐ کا رہن سہن نہایت
ہی سادہ تھا۔ حضورؐ کی مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی۔ جب بارش
برستی تو پانی نیچے ٹپکتا۔ مسجد میں نہ کوئی صف بچھائی جاتی، نہ دری،

marfat.com

نہ قالین نہ غالیچہ ۔ جب نماز پڑھتے پیشانی مبارک پر مٹی لگ جاتی ۔ گھ
میں ضرورت کا سامان بہت ہی سادہ ہوتا ۔ پہنے ہوئے کپڑوں کے علاو
چند ضروری کپڑوں کے سوا اور کچھ گھر میں نہ ہوتا ۔ اپنی ضرورت سے
زائد ہر شے کو محتاجوں میں تقسیم فرما دیتے ۔ گھر میں چند ضروری کھا
پکانے کے برتنوں کے سوا کوئی اور سامان نہ ہوتا ۔ اس سادگی میں یہ حکم
تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری توجہ اپنے کام کے سوا کس
اور طرف نہ بٹے ۔ اور آپ کا کام اللہ کے دین اسلام کی تبلیغ تھی
جب آپ کو بھوک لگتی جس بھی قسم کا کھانا میسر ہوتا کھا کر گزارہ کر لیتے
اور کسی پر تکلف اور لذیذ کھانے کا کبھی اہتمام نہ کرتے ۔ اگر کہیں سے
مل جاتا کھا لیتے ورنہ یونہی اللہ کا شکر کرتے ۔ آپ کی توجہ میں سے
ذرہ بھر بھی نہ رہائش کی طرف تھی نہ کھانے پینے کی طرف ۔ اس
طرح آپ تن ڈھانپنے کے لئے کپڑے پہنتے ۔ لباس سے آپ کا
مقصود ستر ڈھانپنا ہوتا ۔ آرائش و زیبائش نہ ہوتی ۔ جیسا بھی کپڑا
مل جاتا پہن لیتے اور جب تک وہ پیوند لگانے کے قابل رہتا پیوند پر پیو
لگاتے رہتے ۔ کبھی نہ بدلتے ۔ فاخرہ اور عمدہ لباس کبھی نہ پہنتے
ہم نے اپنے کسی کپڑے کو کبھی پیوند نہیں لگایا ۔

اب ذرا اس پر غور فرمائیں ۔

کیا اللہ کے ہاں رزق کی کوئی کمی تھی کہ اپنے محبوب کو اتنا کم
دیا کہ بعض مہینے یونہی گزر جاتے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وس

کے چولھے میں آگ تک نہ جلتی اور آپؐ کا کھانا کھجور اور پانی ہوتا۔ اسی طرح کیا دنیا میں کپڑوں کی کمی تھی جو آپؐ نے اتنے عمدہ کپڑے نہ پہنے۔

آپؐ کا گھر کون و مکان کے خالق و مالک کے محبوب کا گھر تھا اور اس میں زینت کا کوئی بھی سامان نہ ہوتا۔

ہم چند سنتوں پہ اکتفا کر گئے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی سنت سادگی اور مساوات ہے اور یہ دونوں ہی ہم میں نہ رہیں ان کے بغیر ہم کیوں کر سنت کے اہل کہلا سکتے ہیں۔ اسی طرح کسی نبی علیہ السلام نے کل کے لئے کوئی چیز جمع نہ کی اور ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کوئی سرمایہ جمع نہ کیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلالؓ کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ بلالؓ یہ کیا ہے؟ حضرت بلالؓ نے عرض کیا۔ ایک چیز ہے جس کو میں نے کل کے لئے جمع کیا ہے یعنی آئندہ کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس سے نہیں ڈرتا کہ اس کا بخار بنے دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن بلالؓ! اس کو خرچ کر دے اور اس عرش عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر۔

مشکوٰۃ شریف جلد اوّل ص ۴۴۵ شمار ۱۷۹۱ ترتیب شریف ص ۴۶ ۱۱۸۳

marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پہ رحمت کی گھٹائیں چھائی رہتیں
ماشاء اللہ!

جو چیز اللہ نے اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دی عین حکمت سے دی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی ہمارے لئے نمونہ کا کام دیتی ہے۔

اسی طرح اگر کسی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف یا رنج پہنچے تو اس میں اپنی بھلائی جانے۔

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّتِ النَّعِیْمِ ۝ آمین

ہر رحمت کی آغوش میں رحمت ہے۔ اگرچہ ہم اسے سمجھ نہیں سکتے

حضرت لقمان علیہ السلام کو اللہ نے حکمت بخشی تھی۔

ایک دن سیر کو نکلے۔ کسی بادشاہ کا غلام بھاگا ہوا تھا اور شاہی سوار اس کے تعاقب میں تھے۔ حضرت لقمان علیہ السلام کا رنگ سیاہ تھا ظاہری حسن و جمال بھی اتنا نہ تھا۔ معمولی لباس پہنتے اور عوام کی سی زندگی بسر کرتے۔ شاہی سواروں نے سمجھا ہو نہ ہو یہی وہ غلام ہے۔ پس انہیں گرفتار کر کے بادشاہ کی طرف لے چلے۔ حضرت لقمان علیہ السلام

marfat.com

اگر چاہتے تو اپنا تعارف کراتے اور بچ جاتے۔ آپؑ نے سمجھا اس میں کوئی حکمت ہے اور خاموشی سے ان کے ساتھ ہو لئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ غلام مل گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے محلات کی تعمیر کے کام کرنے والے مزدوروں کے ساتھ لگا دو۔ چنانچہ حضرت لقمان علیہ السّلام سال بھر مزدوری کرتے رہے۔ پھر ایک دن اصلی غلام خود بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر جان بخشی کا فریادی ہوا۔ بادشاہ نے کہا کہ وہ کون تھا جسے ایک سال پہلے میرے سوار پکڑ کر لائے تھے۔

جب بادشاہ محلّات میں گیا تو دیکھا لقمان علیہ السّلام مزدوروں میں کام کر رہے ہیں۔

کہتے ہیں بادشاہ ان کا نہایت عقیدتمند تھا۔ پاؤں پر گر پڑا۔ عرض کرنے لگا مجھے اللہ کے نام پر معاف فرما دیں۔

حضرت لقمان علیہ السلام فرمانے لگے تو نے بلا وجہ و قصور ایک سال سے میرا لہو پانی ایک کر دیا اور صرف دو حرفوں سے کیوں کر تجھے معاف کر سکتا ہوں۔

چونکہ میں نے تیری اس قید سے دو سبق سیکھے ہیں اس لئے معاف کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ مجھے عمارت بنانے کا کام نہیں آتا تھا اب میں نے سیکھ لیا۔ دوسرے مجھے غلاموں سے نرمی و شفقت برتنے کا عملی سبق حاصل ہوا۔

marfat.com

اب میں عمر بھر اپنے ہر ملازم کی راحت و آسائش کا پورا پورا خیال رکھا کروں گا۔ مجھے ایک سال میں رہ کر غلاموں کی پوری زندگی کا صحیح علم ہوا کہ وہ کس حال میں اپنی زندگی گزارتے ہیں اور ان سے مجھے کیسے سلوک کرنا چاہیئے ۔ ان دو باتوں کے سیکھنے کیلئے حضرت لقمان علیہ السلام نے ایک سال کی مشقت برداشت کی ——— ان کی زندگی کا یہ واقعہ قیامت تک آنے والی قوموں کے لئے مشعل راہ ہے۔ لیکن ہم کسی معمولی سی مصیبت میں گھر کر بھی ذرا صبر نہیں کرتے ۔

اللہ ہمیں حکمت عنائت فرمائے ۔ امین

اَللّٰھُمَّ یَا حَکِیْمُ تَحَکَّمْتَ بِالْحِکْمَتِ وَ الْحِکْمَۃُ فِیْ حِکْمَۃِ حِکْمَتِکَ یَا حَکِیْمُ ! (اے اللہ! اے صاحب حکمت : تو استوار ہے اپنی حکمت سے اور سب حکمت تیری حکمت کی استوارکاری میں ہے، اے حکیم !)

یَا وَدُوْدُ

اللہ ودود ہے

یعنی مومنین و صالحین کو نیک اعمال کی توفیق عطا فرما کر اور پھر ان کے دلوں میں اپنی محبت ڈال کر ان سے محبت کرنے والا ہے ۔ محبت کے مشہور اصول کے مطابق محبت پہلے محبوب کے دل میں پیدا ہوتی

marfat.com

ہے۔ اور پھر محب محبوب سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اسی طرح اللہ اپنے جس بندے سے محبت کرتا ہے وہی بندہ اللہ سے محبت کرتا ہے یعنی بندے کا اللہ سے محبت کرنا۔ اللہ کا بندے سے محبت کرنے کی بدولت ہوتا ہے۔ ورنہ جب تک اللہ کسی بندے سے محبت نہیں کرتا بندے بیچارے نے اللہ سے کیا محبت کرنی ہے۔ ہر فعل فاعل پر موقوف ہوتا ہے محبت کا حقیقی فاعل اللہ اور مفعول بندہ ہے۔ اللہ کی محبت میں ہر شے ہے

یَا وَدُوْدُ۔ یَا وَدُوْدُ۔ یَا وَدُوْدُ

یہ اللہ کا شکر و احسان ہی ہے جو اپنے پیدا کئے ہوئے ناچیز بندوں سے محبت کرے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

یَا وَدُوْدُ۔ یَا وَدُوْدُ۔ یَا وَدُوْدُ

اللہ کی محبت اپنے نیک و صالح بندوں کے لئے مخصوص ہے۔ اللہ ہمیں اپنی محبت عنایت فرمائیں اور ان بندوں کی محبت عنائت فرمائیں جو اللہ سے محبت کرتے ہوں اور جن سے اللہ محبت کرتا ہو۔

جو اللہ سے محبت نہیں کرتا اور جس سے اللہ محبت نہیں کرتا مومن اس سے کیوں کر اور کیسے محبت کر سکتا ہے۔

نکتہ۔ دنیا دار کی دوستی مطلب تک محدود ہوتی ہے۔ دیندار ہی دیندار کا دوست ہو سکتا ہے۔

دوستی کے میدان میں ہمیشہ دیندار ہی بازی لے جاتا رہا ہے۔ اللہ کا طالب ہی اللہ کے طالب کا طالب ہو سکتا ہے۔ جو اللہ کا طالب نہیں وہ

marfat.com

اللہ کے طالب کا کیسے طالب ہو سکتا ہے۔

یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ

اَلْمَجِیْدُ

اللہ مجید ہے

اور یہ صفت ماجد ہی کا مبالغہ ہے۔ یعنی انتہائی عزت اور بزرگی والا ہے۔ اس صفت کا اردو میں کوئی ایسا معقول لفظ نہیں جو اس کی صحیح ترجمانی کر سکے۔ مجید کا ترجمہ مجید ہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَا مَجِیْدُ تَمَجَّدْتَ بِالْمَجْدِ وَالْمَجْدُ فِیْ مَجْدِ مَجْدِكَ یَا مَجِیْدُ : (اے اللہ! اے بڑی شان والے، تو بزرگ ہوا اپنے مجد سے، اور سب شان تیری صفت مجد میں ہے اے مجید)

یَا مَجِیْدُ یَا مَجِیْدُ یَا مَجِیْدُ :

(باقی آئندہ)

اِمروز سعید سہ شنبہ ۲۹ صفر المظفر ۱۳۸۸ ہجری القدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حیّ یا قیوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

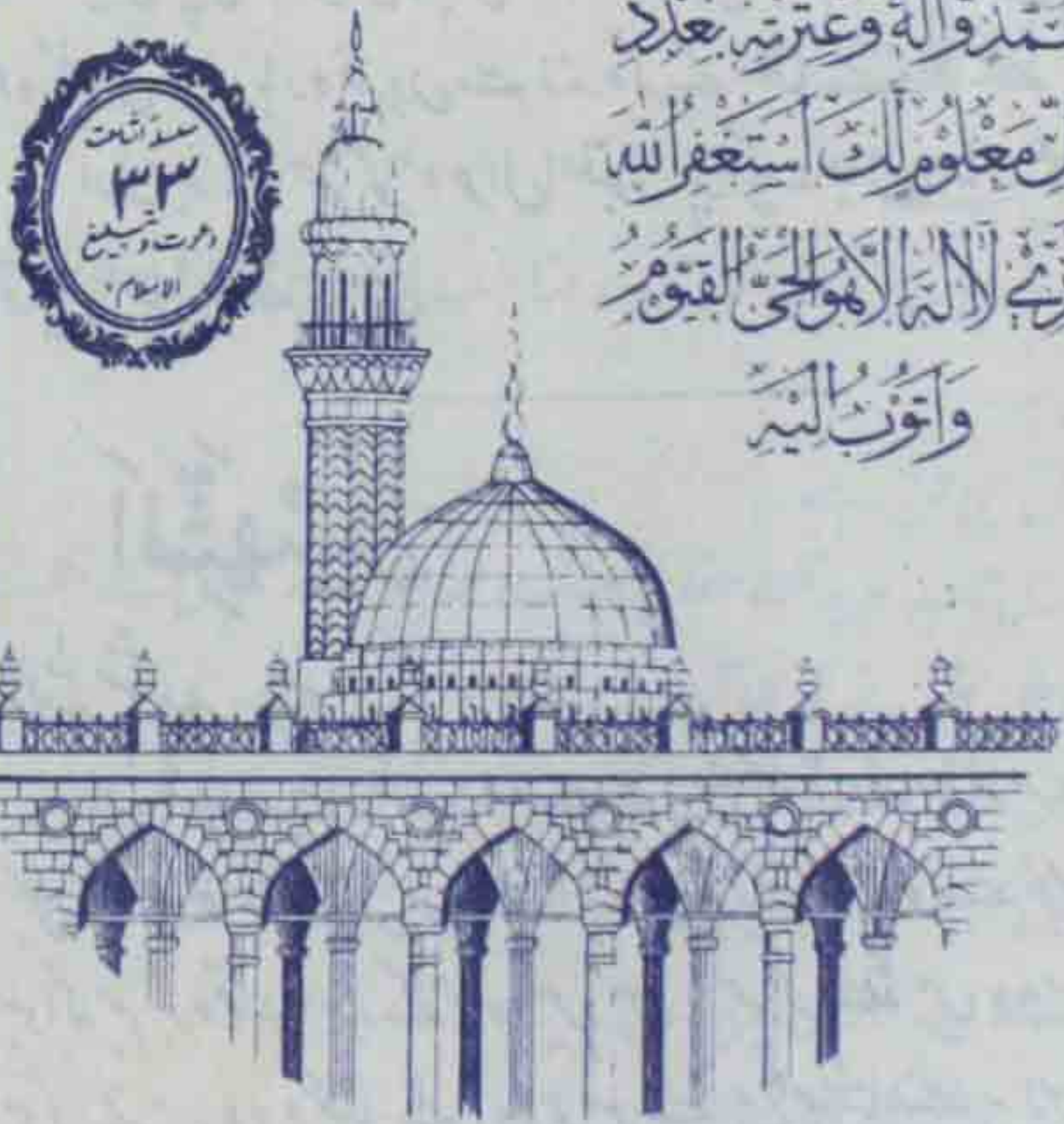

اسماء الحسنیٰ

ناشر محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام الثجاف الصحاف المقبول لمصطفین ○ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

اَلْبَاعِثُ

اللہ باعث ہے

یعنی اپنی مخلوق کی رہنمائی کے لئے انبیا علیہم السلام کو بھیجنے والا اور مخلوق کو دوبارہ قبروں سے زندہ کر کے اٹھانے والا ہے۔

اللہ سبحانہٗ احقر کو "احوال القبور" پر ایک جامع رسالہ لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

اَلشَّهِيْدُ

اللہ شہید ہے

اللہ شہید ہے۔ شہید وہ ہے جو اپنی مخلوق کے ساتھ ہر وقت جہاں بھی وہ ہو حاضر و ناظر ہو۔ اور اللہ ہی ہر شے کا گواہ ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ہم ہر وقت اللہ کے حضور میں ہیں۔ ہم جو کہتے ہیں وہ سنتا ہے۔ جو کرتے ہیں وہ دیکھتا ہے اور جو سوچتے ہیں وہ جانتا ہے۔ اس کے باوجود جو جی میں آتا ہے کہہ رہے ہیں اور کر رہے ہیں۔ جیسے کہ کوئی دیکھنے والا ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی پوچھنے والا ہوتا ہے۔ ہمارا تن حاضر ہے من حاضر نہیں۔ جو زبان پر ہے وہ دل میں نہیں جو ظاہر میں ہے باطن میں نہیں۔

marfat.com

یَا شَہِیْدُ　　یَا شَہِیْدُ　　یَا شَہِیْدُ

اللھم ارزقنی شھادۃً فی سبیلك واجعل موتی ببلد رسولك

آمین

اَلْحَقُّ

اللہ حق ہے

اردو میں کوئی ایسا موزون و مناسب لفظ نہیں جو حق کا صحیح ترجمان ہو۔

حق ہی حق ہے۔

ازل تا ابد ہر وقت حقانیت سے بھرپور ہے۔ جس کے سامنے کوئی باطل ٹھہرنے کی طاقت نہ رکھے۔

حق اسم ذات ہے اس کے سوا کوئی اور حق نہیں۔

حق کو نہ فناہ ہے نہ زوال، نہ عدم نہ تغیر اور اللہ کے سوا ہر شے فانی ہے اور زوال پذیر۔

حق باطل کی ضد ہے۔

دنیا میں ذاتِ حق کا ظہور ہر جا ہے۔ اللہ ہر وقت حق اور اللہ کے سوا خلق میں حق بھی ہے اور باطل بھی۔ لیکن جہاں حق آجاتا ہے۔ باطل گم ہو جاتا ہے۔

حق حق حق　　ھو ھو ھو

ہمارے مشائخ کرام کا قدیم نعرہ حق ہے۔ جو ہر باطل کو فناہ اور

marfat.com

حق کو اجاگر کرنے میں اکسیر کا کام دیتا ہے۔

اَلْوَكِيْلُ

اللہ وکیل ہے

وکیل کا مطلب ہے کارساز

یعنی اپنی ساری مخلوق کے تمام معاملات کو ظاہری ہوں یا باطنی، دینی ہوں یا دنیوی بخیر و احسن طریق سے سرانجام فرمانے والا ہے۔ مخلوق کے جمیع امور کا اللہ ہی وکیل یعنی کارساز ہے۔

اللہ کے سوا کسی کا بھی اور کسی بھی معاملہ میں کوئی کارساز نہیں۔ ہر کارسازی اللہ ہی کی کارسازی کی بدولت ہے۔

اللہ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو فرماتا ہے کُن تو اسی وقت اسی طرح ہو جاتا ہے۔ بندوں کا بندوں کی کارسازی کرنا اللہ ہی کے ارادے، توفیق اور حکم کی بدولت ہوتا ہے۔ جس کام کو جیسا کرنا پسند فرماتا ہے اسی طرح کے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ اگرچہ بندوں کو فعل مختار ٹھہرایا گیا ہے۔ پھر بھی ارادت الٰہی کے مطابق اپنے اپنے کام کرنے پر مامور و مجبور ہیں۔

بندوں کا رب ہی بندوں کا وکیل ہو سکتا ہے کسی اور کو اس کی قدرت نہیں مگر جس کو کہ اللہ حکم دے۔ اللہ نے اپنے حبیب اقدس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنی اس صفت سے متصف

marfat.com

فرمایا ہے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ساری خدائی کے وکیل ہیں ۔ اللہ کے حضور میں اللہ کی ساری خدائی کی وکالت کرنے والے رحمۃ اللعالمین اور شفیع المذنبین ہیں ۔

اللہ کے حضور میں گنہگاروں کی شفاعت کرکے بخشوالینا مخلوق کی سب سے بڑی وکالت ہے اور یہ اللہ نے اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عنایت فرمائی ۔

اتفاق رائے کی ایک اور عمدہ سبیل نکل پڑی ۔ الحمدللہ

سنیئے ۔

اللہ اپنی جگہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ** اور اللہ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ** ہیں ۔

اللہ اللہ ہی ہے اور حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

لیکن

ہم جب توحید کو بیان کرنے لگتے ہیں تو نبوت کے گلدستے کو بکھیر دیتے ہیں ۔ اور

جب نبوت کو بیان کرنے لگتے ہیں تو توحید کے پہاڑ کو ہلا دیتے ہیں ۔

یہ دونوں بیان نہایت نازک اور نہایت ہی لطیف ہیں ۔ ان کی احتیاط ازبس ضروری ہے ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بلند ترین مقام

محبوبیت ہے

marfat.com

"حبیب" سے بڑھ کر اور کوئی درجہ ہی نہیں جو اللہ انہیں دیتا۔
"حبیب" تمام درجات کی انتہا ہے۔
محترم! اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے جس قدر بھی کوئی

محبت

کرے کم ہے اوّل تو ہم آدابِ محبت سے ناواقف ہیں۔ اللہ ہمیں ادب و محبت کی سیدھی راہ دکھائے۔ یا حی یا قیوم

آمین

حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم واجل اطیب واطہر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی تو ہمیں یہ تعلیم دی کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا

یعنی نہیں ہے کوئی میرے سوا پس پکڑو مجھ ہی کو اپنا وکیل
پس معلوم ہوا ہر مخلوق کا ہر معاملہ میں اللہ ہی وکیل ہے اور پھر اللہ کے کمال لطف و عنایت سے اللہ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حضور میں اللہ کی ساری مخلوق کے وکیل ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

اَلْقَوِیُّ

اللہ قوی ہے

marfat.com

قوی وہ ہے جو ہر وقت ہر کسی سے طاقتور اور اس کے حضور میں ہر کوئی ضعیف و کمزور ہو۔ جس کی قوت ہمیشہ ایک سی رہے۔ کبھی کم نہ ہو اور ہر کسی پہ ہو۔

اللہ قوی اور اللہ کے سوا ہر شے ضعیف و نحیف ہے۔

اللہ نے جو قوت مخلوق کو دی ہوئی ہے عارضی ہے اور اللہ کے قبضہ میں ہے۔ جس سے جب چاہے چھین لے کسی کا کوئی عذر و دعویٰ نہ ہو۔

اَلْمَتِیْنُ

اللہ متین ہے

متین وہ ہے جو بہت ہی کمال قوت والا ہو اور جس کی قوت کو کبھی ضعف نہ ہو۔

اَلْوَلِیُّ

اللہ ولی ہے

یعنی اپنے تمام مومن بندوں کو دوست رکھنے والا' ان کی ہر مدد کرنے والا' کارسازی فرمانے والا اور انہیں ہر دشمن سے ہر وقت بچانے والا ہے۔

اللہ کافروں کا رب (تو) ہے نہ مولیٰ ہے نہ ولی۔

کیا ہمارے لئے اللہ کا ولی ہونا کافی نہیں؟ اگر اللہ کی ولایت (دوستی) ہی پہ اکتفا کیا جائے دیگر درجات و مقامات کے حصول میں وقت

marfat.com

قوت اور توجہ ضائع نہ کی جائے تو کیا خوب ہو

ہماری طلب اللہ ہے درجات نہیں ۔ اللہ کے سوا تمام درجات ہیچ و بیکار ہیں ۔ ہم یہاں درجات حاصل کرنے نہیں عجز و انکساری کا سجدہ کرنے آئے ہیں ۔ ہمارا تیرے حضور میں سجدہ ریز ہونا ہی ہمارا مقصود ہے ۔

یا حی یا قیوم

اَلْحَمِیْدُ

اللہ حمید ہے

یعنی ہر قسم کی حمد و ثنا اللہ ہی کے لئے لائق و سزاوار ہے ۔

اللہ ہی ہر قسم کے عیب و نقص سے پاک اور ہر قسم کی تعریف والا حمید مطلق ہے ۔ اس کی ذات باری کے سوا کوئی اور مخلوق حمید مطلق نہیں ہو سکتی اگرچہ ہر کسی میں کوئی نہ کوئی صفت حمیدہ پائی جاتی ہے ۔

حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم حامد و محمود ہیں اور صفتِ حمید محمود ہی کا مبالغہ ہے ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق عظیم اور مقام محمود عنایت فرمایا گیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ کے بعد صفتِ حمیدہ کے مظہر اتم ہیں ۔

مخلوق میں سے کوئی بھی ان کا ہمسر نہیں اور نہ ہی آئندہ ہوگا ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم **اوصاف حمیدہ کے عملی نمونہ**

marfat.com

تھے ۔ ان کے اخلاق و اقوال و افعال ہی سے ساری خدائی نے سبق حاصل کیا ۔ اس اعتبار سے وہ اللہ کی ساری مخلوق کے محسن اعظم ہیں ۔

اَلْمُحْصِیُ

اللہ محصی ہے

محصی وہ ہے ۔ جس کا علم کائنات کی ہر شے کو گھیرے ہوئے ہو ۔ ہر شے اس کے قبضۂ قدرت میں ہو ۔ اور کوئی بھی شے اس کے قبضہ سے باہر نہ ہو ۔ خالق کی یہ صفت محصی مخلوق میں نہیں پائی جا سکتی ۔

یَا مُحْصِیُ یَا مُحْصِیُ یَا مُحْصِیُ

مخلوق خالق کی ہر مخلوق کو نہ جان سکتی ہے نہ سمجھ سکتی ہے ۔ ہر مخلوق کا علم اور اسے احاطہ میں لانا اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے سبحان اللہ کیسی کیسی مخلوق اور کیسے گھیری ہوئی ہے ۔

یَا مُحْصِیُ یَا مُحْصِیُ یَا مُحْصِیُ

اَلْمُبْدِیُ

اللہ مبدی ہے

مبدی وہ ہے جو کائنات کی ہر شے کو پردۂ عدم سے وجود میں

marfat.com

لائے اور کسی کی نقل کا محتاج نہ ہو۔

اور یہ صفت الٰہی خالق کی کاریگری کی حد ہے۔

سبحان اللہ۔ اللہ کے سوا ہر کاری گر اپنی صنعت و حرفت میں کسی کی نقل کا محتاج ہے۔ اور اگر وہ اپنے خیال سے کوئی نئی چیز پیدا کرتا ہے تو ایک ہی چیز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہزارہا تجربات میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ پھر بھی اس میں کوئی نہ کوئی نقص باقی رہ ہی جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بندے کی بنائی ہوئی ہر چیز میں ہر وقت کوئی نہ کوئی کمی باقی رہتی ہے۔

کیسی کیسی رنگا رنگ کی چیزوں سے کائنات کی ہستی بھری پڑی ہے۔ ایک سے ایک علیحدہ اور ایک سے ایک افضل ہے۔ اور کسی کو کسی کی کسی چیز کا کوئی علم نہیں۔

عقل حیران و ششدر رہے۔

ہر شے میں خالق کا نور جلوہ گر ہے۔ کوئی بھی شے ایسی نہیں جو نہایت کمال کاریگری سے نہ بنائی گئی ہو۔ جس بھی چیز پہ نظر پڑتی ہے تیری قدرت کے جلوے نظر آتے ہیں۔

یَا مُبْدِیُ　　یَا مُبْدِیٌ　　یَا مُبْدِیٌ

بندوں کو اور

کسی چیز کا علم تو کیا ہے　　انہیں تو اپنے ہی تن من کی چیزوں کا علم نہیں۔ بڑے سے بڑا سائنس دان اسے سمجھنے سے

marfat.com

عاجز ہے کہ خوراک سے کیونکر خون پیدا ہوتا ہے اور مصنوعی آلات سے کسی بھی طرح آٹے اور چاول سے خون پیدا نہیں کر سکتے۔ یا کسی کے جسم کا کوئی حصّہ اگر کٹ جائے اس کی جگہ ویسا نہیں اُگا سکتے۔

یَا مُبْدِیُ یَا مُبْدِیُ یَا مُبْدِیُ

اور یہ صفت صمدی اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے۔ مخلوق میں نہیں ہو سکتی۔

اَلْمُعِیْدُ

اللہ معید ہے

معید وہ ہے جو کسی شے کو فنا کر کے دوبارہ اسی ہستی میں لوٹانے پر قادر ہو۔ اللہ ہمیں مارے گا اور پھر زندہ کر کے اٹھائے گا۔ اور اس کے لئے یہ کوئی بھی عجیب نہیں۔ اس لئے کہ وہ ہر شے کو ہر وقت کرنے پر قادر ہے۔ جیسے کئی بار پہلے لکھا گیا ہے۔ اللہ کا کرنا کُن کہنا ہے۔ اُسے کسی بھی تردّد اور تکلّف سے کوئی واسطہ نہیں۔ اور اللہ کے سوا ہر کسی کو ذرا سی بھی بات کے لئے بہت تکلّفات اور تردّدات سے واسطہ پڑتا ہے۔

یَا مُعِیْدُ یَا مُعِیْدُ یَا مُعِیْدُ

marfat.com

اَلْمُحْیِ

اللہ محی ہے

یعنی کون و مکان کی ہر شے کو زندہ کرنے والا ہے۔ اور اللہ کے سوا کسی اور مخلوق میں یہ صفت نہیں پائی جاتی کہ کسی چیز کو زندہ کرے۔ کس طرح دانے کو مٹی میں گال کر اُگاتا اور پھر اسے پروان چڑھاتا ہے۔ کیسے کیسے خوشبودار پھول اور لذیذ میووں سے بھرپور کرتا ہے۔ ساری خدائی کے سائنس دان مِل کر بھی کسی چیز کو زندگی بخشنے پر قادر نہیں ہو سکتے۔

اہلِ فکر حضرات کے لئے ایک اہم نکتہ

کس طرح بیج اپنی ہستی کو مٹی میں گم کر کے اگاتا ہے۔

جب تک دانہ مٹی میں مِل کر مٹی نہیں ہوتا پودے کی شکل اختیار نہیں کرتا زمین کی سطح پہ پڑا ہوا دانہ کبھی پودا نہیں بن سکتا۔ یا تو اسے کوئی جانور اٹھا کر کھا لے گا یا پھر گرم اور سرد ہوائیں اس کو جلا کر ختم کر دیں گی۔

بعینہٖ

ہمارا معاملہ ہے

جب تک ہم دانے کی طرح مٹی میں مٹی نہیں ہوتے اور توحید کے

Marfat.com

نُور کو دِل کے پردوں میں نہیں چھپاتے توحید کا پودا کبھی اُگ نہیں سکتا۔
اگرچہ کوئی لاکھ ختین کرے۔

اَلْمُحْیِ

نے اپنی صفت محی سے اپنی ہر جاندار مخلوق کی ضمیر کو آگاہ فرمایا۔
مثلاً مرغی اپنی فطرت ہی کے مطابق انڈے دیتی اور پھر ان پر پورے اکیس ۲۱ دن بیٹھ کے سیتی ہے۔ اتنے دن چند منٹوں کے علاوہ ان سے علیٰحدہ نہیں ہوتی۔

مرغی کو کس نے سکھایا کہ وہ اکیس ۲۱ دن اپنے انڈوں پہ بیٹھ کر انہیں پروں کی گرمی پہنچائے۔ تاکہ انڈوں سے بچے بن کر نکلیں۔
اسی طرح ہر جانور کو اپنے اپنے بچوں کو پیدا کرنے اور پالنے کی صلاحیت کس نے سکھلائی!

المحیی نے!!

خود زندہ کرتا ہے لیکن زندہ کرنے کا طریق اپنی مخلوق کو ودیعت فرما دیا تاکہ ارادتِ ازلی کے ماتحت ہر جاندار اپنی اپنی منزل پہ گامزن رہے۔

جنسیات

انسان کے سوا ہر جاندار۔ قدرتی نظام کے ماتحت اور انسان اپنی

marfat.com

خواہش کے ماتحت جنسیات میں مصروف ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان اپنی صحت برقرار نہیں رکھ سکتا۔ اور ہر وقت طرح طرح کی امراض میں مبتلا رہتا ہے۔ اگر دیگر جانوروں کی طرح انسان بھی اس معاملہ میں محتاط ہوتا تو عمر بھر اپنی صحت برقرار رکھتا۔

خون کے جوہر کی حفاظت صحت کا وہ ستون ہے جس کے بغیر کوئی آدمی اپنی صحت قائم نہیں رکھ سکتا۔

ہر مفکر نے اس خون کے جوہر ہی کی حفاظت کی بدولت بیشمار انسانی کارآمد ایجادات کیں۔

اگر کوئی خون کے اس جوہر کی کماحقہٗ حفاظت کرے تو بے شمار انسانی کارآمد ایجادات کا موجد ہو۔

واضح ہو کہ خون کے جوہر کی کمی کو کوئی خوراک کبھی پورا نہیں کر سکتی اگرچہ کیسی ہو اور کتنی ہو۔

معدہ کے تمام امراض اس کمی ہی کی بدولت ہیں۔ اسی طرح تمام جسمانی اعصاب اس سے متاثر ہو کر قبل از وقت ضعیف و ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

جس مادے میں انسانی تخلیق کے جملہ جواہر موجود ہوں اگر اسے روکا جائے تو انسان کے بجائے انسان کے دماغ سے انسانی کارآمد ایجادات کا ظہور ہو۔ ماشاء اللہ

marfat.com

زندگی کے ہر شعبہ کی کامیابی کا انحصار صحت پہ اور صحت کا خون کے جوہر کی حفاظت پہ موقوف ہے۔

اَلْمُمِیْتُ

اللہ ممیت ہے

یعنی مخلوق کو (زندہ کرتا اور پھر) مارتا ہے۔

اللہ کے سوا کوئی کسی کو مار نہیں سکتا۔ (یہ جو قتل کی واردات ہوتی ہیں ان کا قتل ہونا تقدیر میں اسی طرح لکھا ہوتا ہے)

ورنہ اللہ ہی زندہ کرتا ہے اور

اللہ ہی مارتا ہے۔

اگر مخلوق مخلوق کو مارنے پہ قادر ہوتی تو قدرت کے قبضہ میں کیا رہتا؟

حیات وممات کا خالق ومالک اللہ ہے۔ کسی اور کو ان پہ کوئی قدرت حاصل نہیں۔

اللہ کے بغیر نہ کوئی کسی کو زندگی بخش سکتا ہے اور نہ ہی مار سکتا ہے۔

یَا مُمِیْتُ یَا مُمِیْتُ یَا مُمِیْتُ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

یہ اسمِ اعظم

بندے گنہگار کا سب سے بڑھ کر محسن و مربّی

اور فریادرس ہے

بندہ ناکارہ اور یہ کاغذ بیچارہ

کیونکر

اس اسم اعظم کے اسرار و انوار کا متحمّل ہو

سکتا ہے

پھر بھی

یہ دونوں صفات ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں

جو حیّ ہے وہ قیّوم بھی ہے

اور قیّوم وہی ہے جو حیّ ہے

بلبل کی چہک میں
پھولوں کی مہک میں
چاند کے روپ میں
سورج کی دھوپ میں
سونے کی دمک میں
بجلی کی چمک میں
مہر کی لہر میں
جلال کے قہر میں
سازگی کی تار میں
پانی کی دھار میں
سلطان کے جبر میں
فقیر کے صبر میں
دریا کے شور میں
ہوا کے زور میں
رات کے اندھیر میں
بحر کے گھمبیر میں
آنکھ کے نور میں
دل کے سرور میں

marfat.com

چنبیلی کی کلی میں
عنبر کی ڈلی میں
چڑیوں کی چہچہاہٹ میں
پتّوں کی سرسراہٹ میں
محبوب کے جمال میں
محبّ کے جلال میں
لاالٰہ کی ہستی میں اور
الااللہ کی مستی میں

یاحیّ یاقیّوم ہی کا سرمدی نُور جلوہ گر ہے

حیّ وہ ذات ہے جو ہمیشہ سے ہو
اور ہمیشہ کے لئے ہو جسے کبھی فنا نہ
ہو اور
جس کے بغیر کسی عالم کا زندہ رہنا ناممکن ہو۔
اللہ حیّ ہے اور کائنات کی ہر شے کو حیات بخشنے والا
ہے۔
ہر شے میں حیات ہے اور ہر شے **اللہ** ہی کی صفت

حیّ سے زندہ ہے۔

اللہ قیّوم ہے

قیّوم وہ ہے جو اپنے قیام میں کسی دُوسرے کا محتاج نہ ہو لیکن ہر کوئی قائم رہنے کے لئے اس کا محتاج ہو۔

یہ دونوں صفات اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ اللہ کے سوا نہ کوئی حیّ ہو سکتا ہے اور نہ قیّوم۔

لیکن

ہر شے میں حیّ اور قیّوم کا نُور ہر وقت جلوہ گر ہے اور کوئی بھی شے اس سے کبھی خالی نہیں۔

ہر شے حیّ سے زندہ اور قیّوم سے قائم ہے

یا حیّ یا قیّوم ——— یا حیّ یا قیّوم

یا حیّ یا قیّوم

○

اَلْوَاجِدُ

اللہ واجد ہے

اور واجد وہ ہے جس کے حضور میں ہر شے ہر وقت حاضر ہے اور کوئی بھی شے اور کسی بھی وقت غائب نہ ہو اور یہ حقیقت

marfat.com

اللہ ہی کے لئے مخصوص ہے۔

یا واجد　　یا واحد　　یا واجد

اَلْمَاجِدُ

اللہ ماجد ہے

یعنی اللہ نہایت ہی بزرگی اور عزّت وعظمت والا ہے۔

یَا مَاجِدُ　　یَا مَاجِدُ　　یَا مَاجِدُ

اَلْوَاحِدُ

اللہ واحد ہے

ہمیں ہمارے مولائے کریم حضور اقدس واکمل جنابِ رسُولِ اکرم واجمل اطیب واطہر

محمّدٌ رسُولُ اللہ

روحی فداہ صلوٰت اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم فرمائی کہ

اللہ واحد ہے اور واحد وہ ہوتا ہے

marfat.com

جس کا کوئی شریک نہ ہو
کوئی ثانی نہ ہو اور
کوئی ہمسر نہ ہو
اپنی ذات میں اور
اپنی صفات میں
یکتا و بے مثل ہو
جو چاہے کرے اسے کوئی روکنے والا نہ ہو اور اس کے بغیر
کوئی دُوسرا کچھ بھی کرنے پر کوئی قدرت نہ رکھتا ہو۔
جسے چاہے جب چاہے روک دے لیکن
اسے کوئی روک نہ سکے اور کبھی روک نہ سکے

واحد وہ ذات ہے جو کسی بھی معاملہ میں کسی غیر کی محتاج نہ ہو لیکن ہر کوئی ہر معاملہ میں کلیتاً اس کا محتاج ہو

اپنی ساری خدائی کی ہر حاجت کو روا
کرنے والا واحد قاضی الحاجات ہے

یعنی ہر مخلوق کی جن ہو یا انسان درند ہو یا چرند، پرند ہو
یا خزند

ہر حاجت

marfat.com

کو پُورا کرنے والا ہے اور اس کے سوا کوئی کسی کی کسی حاجت کو پُورا نہیں کر سکتا۔ مگر اس کے حکم سے جب تک اس کی طرف سے کسی کو حکم نہیں ملتا۔ کوئی کسی کو کچھ نہیں دے سکتا۔

ہر کوئی اسی کے کرم کا محتاج اور اسی کے در کا فقیر ہے۔
اپنی ہر مخلوق کی فریادوں کو سننے والا

اور

ہر سائل کے سوال کو پُورا کرنے والا

واحد

قاضی الحاجات ہے

مسبّب الاسباب
محلّ المشکلات
دافع البلیّات
منزّل البرکات
رافع الدّرجات
کاشف المہمّات
شافی الامراض

marfat.com

امان الخائفین اور
خیر الرازقین ہے
ہر شے کا دینے والا اور نہ دینے والا

وہی

ہے۔ جسے جو دیا اس نے دیا اور اس کے حکم سے دیا گیا

یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ

اس کی وحدانیت میں کسی کو بھی کوئی دخل نہیں۔ اس کے سوا
اے جانِ من
نہ کوئی دوسرا رب ہے اور نہ ہی ہم کسی اور کے بندے ہیں
وہی ہمارا رب، وہی ہمارا مالک اور وہی

ہمارا **الٰہ** ہے

اور ہم ہر طرف و جانب سے کلیتاً منہ موڑ کر تن و من سے اپنے

اِلٰہ

ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اسی میں ہمیں پوری

امان

حاصل ہو سکتی ہے۔

marfat.com

یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ

اَلصَّمَدُ

اللہ صمد ہے

صمد وہ ہے جو ہر کسی سے بے نیاز ہو
لیکن ہر کوئی اس کا نیاز مند ہو

بندہ نیاز مند اور تُو اے میرے رب
بے نیاز ہے

بندہ تیرا نیاز مند ہو کر ہی ماسوا سے بے نیاز ہے

جب تک بندہ تیرا نیاز مند نہیں ہوتا۔ تیری دُنیا میں ماسوا
سے کبھی بے نیاز نہیں ہو سکتا

تیری نیاز مندی میں ہی بندہ کی بے نیازی ہے

تیرا نیاز مند تیرے سوا ہر شے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔
بندے کی بے نیازی تیری نیاز مندی میں ہے اے بے نیاز!

marfat.com

بندے کی بے نیازی بندگی کا سب سے بڑا

نازہے

یعنی بندہ ایک بے نیاز کا نیاز مند ہو کر کون و مکاں کی ہر شے سے مستغنی و بے نیاز ہو جاتا ہے۔ محض اس ناز پہ کہ وہ ایسے رب کا بندہ ہے جو

احد ہے اور بے نیاز ہے۔

یہ تین صفات ذاتی ہیں

- **اللہ**
- **احد** اور
- **صمد**

اللہ احد ہے اور احد صمد ہے

اور یہ تینوں صفات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ کوئی مخلوق اس کا دعوےٰ نہیں کر سکتی جو **احد** ہے وہ **صمد** بھی ہے، **احد** ہی **صمد** اور **صمد** ہی **احد** ہو سکتا ہے۔

اسی طرح قرآن کریم میں (سورۂ اخلاص میں) اللہ سبحانہٗ اپنا تعارف آپ کراتا ہے کہ

اللہ احد ہے اور اللہ صمد ہے

marfat.com

اَلْمُقْتَدِرُ

اللہ مقتدر ہے

اور یہ قادر ہی کا مبالغہ ہے۔ یعنی کائنات کی ہر شے کو ہر وقت اپنے قبضۂ قدرت میں مقدور رکھنے والا ہے اور کوئی بھی شے اور کسی بھی وقت اس کے ارادہ، حکم اور توفیق کے بغیر کسی بھی حرکت و سکنت پر کوئی قدرت نہیں رکھتی۔

یَا مُقْتَدِرُ یَا مُقْتَدِرُ یَا مُقْتَدِرُ

اَلْمُقَدِّمُ

اللہ مقدّم ہے۔

مقدّم وہ ہے جو اپنی مخلوق میں سے بعض کو بعض پر مقدم رکھتا ہے اور کل کائنات میں ہر کسی کو ایک کو دوسرے پر فضیلت بخشنے والا ہے۔

یَا مُقَدِّمُ یَا مُقَدِّمُ یَا مُقَدِّمُ

اَلْمُؤَخِّرُ

اللہ مؤخّر ہے

اور مؤخر وہ ہے جو مقدم کی طرح بعض کو بعض سے مؤخر کرتا ہے۔

marfat.com

جسے چاہے اپنے سے دور فرمائے ۔ اسی طرح بندوں کے گناہوں پر ڈھیل دیتا ہے یعنی عذاب میں تاخیر کرنے والا ہے ۔

یَا مُؤَخِّرُ یَا مُؤَخِّرُ یَا مُؤَخِّرُ

اَلْاَوَّلُ

اللہ اوّل ہے

اوّل وہ ہے جس کی ابتدا کی کوئی انتہا نہ ہو اور نہ ہی اس کے آغاز کا کسی کو علم ہو کہ کب سے ہے اور وہ صرف اللہ ہی ہے ۔ اللہ کے سوا کوئی اور اول نہیں ۔

یَا اَوَّلُ یَا اَوَّلُ یَا اَوَّلُ

اَلْاٰخِرُ

اللہ آخر ہے

آخر وہ ہے جو کبھی فنا نہ ہو اور ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے ۔ اللہ کے سوا ہر شے فانی اور اللہ ہی ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اور اس کی آخرت کی کوئی انتہا نہیں ۔

یَا اٰخِرُ یَا اٰخِرُ یَا اٰخِرُ

marfat.com

اَلظَّاهِرُ

اللہ ظاہر ہے

کائنات کی ہر شے میں اللہ ہی کا نور جلوہ گر ہے۔ کسی بھی شے کا اپنا کوئی وجود نہیں۔ ہر شے کا موجود کرنے والا اللہ ہے۔

اور یہ آگے کئی بار تفصیلاً لکھا جا چکا ہے کہ کائنات کے ہر ذرّے میں کائنات کے خالق کا نور جلوہ گر ہے۔ اور خالق اپنی مخلوق میں ایسے پوشیدہ ہے جیسے کہ گنے میں گڑ۔ اور کوئی بھی شے اس سے خالی نہیں۔ جو ظاہر میں اللہ کے نور کا مشاہدہ نہیں کر سکتا وہ باطن میں بھی نہیں کر سکتا۔

جب تک اللہ کسی کے دل سے غیریت کا پردہ نہیں اٹھاتا کوئی سالک ظاہر میں اللہ کے نور کو نہیں دیکھ سکتا۔ ہر شے میں اللہ کا نور جلوہ گر ہے اور ہر شے ہی اللہ کے نور سے زندہ، قائم اور متحرک ہے

ظاہر میں باطن پوشیدہ ہے

ہر شے کے ظاہری وجود میں باطنی نور جلوہ گر ہے

گویا

ہر شے کے ظاہری وجود کا انحصار باطنی نور پر موقوف ہے۔

یا ظاہر یا ظاہر یا ظاہر

---

marfat.com

اَلْبَاطِنُ

اللہ باطن ہے

باطن وہ ہے جسے یہ آنکھیں کبھی نہیں دیکھ سکتیں اور نہ ہی فہم وادراک میں آسکتا ہے۔

اور یہ چاروں صفات اوّل وآخر، ظاہر و باطن اللہ ہی کے لئے ہیں اللہ کے سوا کوئی مخلوق نہ اوّل ہے نہ آخر ہے نہ ظاہر ہے نہ باطن۔

یَا بَاطِنُ یَا بَاطِنُ یَا بَاطِنُ

اَلْوَالِیُ

اللہ والی ہے

والی وہ ہے جو اپنی ہر مخلوق کا والی ہو۔ یعنی اس کی ہر شے کا ضامن و ذمہ دار ہو۔ ہر شے کے کرنے اور نہ کرنے کا مالک ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کسی کا والی نہیں

یَا وَالِیُ یَا وَالِیُ یَا وَالِیُ

اَلْمُتَعَالِیُ

اللہ متعالی ہے

marfat.com

یعنی بہت ہی بلند، عزّت و عظمت والا اور ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔

یَا مُتَعَالِیُ یَا مُتَعَالِیُ یَا مُتَعَالِیُ

اَلْبَرُّ

اللہ برّ ہے

برّ وہ ہے جو اپنی مخلوق پر ہر قسم کی بھلائی اور احسان و انعام فرمانے والا ہے۔ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے جتنی چاہتا ہے ایک دوسرے سے بھلائی کرنے کی توفیق بخشتا ہے۔

اور ہر بھلائی کی توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

یَا بَرُّ یَا بَرُّ یَا بَرُّ

(باقی آئندہ)

امشبِ سعید : دوشنبہ ۶ ربیع الاول ۱۳۸۸ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

دار الاحسان

سلسلہ اشاعت ۳۴
دعوت و تبلیغ اسلام

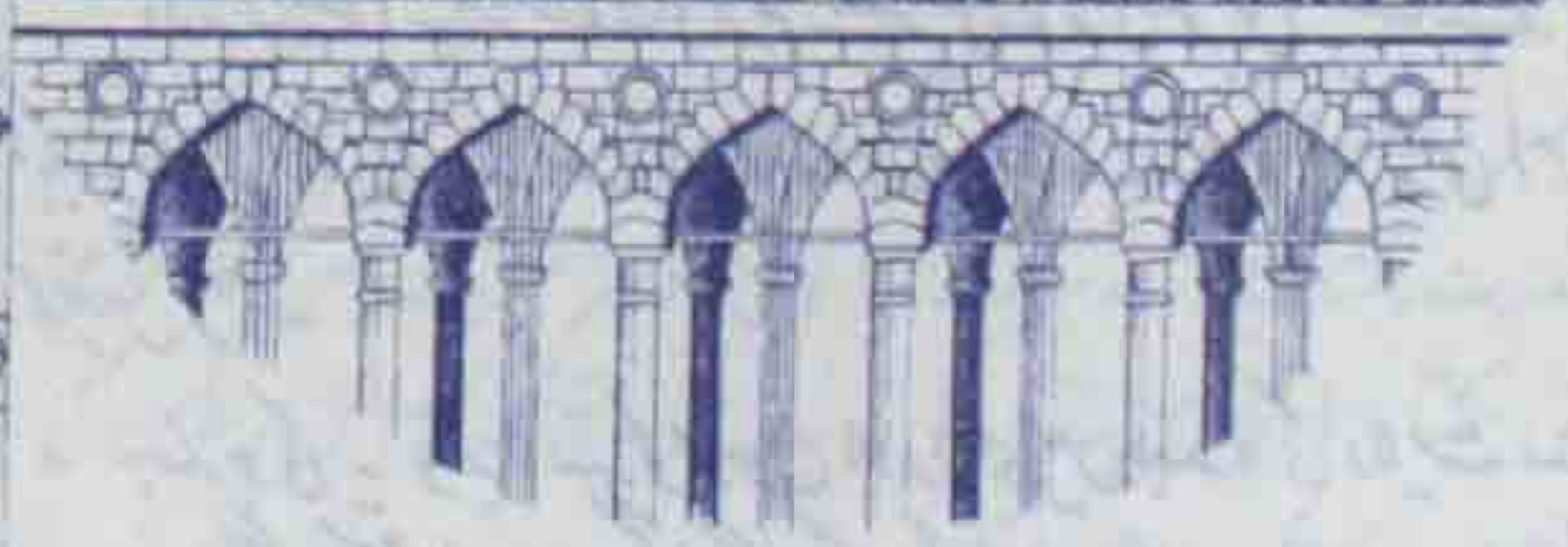

اسماء الحسنیٰ

از: محمد برکت علی لودھیانوی مدنی عفی عنہ

المقام الثجاف الصحاف المقبول لمصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

اَلتَّوَّابُ

اللہ توّاب ہے

اپنے بندوں کو توبہ کی توفیق دینے والا اور توبہ کو قبول فرمانے والا ہے۔ بندہ جب گناہ کرتا ہے پھر اللہ اسے توبہ کی توفیق بخشتا ہے بندہ توبہ کرتا ہے اور اللہ اسے بخش دیتا ہے۔ پھر جتنے دن اللہ چاہتا ہے بندہ گناہ سے باز رہتا ہے۔

بندہ پھر گناہ کرتا ہے اور اللہ پھر اسے توبہ کی توفیق بخشتا ہے۔ بندہ توبہ کرتا ہے اور اللہ پھر اس کی توبہ کو قبول فرما کر بخش دیتا ہے۔

اسی طرح ہر بندہ کی زندگی گزرا کرتی ہے۔

اللہ جسے اپنے لطف و کرم سے سچی توبہ کی توفیق بخشتا ہے پھر وہ ایک بار توبہ کر کے ندامت کا لبادہ اوڑھ لیتا ہے اور پھر کبھی اس گناہ کو نہیں کرتا۔

بندہ کی یہ توبہ اللہ کو مقبول اور اسی میں بندہ کی ولایت ہے

گناہ کو بُرا جان گنہگار کو بُرا مت جان

ایک قدسی حدیث میں اللہ فرماتا ہے۔ اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں ہلاک کر دیتا۔ اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لاتا جو بہت سے گناہ کرتی اور اللہ سے توبہ کرتی اور اللہ اسے بخشتا۔ واضح ہو کہ اس سے مقصود گناہ کی ترغیب نہیں بلکہ اپنی مغفرت کا اظہار ہے۔

marfat.com

اللہ کے حضور میں اس طرح توبہ کرو ۔ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حی یا قیوم یا ذالجلال والاکرام ۔

تو میرا رب وحدہٗ لاشریک اور میں تیرا گنہگار بندہ ہوں ۔ میں اپنے ہر گناہ کا جو بھی مجھ سے ہوا اور میرے نامۂ اعمال میں درج ہے اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے ہی کیا اور سچے دل سے پکی توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ پھر ایسا کبھی نہ کروں گا ۔ میں سچے دل سے تیری ذات و صفات میں کسی کو بھی تیرا شریک نہیں ٹھہراتا ۔ میرے گناہ اگرچہ ریت کے ذروں سے بھی زیادہ ہیں لیکن تیری مغفرت کے آگے کوئی وقعت نہیں رکھتے ۔ تو مجھ سے اپنے حبیب اقدس جناب رسول اکرم واجل اطیب واطہر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے درگزر فرما ۔ میری توبہ کو قبول فرما اور مجھ کو بخش دے ۔ یا حی یا قیوم ۔ آمین ۔

تو میرا رب ہے ۔ وحدہٗ لاشریک ۔ اور میرے گناہوں کو بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہے اور تیرے سوا کوئی دوسرا میرے کسی گناہ کو کبھی نہیں بخش سکتا ۔ اور میری یہ توبہ پکی توبہ ہے ۔ تو مجھ کو اس پر چٹان کی سی استقامت بخش ۔ یا حی یا قیوم ۔ آمین

بندہ تیری رحمت کا امیدوار ہے تو مجھ پہ اپنی رحمت نازل فرما کر میرے تمام احوال درست فرما ۔ یا حی یا قیوم ۔ آمین

اور یہ تیرے لئے کوئی بھی مشکل نہیں ۔ اس لئے کہ تیرا کرم مکمل اور تو کریم بے مثال ہے ۔

marfat.com

یا اکرم الاکرمین ۔ یا اکرم الاکرمین یا اکرم الاکرمین
تیرے کرم ہی سے بندے کو توبہ کی یہ توفیق ملی ۔ بندہ کو توبہ پہ
استقامت بخش ۔ یا حی یا قیوم ۔ امین

یَا کَرِیْمُ اعْفُ عَنَّا یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ

توبہ کے ایمان افروز واقعات میں سے ایک یہ ہے
کہ ہمارے خواجۂ خواجگان حضرت

فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالےٰ عنہ

اوائل عمر میں ڈاکوؤں کے سردار تھے لیکن اس کے باوجود
نفلی روزے بھی رکھتے تھے اور نفلی نمازیں بھی پڑھتے تھے،
اور اپنا لباس بھی فقیرانہ رکھتے تھے۔
ایک دن ایک قافلے پر حملہ آور ہوئے اور خود ایک
جگہ درویشانہ صورت میں بیٹھے رہے۔
قافلہ کے سردار نے سمجھا کہ یہ کوئی درویش فقیر ہے۔ چلو
میں اپنی پونجی بطور امانت ان کے پاس رکھ دیتا ہوں جب
حملہ ختم ہوجائے گا ان سے اپنا یہ مال لے لوں گا یہ سوچ کر
انہوں نے اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیلی ان کی خدمت میں
پیش کردی اور خود بھی پاس ہی بیٹھ گئے۔
تھوڑی دیر بعد کیا دیکھا کہ ڈاکو قافلے کا لوٹا ہوا مال

marfat.com

لاکر اُن کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔
سوداگر بڑا پچتایا کہ جسے میں نے درویش سمجھ کر اپنا مال آپ دیا ہے وہ تو ڈاکوؤں کا سردار ہے۔
اس پہ اُنھوں نے سوداگر کو یہ فرمایا کہ میں نے تیرا مال نہیں رکھنا اس لئے کہ تو مجھ سے نیک گمان رکھتا ہے اسی اثنا میں ایک آدمی ایک اُونٹ پہ قرآن کی کوئی آیت پڑھتا ہوا جا رہا تھا جس کا مطلب کچھ اس قسم کا تھا کہ کیا بندے کے لئے وہ وقت نہیں آیا کہ وہ توبہ کرے۔
یہ سُن کر اُن پہ رقت طاری ہو گئی حالت بدل گئی رحمت کی جگہ رحمت کی گھٹائیں چھا گئیں اور آپ نے تمام ڈاکوؤں کو بُلا کر چھٹی دے دی اور کہا کہ آج کے بعد میں نے پھر کبھی یہ کام نہیں کرنا اور نہ ہی دُنیاوی اُمور میں کوئی حصّہ لینا ہے اور یہ میری پکّی توبہ ہے اور جب تک میری جان میں جان رہے گی اس پہ قائم اور کاربند رہوں گا۔
ایک دُوسرے سے جب "بوُنا چلنا" مُعاف کرانے لگے تو ایک یہودی نے کہا کہ وہ اُنہیں صرف ایک ہی بات پہ مُعاف کر سکتا ہے وہ یہ کہ ریت کے اس ٹیلے کو اُٹھا کر اُدھر پھینک دے۔ کہتے ہیں اسی وقت آندھی کا ایک طوفان آیا اور آن کی آن میں ریت کے اس ٹیلے کو اُڑا کر

marfat.com

کہیں کا کہیں لے گیا۔

اس یہودی نے ایک بوریا میں مٹی ڈال کر حضرت فضیل رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سونے کی وہ بوریا لادو۔

جب حضرت فضیل رضی اللہ عنہ وہ بوری اٹھا کر لائے وہ سونے سے بھری تھی۔

یہودی ان کے پاؤں پر گر پڑا اور کہا:۔

فضیل بے شک تیری توبہ پکی اور سچی ہے۔ میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ اگر کوئی آدمی سچے دل سے پکی توبہ کرلے تو اس کی یہ پہچان ہے کہ:۔

اگر کسی پہاڑ کو حکم دے کہ وہ اپنی جگہ سے ہل جائے تو وہ فوراً ہل جائے۔

اگر وہ مٹی کو کہے کہ سونا ہے۔ سونا بن جائے۔

میں نے تیری توبہ کی آزمائش ہی کے لئے یہ دونوں باتیں کہیں۔ تیری توبہ بے شک سچی اور پکی ہے۔

فضلے دنیا میں بندے اتنے ہی توبہ کے قصے ہیں اور توبہ کی کتاب کا آخری قصہ بھی قابلِ غور ہے۔

حضرت سرکار والا شان نے جس رات توبہ کی اسی رات یہ شان پائی۔ مدظلہ العالی۔

marfat.com

اَلْمُنْتَقِمُ

اللہ منتقم ہے، یعنی انتقام لینے والا۔

بندہ بیچارہ عاجز و مسکین ضعیف و ناتواں اللہ کے بدلے کی کہاں تاب لا سکتا ہے۔

اللہ معاف کرنے والوں کو پسند کرتا اور بندوں کو ایک مدت تک ڈھیل دیتا رہتا ہے

بڑی سے بڑی نافرمانی پر فوراً ہی نہیں پکڑتا، بلکہ بار بار نافرمانیوں پر درگذر فرماتا رہتا ہے لیکن اس کے برعکس جب بندہ

حد سے گذر کر حد

کو توڑ دیتا ہے پھر بھی متعدد بار انسان کو سمجھایا اور عذاب سے ڈرایا جاتا ہے

لیکن

جب کسی بھی بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور نافرمانی اور سرکشی کو دعوت دیتا ہے اور اس وقت اُسے اگر نہ روکا جائے تو وہ نظام کائنات پہ بُری طرح سے اثر انداز ہوگا پھر عبرت عامہ کے لئے بندے پہ اللہ کا عذاب آتا ہے

marfat.com

اور انسان کو پتہ چلتا ہے کہ خُدائی گرفت کیا ہے؟ توبہ۔توبہ اللہ تعالےٰ ہر انسان کو ایسی سرکشی سے محفوظ رکھے۔ جو اس کے عذاب کا سبب بنے۔

اللہ کی گرفت

اللہ کا عذاب

توبہ توبہ اللہ محفوظ رکھے۔ اس کی گرفت بڑی مضبوط ہے بڑی درد دینے والی اور بڑی ہی سخت ہے۔ کوئی بھی بندہ اللہ کی ذرا سی پکڑ کی بھی تاب نہیں لا سکتا۔

سُبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفراللہ

یا حی یا قیوم

برحمتک استغیث اصلح لی شأنی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ

عین۔ آمین

بندے کا بندے سے انتقام لینا بھی کوئی

جوانمردی

ہے البتہ بندے کا بندے کو

مُعاف

کر دینا بے شک اعلےٰ درجہ کی جوانمردی ہے۔

marfat.com

اَلْعَفُوُّ

اللہ عفو ہے

اور یہ بندہ پروری کی حد ہے۔
عفو یعنی درگذر فرما کر معاف کرنے والا ہے۔ اَلْمُنْتَقِمُ کے بعد عفوٌ کا ذکر ضروری تھا۔ یعنی اللہ کافروں اور دشمنوں سے اپنی نافرمانی اور سرکشی کا انتقام لینے والا ہے ہر کسی سے نہیں اور یہ کہ وہ حقیقتاً عفوٌ ہے۔ یعنی معاف کرنے والا۔ حتی الامکان بندوں کے گناہوں کو مٹاتا اور بخشش فرماتا رہتا ہے

یا اَللّٰہُ

تو مجھ سے اور ہم سب سے درگذر فرما ہم میں سے کوئی بھی تیری ذرا سی بھی پکڑ کی تاب نہیں لا سکتا۔
ہمارے گناہ خواہ کتنے ہوں تیری رحمت کے آگے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ تو ہماری پردہ پوشی فرما اور ہمیں بخش دے۔

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ

آمین۔

marfat.com

اَلرَّءُوْفُ

اللہ رؤف ہے

رؤف یعنی بہت ہی زیادہ رحمت والا اپنی مخلوق پر کمال شفقت فرمانے والا رؤف رحیم ہے

ہمارے آقائے نامدار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ نے اپنی ان چار خصوصی صفات سے متصف فرمایا، اور یہ عنایت کی حد ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

جواد ہیں

کریم ہیں

رؤف ہیں اور

رحیم ہیں

اپنی امت پر کمال شفقت و رحمت فرمانے والے اور کفار اور ایذا پہنچانے والوں سے درگذر فرما کر معاف کرنے والے ہیں۔

سیدنا رؤف صلے اللہ علیہ وسلم

سیدنا رحیم صلے اللہ علیہ وسلم

سیدنا کریم صلے اللہ علیہ وسلم

سیدنا جواد صلے اللہ علیہ وسلم

marfat.com

مَلِکُ الْمُلْکِ

اللہ مالک الملک ہے

ہر مُلک اللہ کی مِلک اور ہر مُلک کا مالک اللہ ہے۔
اللہ جسے چاہتا ہے اپنے مُلک کی سرداری بخش دیتا ہے
اور جس سے جب چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔
نہ کسی کو دیتے وقت کسی سے کوئی صلاح لے کر
دیتا ہے اور نہ کسی سے چھینتے وقت کسی سے پُوچھ کر
چھینتا ہے۔ ساری دُنیا اور جو کچھ بھی اس میں ہے اللہ
کا مِلک ہے اور اللہ ہی اس مِلک کا واحد مالک ہے۔
دُنیا کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے لوح پیدائی
اور پھر قلم کو حُکم دیا کہ لکھ اور جو کچھ قیامت تک ہونے
والا ہے سب کچھ لکھا جا چکا ہے۔
دُنیا میں جتنے مُلک ہیں سب کا فرمانروا ازل سے خود
خُدا ہی رہا۔ اور دُنیا میں جتنے فرمانروا مقرّر فرمائے اس
نے بھی اپنے حُکم سے مُقرّر فرمائے۔ اور جو آتے رہے
اُن پر خود فرمانروائی کرتا ہے۔
ہر مُلک کے لئے اور قیامت تک کے لئے جس جس نے

marfat.com

فرمانروائی کرنی ہے ازل ہی کے روز سے لکھی جا چکی ہے
جیسے جیسے لکھا ہوا ہے اسی طرح ہوتا ہے اور ہو کر
رہتا ہے کسی کی تدبیر اللہ کی کسی تقدیر کو کیسے روک سکتی
ہے۔ تقدیر پہ تدبیر کو قدرت نہیں ہو سکتی۔

یا اللہ تو مالک الملک

اور ہم سب تیری مملوک ہیں۔

ہمیں تو تیرا یہ چاؤ ہی کافی ہے کہ ہم مالک الملک کے
بندے ہیں۔

ہمارا مالک سب کا مالک اور کل کا مالک ہے۔
کتا نجسِ عین ہوتے ہوئے اپنے مالک کا در چھوڑ کر کبھی
کسی اور در پر نہیں جاتا اگرچہ سو سو ڈنڈے پڑیں۔ ہمیں تو
تو نے اپنی ساری مخلوقات پہ

شرف

بخشا ہے ہم بھلا پھر کیونکر اپنے مالک کا در چھوڑ کر کسی
اور در پہ جا سکتے ہیں۔ کسی مالک کی غیرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ
اس کا کوئی مہمان اس کے در سے خالی لوٹ کر کسی دوسرے
کا مہمان بنے اور نہ ہی غیرت مند مہمان کی غیرت یہ گوارا
کرتی ہے کہ وہ اپنے میزبان کے در سے اٹھ کر کسی اور

marfat.com

کے در پہ جائے۔

اگرچہ

بھوکا مرجائے لیکن پھر بھی زبان پر اُف تک نہ لائے اور
نہ ہی اپنا کوئی راز کسی پر افشاں کرے۔
تُو ہمارا مالک اور ہم تیرے بندے ہیں اور ہم نے تیرے
در سے اُٹھ کر کبھی بھی اَور کہیں بھی نہیں جانا اور نہ ہی تیرے
سوا کسی سے کوئی سوال کرنا ہے۔

تیری عظمت کے اس مینار کو
سدا روشن رکھنا ہے

تیرے در سے اُٹھ کر کسی اَور در پر کبھی نہیں جانا اور
نہ ہی کسی سے کوئی سوال کرنا ہے۔

یا مَلِکَ الملک

یا مالک الملک ہر ملک تیرا ملک اور ہم تیری مملوک ہیں تو اپنے
ملک میں ہمیں اپنے سوا کسی اور کا کسی بھی معاملہ میں محتاج
نہ رکھ، آمین۔
تیرا ملک بہت ہی وسیع اور ہمارے وہم وگمان میں
بھی نہیں آسکتا تو ہمیں اپنے فرمانبردار بندے بنا تاکہ تیرے

marfat.com

ملک میں رہ کر تیری کوئی نافرمانی کبھی نہ کریں اور نہ ہی کوئی ایسا قول و فعل کریں جس سے کہ تو ہم ناچیزوں سے ناخوش ہو۔ ہمیں اعلےٰ درجہ کی صلاحیت و صالحیت بخش تاکہ ہم تیری رضا کو راضی کر سکیں۔ تیرے حضور میں ہم گنہگار ناچیز بندوں کی کیا مرضی ہو سکتی ہے۔ تیری مرضی ہی ہماری مرضی ہے۔ ہماری کوئی مرضی نہیں۔ ہم نے اپنی مرضی تیری مرضی میں فناہ کر دی اور تیری مرضی ہی ہماری مرضی ہے یاربّ۔

مملوک کا یہ نکتہ ملاحظہ فرمائیں

بندے کا اللہ پر راضی ہونا اللہ کا بندے پہ راضی ہونے کی بدولت ہوتا ہے۔ ورنہ جب تک اللہ اپنے کسی بندے پہ راضی نہیں ہوتا کوئی بندہ اللہ پہ راضی نہیں ہو سکتا۔

تو ہمارا ربّ مالک الملک اور ہم تیرے بندے اور تیری مملوک ہیں ہم ہر حال میں جس میں بھی تو ہمیں رکھے تجھ سے پختے دل سے راضی ہیں۔

سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

marfat.com

سبحان اللہ العظیم وبحمدہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم اھدنی من عندك وانض علّے من فضلك
وانشر علیّ من رحمتك وانزل علّے من برکاتك
اے اللہ مجھے ہدایت دے اپنے پاس سے اور ڈال
مجھ پر اپنا فضل اور بچھا دے کر مجھ پر اپنی رحمت اور
نازل کر مجھ پر اپنی برکت۔ آمین

ذوالجلال والاکرام

اللہ ذوالجلال والاکرام ہے

(اردو میں کوئی ایسے موزوں و مناسب الفاظ (نہیں) جو ذوالجلال و
الاکرام کو بیان کر سکیں۔ ذوالجلال والاکرام کا ترجمہ ذوالجلال والاکرام
ہی ہے)

مالک الملک ہی ذوالجلال والاکرام ہو سکتا ہے یہ دونوں صفات
ایک دوسرے سے لازم ملزوم ہیں۔

مالک الملک کیلئے ضروری ہے کہ وہ ذوالجلال والاکرام بھی ہو،
اور ذوالجلال والاکرام صرف مالک الملک ہی ہو سکتا ہے۔

marfat.com

اللہ سبحانہٗ

نے کائنات کا نظام جیسے کہ ایک بار پہلے بھی لکھا جا چکا ہے۔ جلال باکمال والاکرام سے منظوم و مربوط کیا ہُوا ہے۔

اگرچہ یہ صفات اللہ ہی کے لئے لائق و سزاوار ہیں، پھر بھی اللہ نے اُن میں سے اپنے خاص بندوں کو مرحمت فرمائی ہوئی ہیں اور وہ عطا خصوصی ہے۔

ان چیزوں سے جلال اور جلال سے اکرام پیدا ہوتا ہے۔

۱۔ استقامت، بالاعمال جس میں قرآن کریم کا پہلا نمبر ہے۔

۲۔ حدُود اللہ :۔ یعنی امر و نہی کی حفاظت

۳۔ صبراً جمیلاً، (ہر معاملہ میں)

۴۔ استغنا (بے نیازی)

۵۔ ذکرِ دوام :۔ اس میں ہر شے شامل ہے، نماز و تلاوۃ القران و تسبیحات الرحمٰن و دعاۃ و صلواۃ

۶۔ خاموشی :۔ جب تک سالک خاموشی سے لیس نہیں ہُوا اس کا محفوظ و سلامت رہنا بڑا مشکل ہے۔

marfat.com

اَلْمُقْسِطُ

اللہ مقسط ہے

یعنی نہایت عدل و انصاف کرنے والا اور ہر مخلوق کا ایک سے دوسرے کا بدلہ لینے اور دلوانے والا ہے۔ جب تک کہ کوئی ایک دوسرے کو اس کی کسی زیادتی پہ معاف نہ کر دے۔

یَامُقْسِطُ ، یَامُقْسِطُ ، یَامُقْسِطُ

اَلْجَامِعُ

اللہ جامع ہے

ساری خدائی کو قیامت کے دن قبروں سے زندہ کر کے ایک میدان میں جمع کرنے والا جامع ہے اور ازل تا ابد ہر مخلوق کو ایک ہی دن ایک میدان میں جمع کرنا ہمارے فہم و ادراک سے باہر ہے اتنی کثیر التعداد خلق کو اور ایک ہی ساعت میں دوبارہ زندہ کر کے جمع فرمائے گا اور اس کے

marfat.com

لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں، اُسے کسی تردد و تکلف سے کوئی واسطہ نہیں، کُن کے کہنے سے ساری خُدائی پھر سے فیکُون ہو جائے گی۔

یا جامع، یا جامع، یا جامع

المانع کی طرح الجامع بھی ایک جامع صفت ہے اور اس کے بھی کئی اور مطلب ہو سکتے ہیں مثلاً کہ:-

اپنے بندوں میں جملہ اوصافِ حمیدہ کو جمع کر کے جامع اخلاق بنانے والا ہے۔

نیز یہ کہ

مومنین و متقین و صالحین کو ایک مرکز پہ جمع کرنے والا صرف وُہی ہے ورنہ اتنے قسم کے لوگ جو طرح طرح کی بولیاں بولتے اور مختلف اقسام کے مزاج رکھتے ہیں کیونکر

ایک مرکز

پر ایک ہی صف میں جمع ہو سکتے ہیں مگر جن کو اللہ چاہے۔

marfat.com

اَلْغَنِیُّ

اللہ غنی ہے

اللہ غنی اور ہر کوئی فقیر ہے۔

غنی وہ ہے جو کسی غیر کا محتاج نہ ہو لیکن ہر کوئی اس کا محتاج ہو۔

اللہ جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے بعض کو اپنی صفت غنا میں سے غنا عطا فرما کر غنی کر دیتا ہے اور یہ غنا اللہ الغنی کے غنا کی محتاج ہے۔

یَا غَنِیُّ یَا غَنِیُّ یَا غَنِیُّ

اَلْمُغْنِی

اللہ مغنی ہے

اپنے بندوں کو اپنے لطف و کرم سے غنا بخشنے والا ہے۔

یَا مُغْنِیُّ یَا مُغْنِیُّ یَا مُغْنِیُّ

اَلْمُعْطِی

اللہ معطی ہے

یعنی اپنے بندوں کو اپنے لطف و کرم سے ——— ہر ضرورت

marfat.com

کے اسباب وانعامات عطا کرنے والا معطی ہے۔

کسی کو کوئی انعام عطا فرما کر کسی عوضانہ کا خواہش مند نہیں اور نہ ہی جتلاتا ہے کہ کسے کتنا عطا کیا ہے۔

جو شے دینی ہو یا دی ہو اللہ ہی کی طرف سے بندوں کو عطا کی جاتی ہے یعنی کسی بندے کا کسی بندے کو کسی چیز کا عطا کرنا گویا اللہ ہی کی طرف سے ہے ورنہ جب تک اللہ کی طرف سے حکم نہیں ہوتا کوئی بندہ کسی کو کوئی شے عطا کرنے کی جسارت نہیں کرسکتا۔

یا معطی یا معطی یا معطی

ہاں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب ومکرم مظہر کبریا جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بلند مقام عطا فرمایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَللّٰہُ مُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ

یعنی اللہ دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ دیتا اللہ ہی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے دیئے ہوئے کو بندوں میں تقسیم فرمانے والے قاسم ہیں۔ اور جس طرح قرآن کریم اللہ کی کلام ہے لیکن اس کی تعلیم وتفہیم اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذمہ فرمائی اور قرآن کریم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہم تک پہنچا۔ اسی طرح دیتا اللہ ہی ہے مگر تقسیم کرنے والے ہمارے مولائے کریم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

marfat.com

اَلضَّآرُّ

اللہ ضارّ ہے

یعنی ضرر نقصان پہنچانے والا ہے۔

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت ہی عزت وعظمت، قدرت و ہیبت والا ہے۔

بلا وجہ کسی مخلوق کو کسی بھی قسم کا ضرر یعنی نقصان پہنچانا تو درکنار نقصان پہنچانا پسند ہی نہیں فرماتا۔ جب تک بندہ قدرت کو خود مجبور نہیں کرتا یعنی اس قسم کے فعل کر کے حدوں کو توڑ نہیں دیتا اللہ اپنی کسی مخلوق کو کسی بھی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتا۔

جسے وہ کسی قسم کا ضرر پہنچانا چاہے پھر اسے ساری دنیا بھی مل کر اگر روکنا چاہے کبھی روک نہیں سکتی۔ اسی طرح جسے نفع پہنچانا چاہے اسے بھی کوئی روک نہیں سکتا۔

اَلنَّافِعُ

اللہ نافع ہے

اور یہ نقصان کی ضد ہے۔

اللہ اپنی ساری کائنات کو نفع پہنچانے والا نافع ہے الحمدللہ

marfat.com

اَلْمَانِعُ

اللہ مانع ہے
یہ مُعطی کی ضد ہے
یعنی روکنے والا ہے جس سے اللہ کسی شے کو روک لے پھر اسے
کون دے سکتا ہے؟
کوئی بھی نہ
اور اللہ کا روکنا حق و انصاف پر ہوتا ہے۔ بے بنیاد نہیں ہوتا۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حی یا قیوم

ہم اگرچہ خطا کار و گنہگار ہیں پھر بھی تو ہم سے اپنی کوئی نعمت
نہ روک اور ہمیں اپنے ذکر اور اپنی اطاعت پہ استقامت بخش۔ یا حی یا قیوم

یَا مَانِعُ یَا مَانِعُ یَا مَانِعُ

اس کے اور بھی کئی معنی ہو سکتے ہیں مثلاً ایک یہ کہ اپنے بندوں کو
برائی کے کاموں سے روکنے والا ہے۔

نیز یہ کہ
اپنے بندوں سے ہر قسم کی آفت، مصیبت، وبا، بلا، بیماری،
تکلیف، دکھ، درد کو روکنے والا ہے۔

اور یہ بھی کہ
اپنے بندوں سے ہلاکت کی چیزوں کو روکنے والا ہے۔

marfat.com

ماشاء اللہ اور ہر کوئی نفع کو پا کر خوش ہوتا ہے۔ ہر بندہ ہر وقت اللہ کے نفع سے منفع ہے لیکن شکر گزار نہیں کسی بھی نعمت کو پا کر شکر ادا نہیں کرتا اور شکر نعمتوں کو زیادہ کرتا ہے۔

اَلنُّوْرُ

اللہ نُور ہے

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کون و مکان کی ہر شے میں اللہ ہی کا نور تو ہے

جیسے سورج کی روشنی سے سارا جگ روشن ہے۔

اور روشنی سورج نہیں۔ سورج سے ہے۔ سورج ہے روشنی ہے۔ سورج نہیں روشنی بھی نہیں۔ اسی طرح کائنات کی ہر شے میں اللہ ہی کا نور جلوہ گر ہے اور کوئی بھی شے اس سے خالی اور اس کے بغیر نہیں۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرُ النُّوْرِ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ کُلُّ النُّوْرُ فِیْ نُوْرِ نُوْرِکَ یَا نُوْرُ

اے اللہ! اے روشن کرنیوالے نور کے، تو روشن ہوا اپنے نور کے ساتھ اور سب روشنی تیرے نور کی روشنی ہے، اے نور! یَا نُوْرُ یَا نُوْرُ یَا نُوْرُ

---

marfat.com

اَلْهَادِیُ

اللہ ہادی ہے

انت الھادی انت الحق لیس الھادی الا ھو

لا موجود الا ھو

لا معبود الا ھو

لا مقصود الا ھو

لا مطلوب الا ھو

اپنی ہر مخلوق کو پیدائش سے لے کر موت تک ہر معاملہ میں دینی ہو یا دنیوی پوری رہنمائی فرمانے والا ہادی ہر جاندار شے کا ہے۔

بچہ جب پیدا ہوتا ہے اُسی وقت اسے اُس کے متعلق ہر شے کی ہدایت بخشنے والا ہادی ہے۔ کہ یہ تیری روزی ہے اور اس طرح سے تو نے اسے کھانا ہے اور اتنا کھانا ہے۔ یہ شے تیری روزی نہیں اور اسے تو نے کبھی نہیں کھانا اور پھر ہر رزق کی مقدار سکھائی کہ اتنی سے زیادہ کبھی نہیں کھانی۔

نیز ہر جانور کو اسے اپنی صحت کی محافظت کا پورا علم سکھایا۔ یہ ہدایت جسمانی ہے۔

پھر

بندوں کی رہنمائی کے لئے اپنے برگزیدہ رسولوں کو بھیجا اور

marfat.com

رشد و ہدایت کے بیشمار طریقے جاری کئے

اصل ہدایت معرفت ہے

اور

معرفت کا ہادی اللہ ہے

ہمیں ہمارے حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل الطیب الطہر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ ہر ہدایت کا ہادی مطلق اللہ ہے

لیکن

بندہ بندے کی ہدایت پر مامور ہے

اللہ

نے اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا

مہدی

بنا کر ساری خدائی کی رہنمائی کے لئے بھیجا۔ پھر ہر کسی نے جس سے ہدایت پائی انہی سے پائی اور انہی کی بدولت اور وسیلہ سے پائی۔

ہمیں تیری ذات و صفات کا پتہ تیرے

حبیب

marfat.com

حضرت اقدس جناب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔ اس سے پہلے ہمیں کوئی خبر نہ تھی اور کچھ پتہ نہ تھا اور وہی تیری راہ کے سچے راہبر ہیں یا اللہ۔

اللّٰھم صل علےٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلےٰ الہٖ وسلم تسلیماً کثیراً ابداً ابداً

یا اللہ! ہماری مراد تُو ہے اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں یہ مراد ملی۔

الحمدللہ الحمدللہ الحمدللہ

تیری یہ ہدایت کیسے ہم تک پہنچی۔ تو نے اپنے حبیب اقدس روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی توحید (ذات و صفات) سے مطلع فرمایا

انہوں نے

اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو انہوں نے تابعینؒ کو پھر ان سے تبع تابعینؒ نے پھر حضرات محدثین کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیسے کیسے دُور دراز کے سفر کر کے ان سب کو نہایت دیانتداری سے اکٹھا کیا۔

پھر کاتبوں کو لکھنے اور مطابع حضرات کو چھاپنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

marfat.com

اس کے بعد تیری توحید کے ترجمے کئے گئے
اور پھر ترجمے چھپے اور
بازاروں میں آئے اور وہاں سے ہم لائے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے محسن اعظم
دیگر سب کی خدمات قابل داد و تحسین ہیں۔ یہاں تک کہ کسی ایک
کو بھی نظر انداز کرنا کسی بھی طرح وفاداری نہیں۔
جس نے بھی تیرے دین کی اس خدمت میں جو بھی حصّہ لیا اگرچہ
معمولی ہو ہم سب کے شکر گزار ہیں یا اللہ!

ہمیں تیرے حبیب اور ہمارے مولائے کریم جانم فدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہی نے تو یہ فرمایا کہ تیری

ذات و صفات

میں کسی کو بھی اور کسی بھی معاملہ میں کبھی

شریک

نہ کیا جائے اور جو کچھ بھی مانگا جائے تجھ ہی سے مانگا جائے اور
تیرے سوا کسی سے بھی اور کوئی بھی مراد نہ مانگی جائے یہاں تک کہ
اگر جوتے کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے وہ بھی تجھ ہی سے مانگا جائے۔
ہمیں یہ انہوں ہی نے سکھایا کہ تو کریم ہے اور مانگنے کو پسند کرتا ہے

marfat.com

ہم اپنی ہر حاجت دینی ہو یا دنیوی سب تجھ ہی سے مانگتے ہیں اور تو ہی ہماری دعاؤں کو قبول فرمانے والا اور جملہ حاجتوں کو بر لانے والا ہمارا رب قاضی الحاجات ہے یا اللہ!

جب ہم اپنی کسی حاجت برآری میں مبالغہ کرتے ہیں تو تجھ کو تیرے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ دیتے ہیں۔

تیرے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ہماری مرادیں بر لانے کے لئے ہمارا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔

اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کو تو کیسے موڑ سکتا ہے یا اللہ!

ہم تیرے طالب ہیں
ہمیں تو چاہیئے تیرے سوا ہم تیری دنیا کی کسی بھی چیز کے طالب نہیں
جسے تو ملا
گویا ہر شے ملی اور تیرے بنا ہر شے ہیچ و بیکار ہے۔
یا اللہ یا احد یا صمد

ہم تیرے طالب ہیں اور تیرے طالب کے طالب ہیں جو تیرا

marfat.com

طالب نہیں ہم کیوں کر اس کے طالب ہو سکتے ہیں۔

یا اللہ

میں تیرا طالب ہوں۔ تیرے طالب کا طالب ہوں۔ جو تیرا طالب نہیں میں اس کا طالب نہیں اور وہ میرا طالب نہیں۔

اور یہ سلوک کی بنیاد ہے

بندہ اپنے شیخ کا طالب ہے اور شیخ تیرا طالب ہے اور تیرے طالب کو تجھ تک پہنچانے والا ہے۔

یَا ہَادِیُ یَا ہَادِیُ یَا ہَادِیُ

اَلْبَدِیْعُ

اللہ البدیع ہے

یعنی بغیر کسی مثال کے کائنات کو عدم سے وجود میں لانے والا ہے۔

یَا بَدِیْعُ یَا بَدِیْعُ یَا بَدِیْعُ

---

marfat.com

اَلبَاقِیُ

اللہ باقی ہے

باقی وہ ہے جسے کبھی فناہ نہ ہو اور جس کے سوا ہر کسی کو فناہ ہو۔
جسے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے بقا بخش دیتا ہے۔ اور وہ بقا روحانی ہے کہ مرنے کے بعد اس کا فیض روحانی دنیا میں جاری رہتا ہے کبھی ختم نہیں ہوتا اور وہ حقیقتاً زندہ رہتا ہے اگرچہ صورتاً نہیں۔
کسی کو کسی تالیف کی توفیق عنایت فرما کر اس کے فیض کو جاری رکھتا ہے اور کسی کو کیسے۔ زندگی کا اصل حاصل بقا ہے۔
باقیات الصالحات ہی آخرت کا زادِ راہ ہے جو دنیاوی زندگی میں حاصل کیا جاتا ہے۔

یَا بَاقِیُ یَا بَاقِیُ یَا بَاقِیُ

اَلوَارِثُ

اللہ وارث ہے

کون و مکان کی ہر شے کا حقیقی وارث اللہ ہے۔
قیامت کے دن ساری دنیا فناہ ہو جائے گی اور تمام ملکیتیں ختم ہو جائیں گی اس وقت ہر شے کا اللہ ہی وارث اور اللہ ہی مالک ہوگا

اور ہماری یہ وراثت عارضی اور اللہ ہی کی عطا کردہ ہے۔ جب چاہے چھین لے۔

یا وارث یا وارث یا وارث

اَلرَّشِیْدُ

اللہ رشید ہے

اپنے بندوں کو ہر قسم کی رشد و ہدایت فرمانے والا رشید ہے۔

یا رشید یا رشید یا رشید

اَلصَّبُوْرُ

اللہ صبور ہے

نہایت ہی کمال صبر کرنے والا

اپنی نافرمان و سرکش مخلوق کی طرح طرح کی نافرمانیاں، بدعنوانیاں گستاخیاں دیکھتا ہے اور سنتا ہے لیکن صبر فرماتا ہے۔ فوراً ہی کسی سے بدلہ نہیں لیتا اور نہ ہی کسی پر عتاب نازل فرماتا ہے۔

marfat.com

ورنہ

جس طرح مخلوق کا حال ہے شام تک کیا کچھ کر دے۔
ہر معاملہ میں انتہائی صبر فرماتا ہے
کافر اللہ پر ایمان ہی نہیں لاتے اور نہ ہی اللہ کے فرمائے ہوئے احکام کو تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح جو ایمان لاتے ہیں ایمان لانے کے باوجود کسی بھی حکم کے مطابق کوئی کام نہیں کرتے۔
جن باتوں کا اللہ نے حکم دیا ہے بالکل نہیں کرتے

اور

جن باتوں سے منع کیا گیا ہے انہیں ضرور کرتے ہیں

لیکن

سبحان اللہ وبحمدہٖ

باوجود اس کے ہم سے درگزر فرماتا ہے اور کسی کو بھی کوئی سزا نہیں دیتا، نہ ہی کسی کی روزی بند کرتا ہے اور نہ ہی اپنی کسی نعمت کو روکتا ہے۔ اور

یہ صبر کی انتہا ہے ایسا صبر کوئی اور کبھی نہیں کر سکتا۔

پھر کیوں نہ

ایسے رب کے حضور میں نادم ہو کر توبہ کریں ـــــ اور

پھر آخر تک کبھی اس سے نہ پھریں۔

یا حیُّ یا قیّوم! آمین!

marfat.com

یا اللہ

ہم تیرے ان اسماء الحسنیٰ کے طفیل تجھ سے یہ دعا
مانگتے ہیں کہ تو ہمارے سارے گناہ صغیرہ ہوں یا
کبیرہ سب کے سب بخش دے اور پھر ہمیں اپنے
دین اسلام کی

دعوت و تبلیغ

کے لئے

وقف فرما کر دین اسلام کی اعلیٰ خدمت کی پوری توفیق
بخش - امین

اور

تیرے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کا یہ سلسلہ قیامت
تک قائم اور جاری رہے -

یا حی یا قیوم

امین

marfat.com

یا اللہ!

تیرا شکر و احسان ہے کہ تو نے اپنے اسماء الحسنیٰ کی اس
مختصر تشریح کی توفیق عنایت فرمائی۔

وَالحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کما یحب ربنا ویرضیٰ

اسی طرح

اب اپنے حبیب اقدس حضرت رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر

مُحَمَّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کی پوری توفیق بخش
تیرے اسماء کی تشریح لکھنی اتنی مشکل نہیں جتنی کہ اُن کی

رَبِّ اشرح لی صدری و یسّر لی امری

اے رب! کھول دے سینہ میرا اور آسان کر دے میرا کام! آمین!

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِمروز سعید جمعۃ المبارک ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۸ ہجری القدس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حیّ یا قیّوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

دار الاحسان

سلسلہ اشاعت ۳۵
دعوت و تبلیغ الاسلام

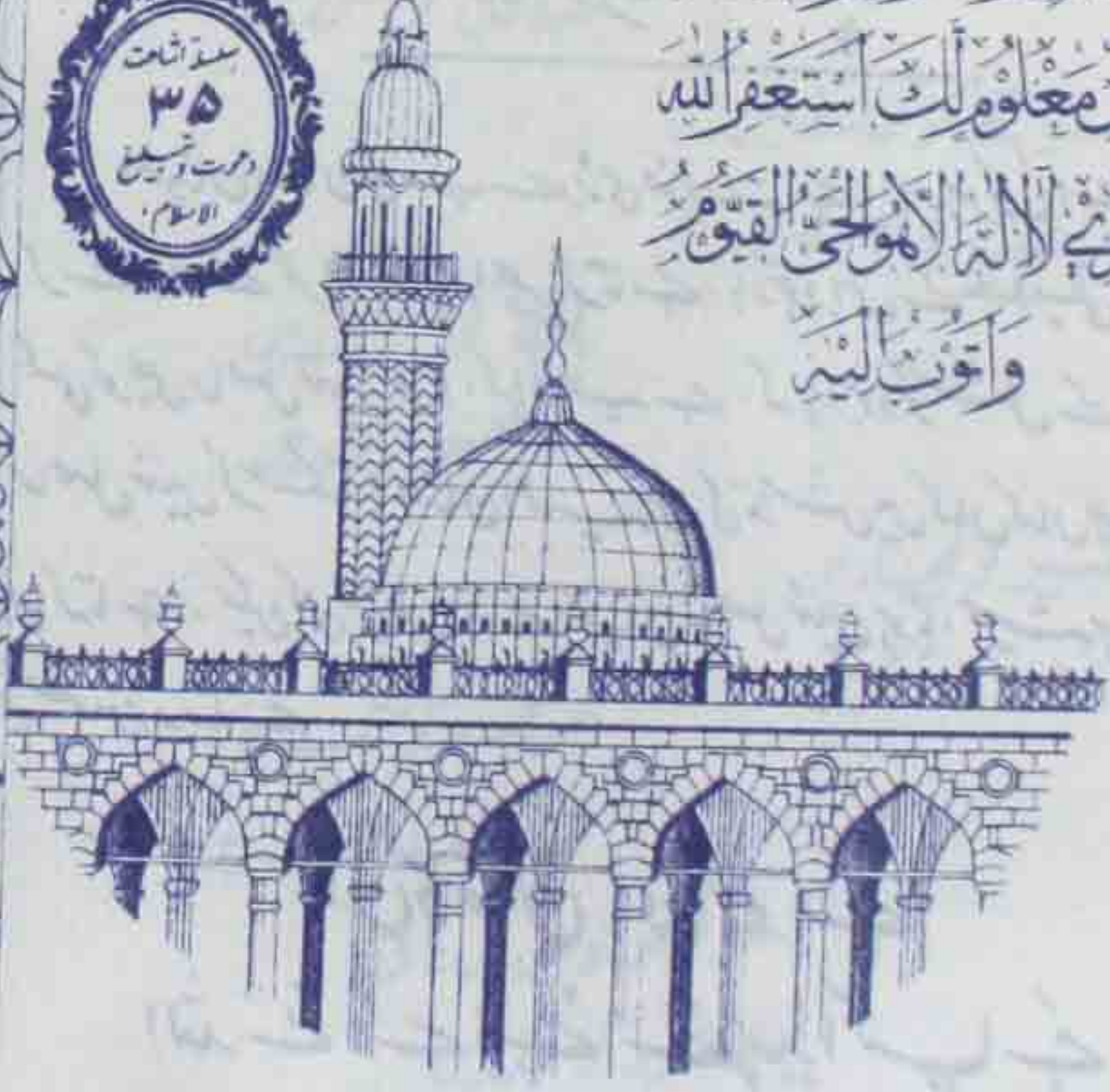

اطمینانِ قلب

ہدایت محمد برکت علی لودھیانوی مدنی عفی عنہ

المقام الشجاف الصحاف المقبول لمصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

اِطمینانِ قلب

اطمینان انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے، اور ہر کوئی اسے حاصل کرنے کے لئے عمر بھر مارا مارا پھرا کرتا ہے، باوجود اس کے حقیقی اطمینان کسی کو بھی حاصل نہیں ہوتا، کیا وجہ ہے، کہ باوجود کوشش کے انسان اسے حاصل نہیں کر سکتا؟ انسان اطمینان کی تلاش میں کہاں کہاں پھرتا اور کیا کیا کرتا ہے۔ لیکن کسی بھی طرح اسے اطمینان حاصل نہیں ہوتا، ہمیشہ ہر حال میں غیر مطمئن رہتا ہے۔

دل کا خالق اللہ ہے
اللہ نے اُسے اپنے لئے پیدا کیا ہے
جب تک

اس میں اللہ نہیں آتا، دل قرار نہیں پاتا، دل کی تسکین اللہ کے ذکر میں ہے جب تک دل اللہ کے ذکر میں مشغول نہیں ہوتا، کسی اور ٹھکانے سے کبھی قرار نہیں پاتا۔

marfat.com

جس طرح ——————

ماھی کو آب میں
سمندر کو آگ میں

بوم کو جنگل میں
کوئل کو منگل میں

بھوکے کو کھانے میں
بلبل کو گانے میں

بچے کو کھیل میں
مسافر کو ریل میں

شیر کو کچھار میں
آھو کو آڑ میں

گھوڑے کو تنگ میں
مجاھد کو جنگ میں

حریص کو مال میں اور
فقیر کو حال میں

اطمینان حاصل ہوتا ہے ۔ اسی طرح

دل کو اللہ کے ذکر میں اطمینان
حاصل ہوتا ہے

marfat.com

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ	وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اللہ کے ذکر
قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ	سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے
اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ	خوب سمجھ لو، کہ اللہ کے ذکر سے دلوں
الْقُلُوْبُ ۝ (الرعد - ۲۸)	کو اطمینان ہو جاتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو

حصولِ اطمینان کے دو بنیادی اُصول

فرما دیئے — **پہلا** یہ کہ — وہ اللہ پر ایمان لائیں، اور **دوسرے** — ایمان لانے کے بعد اللہ کا **ذکر** کریں۔ سبحان اللہ پھر کیا خوب تاکید فرمائی، کہ اس حقیقت کو اچھی طرح سے جان لیں، کہ دل صرف اللہ کے ذکر ہی سے قرار پاتے ہیں، ذکر کے سوا کسی اور شئے کو پا کر

کوئی دل کبھی قرار نہیں پاتا

دل کا اطمینان اللہ کے ذکر میں ہے

کسی اور شئے میں نہیں

اگر کسی آدمی کو اللہ کے ذکر کے سوا ساری دنیا کی نعمتیں عطا کر دی جائیں، پھر بھی اسے اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور اس کے برعکس اگر کسی کو اللہ کے ذکر کی توفیق بخشی جائے، اور اس کے سوا دنیا کی کوئی بھی اور شئے نہ دی جائے، تو اسے پورا اطمینان حاصل ہوتا ہے — اس لئے کہ

marfat.com

دل کے خالق نے اپنے ذکر کو دل کا قرار ٹھہرایا ہے:

جب تک

کوئی دل اپنے پیدا کرنے والے خالق پہ ایمان نہیں لاتا، اور پھر ایمان لانے کے بعد اس کے ذکر میں ہر وقت ہر حال میں مشغول نہیں رہتا، قرار نہیں پاتا۔

قلبی اطمینان

حاصل کرنے کے لئے قدرت کا یہ اٹل فیصلہ ازل تا ابد ہمیشہ جاری رہے گا۔ آپ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی ساری تاریخ ملاحظہ فرمائیں، مومن و ذاکر کے سوا کوئی دوسرا اطمینانِ قلب کی نعمت سے فیضیاب نہ ہوا۔ نہ ہی کسی دل کو حقیقی راحت نصیب ہوئی، اہلِ ذکر کو جو کی سوکھی روٹی کھا کر اور زمین پہ سو کر جو راحت نصیب ہوتی ہے۔ وہ کسی بھی دوسرے کو نہیں ہو سکتی۔

ذکر دل کی زندگی ہے، اور ذکر ہی سے دل زندہ اور بیدار ہوتا ہے۔ ذکر کے بغیر دل حقیقتاً مردہ ہے اگرچہ صورتاً زندہ ہو، انسانی زندگی کا کمال دل کی زندگی پر موقوف ہے

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

(احقاف - ۱۳)

جن لوگوں نے کہا، کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر مستقیم رہے، ان لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

marfat.com

اللہ کو بندے کا یہ اقرار بہت ہی پسند ہے، کہ وہ کہے، کہ اللہ میرا رب ہے۔ اور پھر اس اقرار پہ ڈٹ جائے، کبھی نہ پھرے، اور ہمیشہ ہر معاملہ میں اپنے اس اقرار پہ ثابت قدم رہے۔ کہ ـــــ اللہ کے سوا نہ کوئی دوسرا رب ہے، اور نہ ہی میں کسی اور کا بندہ ہوں، میری زندگی کا ہر معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا، دینی ہو یا دنیوی، اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور مجھے کسی بھی قسم کا نہ کوئی نفع پہنچا سکتا ہے، نہ نقصان۔ میری روزی، میرا جینا ـــ میرا مرنا ـــ غرضیکہ میری زندگی کی ہر شئے اللہ ہی کے اختیار میں ہے، جیسے چاہتا ہے کرتا ہے، ہر شئے اللہ ہی کی طرف سے آتی ہے، اور اللہ ہی کی طرف لوٹ جاتی ہے ـــ جس حال میں بھی وہ رکھے ـ الحمد للہ! اس لئے کہ ـــ اللہ ربّ ہے اور حکیم ہے ـــ ہر حال میں ہماری بھلائی پوشیدہ ہے۔ اگرچہ ہمیں اس کی خبر نہیں ہوتی ـــ ہم ہر معاملہ میں اپنے رب ہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، اور اللہ اپنی ربوبیت کے صدقے ہمیں ماسوا سے بے نیاز کر دے ـ آمین!

پھر ایسا کہنے والوں کے حق میں کیا خوب وعدہ فرمایا۔ الحمد للہ!

کہ۔ میری ذات پر ایسا ایمان رکھنے والے نہ کبھی کسی سے خوف کھائیں گے، اور نہ ہی کبھی غمگین ہوں گے۔

ماشاء اللہ!

marfat.com

ہر بندہ ہر وقت انہی دو مصیبتوں

خوف اور غم

میں مبتلا رہتا ہے، ہر آدمی ہر وقت خائف بھی ہے اور مغموم بھی، لیکن وہ — جو اللہ کو اپنا رب مان لیتے ہیں۔ اور پھر اپنے اس عہد پہ استقامت اختیار کر لیتے ہیں، اپنے عزم سے نہیں پھرتے، اللہ تبارک و تعالےٰ انہیں اپنے ملک میں بے خوف کر دیتا ہے اور بے غم کر دیتا ہے — الحمد للہ! — اللہ کے سوا کوئی اور کسی سے نہ خوف دُور کر سکتا ہے، نہ غم!

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○

(حٰمٓ السجدۃ ۱۔۳۰)

جن لوگوں نے اقرار کر لیا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پہ مستقیم رہے، ان پہ فرشتے اتریں گے کہ تم نہ خوف کرو اور نہ رنج کرو اور تم جنت پہ خوش رہو۔ جس کا تم سے وعدہ کیا جایا کرتا تھا

ماشاء اللہ ایسا اقرار کرنے والوں کو کہ اللہ میرا رب ہے۔ اسی قسم کا ایک اور وعدہ فرمایا۔ کہ پھر ہم اس پہ فرشتے اتارتے ہیں۔ کہ تم کسی بھی قسم کا نہ خوف کرو نہ غم، اور اللہ نے ایسا اقرار کرنے والوں کے ساتھ جنت کا جو وعدہ فرمایا تھا، اس پہ خوش رہو۔

marfat.com

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ
السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ
فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

(فتح — ۱۸)

بالتحقیق اللہ ان مسلمانوں سے خوش ہوا
جب کہ یہ لوگ آپ سے درخت (شجرہ) کے
نیچے بیعت کر رہے تھے، اور وہ ان کے دلوں
میں جو کچھ تھا اللہ کو وہ بھی معلوم تھا، پس اللہ
نے ان میں اطمینان پیدا کر دیا، اور ان کو
ایک لگتے ہاتھ فتح دے دی۔

اِس آیۂ شریف میں اللہ رب العالمین نے حصولِ تسکین کا ایک اہم اصول بیان فرمایا، کہ جن اصحابؓ نے صدق دل سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ اللہ نے ان کے دلوں میں اطمینان بخش دیا۔ اور پھر فتح عنایت فرمائی۔

اور یہ عطا صرف بیعتِ رضوان کے صحابہ کرامؓ تک ہی محدود نہیں — ہمیشہ کے لئے ہے۔

جو کوئی صدق دل سے اللہ کے لئے اللہ کے کسی بندے سے بیعت کرتا ہے، اللہ سبحانہٗ اپنے لطف وکرم سے اس کے دل میں تسکین بخش دیتے ہیں۔ اور پھر اسے زندگی کے میدان میں فتح عنایت فرمایا کرتے ہیں

marfat.com

حال و مقام

حال میں رہنے والا صاحبِ حال اور باکمال ہوتا ہے۔

انسان حال میں نہیں رہتا یا ماضی میں رہتا ہے یا مستقبل میں اور یہی اس بیچارے کی ناکامی کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ ذہن کا ماضی و مستقبل میں محفوظ رہنا حال کو تباہ کرنا ہے۔ ورنہ اگر تن کے ساتھ من بھی حال ہی میں رہے۔ حال وارد ہو۔ ہر کسی پہ ہو اور ہر وقت ہو۔ ذرا نوٹ کر کے دیکھو۔ حال میں گذرے ہوئے زمانے کو لانا یا آنے والے زمانے کا خیالی پلاؤ پکانا حال کو ماضی کی طرح ضائع کرنا ہے۔

ماضی ماضی ہی کے خیالوں میں الجھ کر ضائع ہوا۔ ورنہ ماضی بھی ایک وقت حال تھا۔ اگر اس حال میں ماضی کو نہ لایا جاتا کبھی ضائع نہ جاتا۔

زمانہ حال میں جو کام کیا جا رہا ہو ذہن اسی میں مصروف رہے۔

ماضی گذر چکا ہے

جیسے بھی گذر چکا گذر چکا۔ اب اسے کسی بھی طرح لوٹایا نہیں جا سکتا۔

حال میں ماضی کی کوئی یاد دل میں نہ ہو۔ حال میں ماضی کی یاد حال کی تباہی کا موجب ہے۔

marfat.com

اسی طرح مستقبل کا کوئی بھی خیال کبھی دل میں نہ آئے۔ کل کی
کسی کو کیا خبر کیا ہونے والا ہے

پھر اس کی سوچ میں گھلنا بھی

کوئی عقلمندی ہے؟

ہرگز نہیں۔

حال قال کا حاصل ہے اور حال کے بغیر محض قال کسی بازار میں
کوئی قیمت نہیں پاتا ——

حال قال کی زینت ہے

اور حال کے بغیر کوئی قال اکیلا نہیں پھبتا۔

—— یا حیّ یا قیّوم ——

عقیدہ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اللہ میں شامل نہیں۔ میرے
مولائے کریم رؤف رحیم، روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ ہیں اور

حبیب اللہ کیونکر غیر اللہ ہو سکتے ہیں

marfat.com

غیر کو بھی کبھی کسی نے اپنے گھر میں داخل ہونے دیا - اور حبیب صرف گھر ہی میں نہیں دل میں بھی رہا کرتا ہے۔

رفع شکوک

حضور اقدس واکمل جناب رسُول اکرم واجمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ہم گنہگاروں کی ہر مداحیہ کلام شرک سے مبرا اور محبت پہ مبنی ہے۔

اللہ سبحانہٗ ہمیں اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنے کی توفیق بخشے آمین ؛

ہمارے مولائے کریم روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہیں ہی اللہ کے حبیب اور حبیب بھی کبھی شریک ہوا کرتے ہیں؟

حبیب محبوب ہوتے ہیں اور شریک مغضوب۔

خاک کے اس ناچیز بت نے خالق و مالک کے حبیب کی کیا تعریف کرنی ہے - اس بیچارے کے پاس کون سے الفاظ ہیں جو استعمال کرے۔

شریعت کا احترام

طریقت کی عزت

حقیقت کی تلاش اور

marfat.com

معرفت کی تمنا

ہر طالب کی اصل منزل ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش شفاعت، شفقت اور وسیلے کے بغیر کوئی بھی سالک اس منزل کو کبھی عبور نہیں کر سکتا۔

یا حیّ یا قیّوم

لاریب

ہمیں کسی کو منوانے کی ضرورت نہیں۔ سنانے کی ضرورت ہے۔ سنانا فرض ہے سنا دیا۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ ؕ

اِمروز سعید ۳ر شعبان المعظم ۱۳۹۸ ہجری القدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حیّ یا قیوم

دارالاحسان

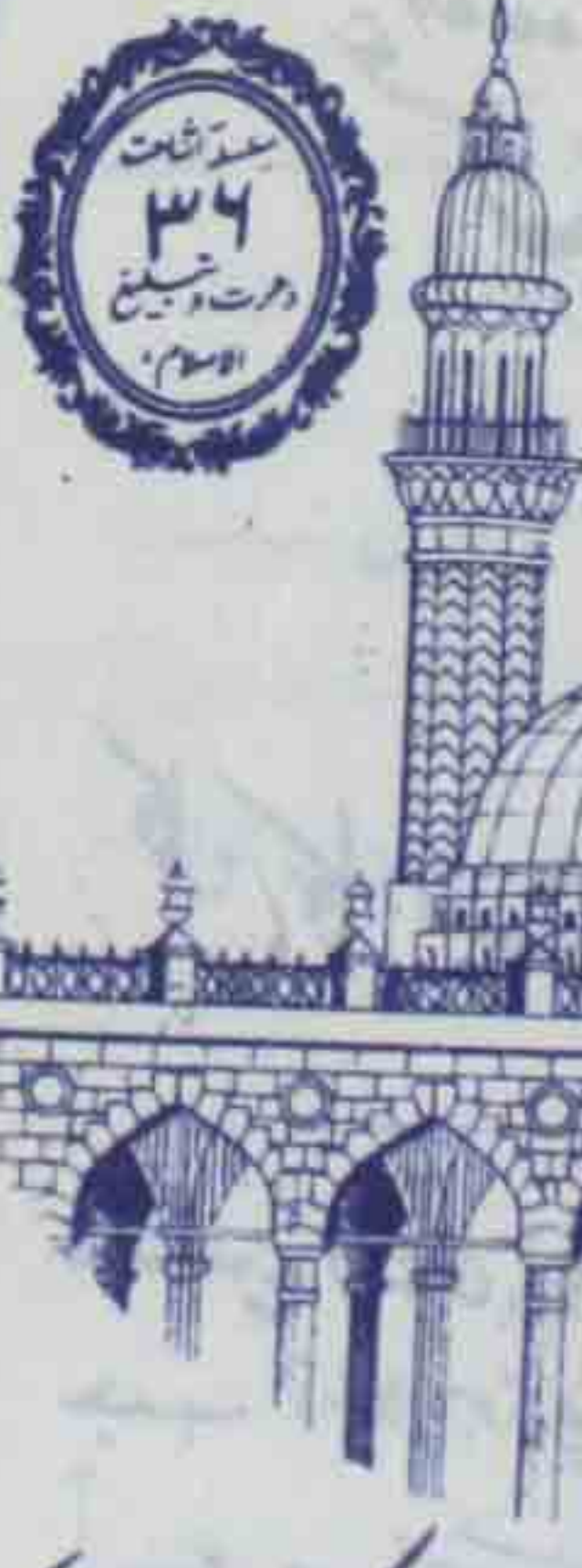

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

عشقِ طریقت کا امام اور کل کائنات کی جان ہے

از: محمد برکت علی لدھیانوی عفی عنہ

المقام: التجاف الصحاف المقبول المصطفین ○ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عشق طریقت کا امام

اور

کل کائنات کی جان ہے

حُسن (یعنی اللہ) مستور تھا
جب آشکار ہونا چاہا — تو اپنے (محبوب) عاشق یعنی
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو پیدا کیا
محب و محبوب دونوں ایک دوسرے پہ فدا ہوتے ہیں

marfat.com

جس طرح محبّ کے دل میں محبوب کی محبت ٹھاٹھیں مارا کرتی ہے۔
اُسی طرح محبوب کے دل میں بھی محب کی محبت کے چشمے اُبلا کرتے ہیں

ایک محبّت

دو دلوں میں پوری طرح جلوہ گر ہوتی ہے ـــــ جیسے
محب پہ غالب ہوتی ہے، ویسے ہی محبوب پہ

محب و محبوب محض دو نام ہیں ـــــ
ورنہ
دونوں پہ ایک دوسرے سے ایک سی

محبّت

کا غلبہ ہوتا ہے

چنانچہ محبوب نے محب کے ـــــ یا

عشق نے **حُسن**

{یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم} (یعنی اللہ سبحانہٗ)

کے

marfat.com

جلووں میں سرشار اور گُم ہو کر ــــ

حُسن کے حضور میں

اپنا ھدیۂ تبریک پیش کیا

سبحان اللہ

الحمد للہ

لا الٰہ اِلّا اللہ

اللہ اکبر

لاحول ولا قوّۃ اِلّا باللہ العلیّ العظیم

سبحان اللہ العظیم

سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ

سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

سبحان الملک القدّوس

سبحان ذی الملک والملکوت

سبحان ذی العزّۃ والجبروت

سبحان الحیّ الّذی لا یموت

سبّوحٌ قدّوسٌ ربّ الملٰئکۃ والرّوح

سبحان اللہ عدد مَا خلق

marfat.com

سبحان اللہ عدد مَا خلق فی السَّمآءِ
سبحان اللہ عدد مَا خلق فی الارض
سبحان اللہ عدد مَا بین ذالک
سبحان اللہ عدد ما ھو خالق
سبحان اللہ و بحمدہٖ عدد خلقہٖ و رِضٰی
نفسہٖ وزنۃ عرشہٖ و مداد کلماتہٖ
لآ اِلٰہ الاَّ اللہ وَاللہُ اکبر و لاحول ولاقوۃ
اِلا باللہ

عشق ـــــ حُسن کے حضور میں کیا کچھ بولا! ـــ اللہ اللہ!
یہ کلماتِ طیبات جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ سبحانہٗ کی حمد و ثنا میں فرمائے ـــ گویا ـــ

عشق نے حُسن کی تعریف بیان کی

○

حقیقتِ ادعیہ

عشق نے محبت کے نشے میں مدہوش ہو کر ـــــ
حُسن کے حضور میں ـــــــــــ
اپنی پوری محبوری و مجبوری ظاہر کی۔ اور یہ اس سے نہایت

marfat.com

عجز و انکساری سے محبت کی بھیک مانگی ـــــ اور

عرض کی ـــــــــ

اے حسینوں کے بادشاہ ! ـــ بندہ تیرا ـ اور فقط تیرا چاہنے والا ہے،

تو اپنے حُسن کے صدقے

اپنے اِس عاشقِ زار پہ کرم فرما کر اور اسے ماسوا سے بے نیاز کر دے

عشق نے کہا ـــ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

حُسن نے کہا ـــ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

اے حسینانِ جہاں ! ـــ اگر تیرا کوئی چاہنے والا نہ ہوتا ـــ

ـــــــ تو ـــــــ

تیرے حُسن کے بازار میں کوئی رونق نہ ہوتی ـــ !

تُو اپنے چاہنے والوں پہ نرمی برت ـــــ آمین

لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ ـــــ فنا فی الرّسول ـــ اور

محمد رّسول اللہ ـــــ فنا فی اللہ کا مقام ہے

marfat.com

اِسلئے کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی لا الٰہ الّا اللہ کو جان سکتے ہیں

اِسی طرح —

اللہ ہی کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و مقام کی خبر ہے

کوئی دوسرا کما حقہٗ نہ لا الٰہ الّا اللہ کو سمجھ سکتا ہے — اور

نہ ہی محمد تا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو

عشق (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے

حُسن (ذاتِ حق — اللہ) پہ

فِدا ہو کر

حُسن کی تعریف کی

ہر دم کی — ہر حال میں کی — یہاں تک کہ کوئی بھی دم

یاد سے خالی نہ گیا — اور — یہ ازل تا ابد ہے !

پھر دُعا کی — میں تیرا ہوں، تو میرا

تیرے سوا میں کسی اور کا نہیں — نہ ہی کوئی میرا ہے

تُو مجھ کو اپنا بنا لے

غیریت کا حجاب اٹھا دے !

marfat.com

عشق نے جب بھی مانگا ـــــ دیدار مانگا
دیدار سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں
نہ ہی دیدار کے سوا کوئی اور شے اسے مطمئن کر سکتی ہے :

دونوں جہان ایک طرف

دیدارِ جاناں ایک طرف

دونوں جہان عشق کے حضور میں
ایک تنکے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے ـــ
اور ـ ایک دیدار ـــ
ماشاء اللہ
کون و مکاں کی ہر شَے کو کفایت کرتا ہے ـــ !

عشق نے کہا ـ کہہ ـــــ لآ الٰہ اِلاَّ اللہ
حُسن نے کہا ـ پڑھ ـــــــ
ـــــ صَلِّ وسلّم و بارک علیٰ رسول اللہ :
گویا ـــــ
محبوب نے محبّت کی اور محبّت نے محبوب کی

marfat.com

یاد کی بار بار تلقین کی، تاکید کی، اور — ہر کسی کو کی!

موجودات کی ہر شے میں اُس کا حُسن جلوہ گر ہے اور عشق موجودات کی ہر شے میں اپنے معشوق کے حُسن کا جلوہ پاکر — رِند ہو یا زاھد — محو و مدہوش ہوتا ہے! اپنے محبوب کو۔ اپنی ذات کی محبت میں۔ اس طرح مستانہ دیکھ کر

مُحبّ

اُسے اپنے اتنا قریب کر لیتا ہے — کہ — بال بھر بھی فرق بیچ میں نہیں رہتا — اور — یہ کامیابی کی حد ہے

ھماری محبت کا دعویٰ زبانی اور بے بنیاد ہے

ھم — فی الحقیقت اس کے نہیں — اس کے سوا

ھر شے کے طالب ھیں — ورنہ

اگر اُس کے طالب ہوتے — اور

اس کے سوا کسی اور شے کے طالب نہ ہوتے

وُہ — غفورٌ حلیم، جوادٌ کریم، رؤف رحیم ہیں

ضرور ہماری محبت کو قبولیت فرماتے — اور

ھمیں سیدھی راہ دکھاتے —

پھر ہماری یہ حالت نہ ہوتی — اور نہ ہی ہم آوارہ رہتے!

marfat.com

اگر ہم ان کے حُسن پہ عاشق ہوتے۔
تو ـــ ان کے سوا کوئی اور کلمہ زبان پہ نہ لاتے
ہر دم ان ہی کا ذکرِ خیر جاری رہتا ـــ اور ـــ نہ ہی
دیدار کے سوا کوئی اور شَے طلب کرتے۔

یا حیُّ یا قیوم

حُسن ـــ جہاں بھی بے نقاب ہُوا ـــ اور
جب بھی بے نقاب ہُوا ـــــ
(حجابات اٹھے)
عشق ـــ میدانِ عمل میں آیا
عشق ـــ جب حُسن میں محو ہُوا ـــ ہمہ تن دِین ہُوا
پھر اُسے ـــ کسی اور شَے کی خبر نہ رہی
اور نہ ہی وہ ـــ کسی اور طرف متوجہ ہُوا

ایک نے بتایا ـــ کہ ـــــ
میرا حال عجیب اور نازک ہے ـــ
جب میں ـــــ
اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

marfat.com

اللہ

مجھے اپنے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

متوجّہ کر دیتے ہیں !

پھر ـــــ جب میں ـــــــــ

اللہ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

وُہ روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے اپنے اللہ کی طرف متوجہ کر دیتے ھیں

اور یہ ـــــــــ

دن میں کئی کئی بار بدلتا ہے

حُسن نے عشق کو پیدا کیا (اپنے لئے ۔ صرف اپنے لئے)

سو

عشق حُسن کا پُجاری ہے !

جب تک حُسن باقی ہے ـــــ عشق باقی ہے !

marfat.com

حُسن سدا باقی ہے ـــــ عشق بھی سدا باقی ہے
سچ پوچھو۔ تو ـــــــــ
عشق ہی حُسن کی جان ہے
عشق حُسن کے لئے ـــ اور حُسن عشق ہی کے لئے ہے

عشق جب حُسن (لاالٰہ الاّ اللہ) میں محو ہُوا ـــ
حُسن نے کہا ـــ بے شک تو سچّا ہے۔
بلاشک وشبہ میں ہی لاالٰہ الاّ اللہ ہوں ؛
میرے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں
پھر بھی مجھے راضی کرنے کے لئے
محض میرے ذکر ہی پہ اکتفا نہیں کیا جا سکتا۔
میرے ساتھ میرے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر ضروری ہے۔
جن کی بدولت تم مجھ تک پہنچے ـــ اور
جن کے پہنچائے ہوئے پہنچے۔
اُن کی طرف رجوع کر
زندگی کے ہر معاملہ میں ان کی اتباع کر
اُن کی زندگی ساری خدائی کے لئے ایک نمونہ ہے
اُن کی اتباع میں میری خوشنودی و رضا ہے

marfat.com

میرے محبوب کی ہر اتباع میری دلپسند ادا ہے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ

عشق کے بحر اور

کُل کائنات کے عاشق

اِس بحر کے قطرات ہیں

محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

ہی عشق کے سرچشمہ ہیں!

marfat.com

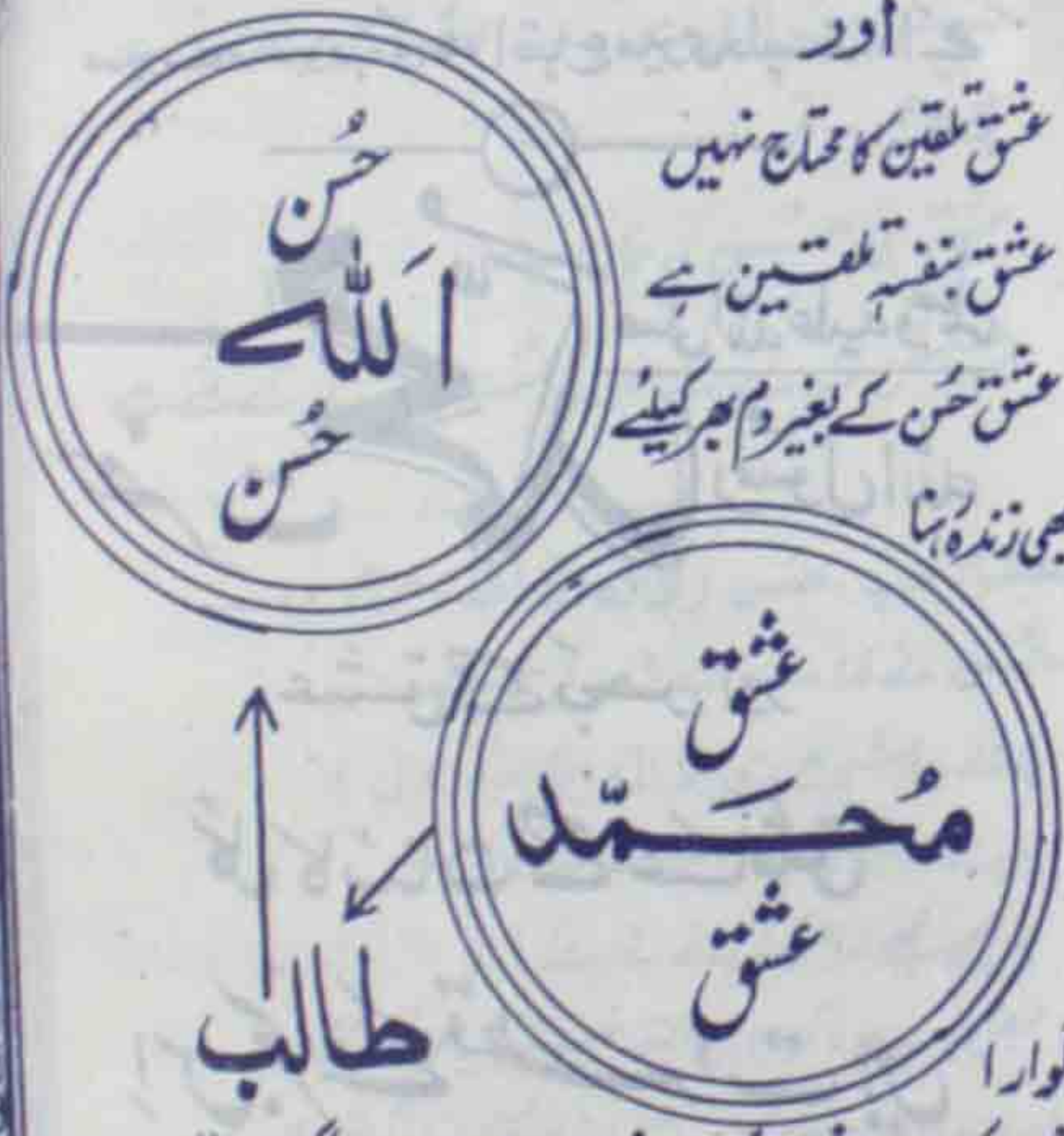
اور
عشق تلقین کا محتاج نہیں
عشق بنفسہٖ تلقین ہے
عشق حُسن کے بغیر دم بھر کیلئے
بھی زندہ نہ رہنا
حُسن
اللہ
حُسن
عشق
مُحمّد
عشق
طالب
گوارا
نہیں کرتا۔ عشق حُسن میں محو اور ماسوا سے بیگانہ رہتا ہے!
ایک اللہ کے بندے نے بتایا۔ کہ
جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جاتے ہیں۔ بندہ
کہے جاتا ہے اور کئے جاتا ہے۔ بندہ ہر وقت ہر حال میں
عشق (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے تابع نقل و حرکت پہ مجبور ہے!

marfat.com

اللہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اللہ کی طرف لوٹاتے رہتے ہیں

جب بندہ سے کوئی کام لینا ہوتا ہے — بندہ کی توجہ دنیاوی
امور پہ مبذول کر دیتے ہیں ۔ بندہ پھر نہایت دلچسپی سے مخلوق
کے افادہ عام میں مصروف ہوتا ہے

بعض اوقات

جب بندہ گناہوں کے کام کرتا ہے، پھر مجھے اللہ کی طرف رجوع
کر دیا جاتا ہے — اللہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
رجوع کر دیتے ہیں — اور پھر بطور تازیانہ عبرت مجھے

لہو و لعب

میں مصروف کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ زندگی میں سب سے بُرا مقام ہے
کہ بندہ لہو و لعب میں مصروف ہو

یا حیُّ یا قیومُ

حُسن کا کام ناز ہے اور — عشق کا ناز برداری ہے !
دونوں اپنے اپنے مقام پہ پورے اترتے رہے ——

marfat.com

حُسن نے جب بھی عشق کو آزمایا ــــ
عشق ہر آزمائش میں پورا اترا ــــ

جان دیدی ــ بازار میں بک گیا، جسم کیڑوں نے کھالیا۔ سر نیزے
پہ چڑھائے گئے ــــ لیکن ــــ اُف تک نہ کی ــ گویا
محبوب کی رضا کو محبت کی ادا سمجھ کر لطف اندوز ہوا
عشق نے حُسن کی ہر بے رخی کو اندازِ ادا سمجھ کر خندہ پیشانی سے
تسلیم کیا۔
معرکۂ محبت میں عشق جب بے نیاز ہوا
اور ــ اپنے مقام سے ہٹنے لگا ــــ فوراً تھام لیا گیا۔!
یہی عشق کا آخری حربہ اور
اِسی میں محبت کی بازی ہے!

عشق نے ہر شے کی ــ پر ــ شِرک کبھی نہ کیا
اپنے محبوب کے سوا کسی اور کی طرف آنکھ تک نہ اٹھائی ــ اور
یہی محبّت کی وفا کی حد ہے

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یاحی یاقیوم

دارالاحسان

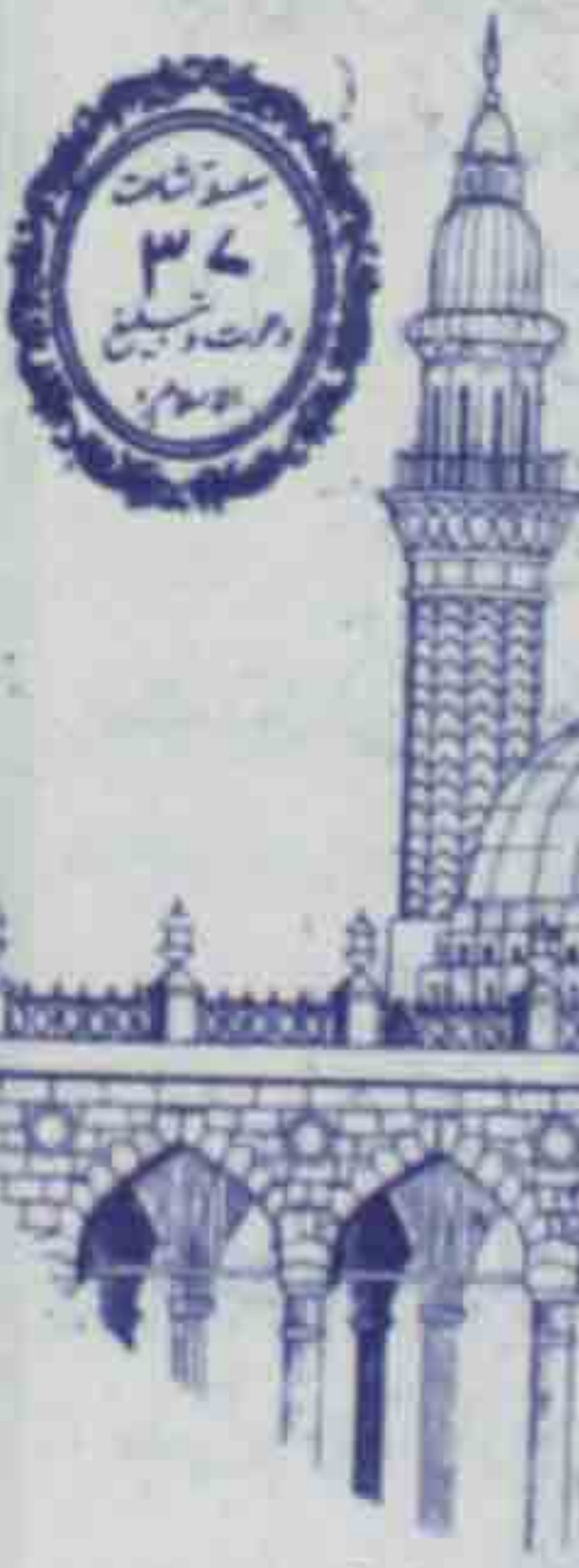

اللھم صل علی سیدنا
محمد وآلہ وعترتہ بعدد
کل معلوم لک استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ

توکلت علی اللہ العظیم

علامہ محمد برکات علی لدھیانوی حنفی عفی عنہ

المقام النجاۃ الصحاف المقبول المصطفین ۵ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

ایک شک کا ازالہ

واضح ہو۔ کہ اللہ کے کام اللہ ہی کے کلی توکل پہ چلا کرتے ہیں
توکل کی چار قسمیں ہیں

۱۔ توکّل عَلَی النّاس

۲۔ توکّل عَلَی النکسب

۳۔ توکّل عَلَی الاُسباب

۴۔ توکّل عَلَی اللہ العلیّ العظیم

اللہ سبحانہٗ کے سوا تینوں قسم کے توکل ناقص اور ناپائیدار ہیں۔
دین کے تمام کام اللہ تبارک تعالےٰ کے کام ہیں۔

اور

اللہ تبارک تعالےٰ

مالک الملک، قادر المقتدر اور قاضی الامور ہے۔ اپنے

تمام کام

بخیر و احسن انجام دینے کا ضامن و ذمہ دار ہے

بندہ جب

marfat.com

اپنے اللہ پہ ایسا کامل توکل کر لیتا ہے۔ تو اللہ اسے ماسوا سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

بندہ جب

اپنے اسباب ترک کر کے مسبب الاسباب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اللہ خوش ہوتا ہے — کہ اس بندے کو معلوم ہے۔ کہ میں اس کا — رب — رحمٰن — رحیم — کریم اور اس کے ہر کام کا واحد وکیل و نصیر و کفیل ہوں

پھر

اللہ اپنے اس بندے کو، جو اس کی ذات پہ توکل کر لیتا ہے، اپنے سوا کسی اور در پہ بھیجنا گوارا نہیں کرتا۔

قرآن کریم

کی درسگاہ بدرجہ اولیٰ اللہ کی اپنی درس گاہ ہوتی ہے — اور — اللہ کی درسگاہ کسی بھی معاملہ میں مخلوق کی محتاج نہیں ہوتی بلکہ مخلوق اس کی محتاج ہوتی ہے۔

کسی بزرگ نے فرمایا ہے

یارب تو کریمی و رسول تو کریم — صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

بندہ گنہگار اس میں یہ اضافہ ضروری سمجھتا ہے۔

یارب تو کریمی و رسول تو کریم و کتاب تو کریم — صد شکر کہ ہستیم میانِ سہ کریم

اللہ کریم ہے —

marfat.com

اللہ کے رسول مقبول روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کریم ہیں۔

اسی طرح

اللہ کی کتاب قرآن عظیم بھی کریم ہے اور کریم کسی کے کرم کا محتاج نہیں ہوتا بلکہ ہر کوئی ہر معاملہ میں اس کا محتاج ہوتا ہے۔

یہ ہمارے ایمان کی کمزوری ہے کہ ہم

قرآن کریم کی درسگاہ

کے لیے چندہ اکٹھا کرنے اور لوگوں کو تعاون کرنے کی مہم جاری رکھتے ہیں ورنہ اگر ہمیں اللہ کی کتاب کی درس گاہ کی اہمیت و عظمت کی کماحقہٗ خبر ہو ہم صرف اللہ کے بھروسہ پر اللہ کی کتاب کی تعلیم کی درس گاہ کا افتتاح کریں اور کسی سے بھی کوئی سوال نہ کریں کیا اللہ کو یہ علم نہیں کہ ہم اللہ کی کتاب قرآن کریم کی تعلیم اللہ کی مخلوق کو دے رہے ہیں۔ قرآن کریم ہے اور اپنے قاری کو کسی غیر کا محتاج ہونے نہیں دیتا۔ یہ دنیا دار بیچارے بھلا اللہ کے دین کی کیا خدمت کریں گے ان کا تو اپنا ہی گزارا نہیں ہوتا۔

نیز

یہ کہ دین ہر کسی کی خدمت قبول نہیں کرتا کسی قسمت والے ہی کو دین کی خدمت کا موقعہ ملا کرتا ہے۔

قرآن کریم

کی عزت و عظمت کا تقاضا ہے کہ اللہ کی اس کتاب کے کسی سلسلہ میں کسی سے بھی کوئی سوال نہ کیا جائے اور ہر کسی سے بے نیاز ہو کر

اللہ العزیز الکریم

marfat.com

کے بھروسہ پر اسے جاری کیا جائے ۔ دیکھ لیں ۔ پھر یہ درس گاہ کبھی کسی کی محتاج نہ ہو۔ کسی بھی معاملہ میں کبھی محتاج نہ ہو ۔ قرآن کریم کی درسگاہ اور ہماری محتاج ناممکن ۔ ہم اس کے محتاج ہیں ۔ زہے قسمت ہماری خدمات قبول ہوں ۔

اللہ ہمیں طیب رزق عنایت فرمائے ۔ اور ۔ ہر رزق طیب نہیں ہوتا مشکوک رزق بھلا کیوں کر اللہ کے ہاں مقبول ہو سکتا ہے ۔ ہمارا رزق طیب نہیں ورنہ اگر ہم نے طیب رزق کھایا ہوتا ہماری غیرت یہ گوارا ہی نہ کرتی کہ دین کے کسی بھی معاملہ میں کسی اور طرف رجوع کرتے ۔

باوجود شب و روز اللہ اللہ کے شغل میں مشغول ہونے کے ہماری روحانی حالت میں کوئی نمایاں تبدیلی نہیں آئی اور یہ رزق ہی کی بدولت ہے ۔

اللہ ہمیں طیب رزق عنایت فرمائے ۔ یا حی یا قیوم ۔ امین

ورنہ جب تک کسی کو حلال روزی نصیب نہیں ہوتی نہ عبادت میں سرور نصیب ہو سکتا ہے اور نہ ہی دل روشن ۔ آزمائش کے طور پر اسے آزما کے دیکھیں اگر یہ بات نہ حاصل ہو جو چاہیں سو کہیں ۔

ایک مدرسے کی سرپرستی بندہ کو بھی حاصل ہے اور بندہ اپنے محسنین کی خدمت میں یہ گزارش کرتا ہے کہ وہ اللہ کی کتاب قرآن کریم کی درس گاہ کا قیام اس عہد پر کریں کہ ساری عمر اس مدرسہ کی خاطر کسی سے بھی اور کسی بھی قسم کا کوئی سوال نہ کریں گے ۔

اللہ کی کتاب قرآن کریم

marfat.com

اللہ ہی کے لئے پڑھائیں گے اور کسی سے کوئی سوال نہ کریں گے۔ بلا مانگے اللہ جو دے گا اسے اللہ ہی کی طرف سے بھیجا ہوا جان کر تسلیم کر لیں گے اور اللہ ماشاءاللہ ہر وقت ہر جگہ حاضر و ناظر اور کون و مکان کی ہر شے سے علیم و خبیر ہے اور کوئی بھی شے اس سے اوجھل نہیں۔

کیا

اللہ کو ہماری حاجات کا پتہ نہیں یا اللہ کو اپنی کتاب کی درس گاہ کی جملہ حاجات برآری کا خیال نہیں؟

ہم ہر معاملہ میں صبر سے رحمت کا انتظار کریں گے لیکن کسی سے بھی کبھی کوئی سوال نہ کریں گے

اور

یہ قرآن کریم کی شان کے شایاں ہی نہیں کہ قرآن کریم کی درس و تدریس کے لئے ہم کسی سے کوئی سوال کریں۔ یا حی یا قیوم

واضح ہو کہ کسی درس گاہ کو ترقی کرنے کے لئے پہلے ہی روز روپوں پیسوں کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اسے

علمی، ادبی، اصلاحی اور اخلاقی

جد و جہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب کوئی درس گاہ علمی، ادبی، اصلاحی اور اخلاقی معیار حاصل کر لیتی ہے پھر منظرِ عام پر آنے کے لئے روپیہ کی ضرورت پڑتی ہے اور روپیہ پھر بھی

اللہ

ہی دیتا ہے۔ اللہ کے سوا نہ کوئی دوسرا رب ہے جس سے کہ سوال کیا جائے اور نہ ہی

marfat.com

ہم کسی اور کے بندے ہیں جس کے کہ در پہ جائیں اور

علم الحدیث

کا معاملہ اس سے بھی کہیں نازک ہے۔ علم الحدیث اللہ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے اور اس کا ادب و احترام بہت ہی اہم ہے۔ قدم قدم پہ اور ذرا سی غلطی پہ توفیق سلب ہونے کا خطرہ ہے۔

اگر یہ بازیچۂ اطفال ہوتا تو نامعلوم چودہ سو سال میں کیا سے کیا ہو جاتا۔

علم الحدیث

پر ہر کسی کو اجازت نہیں ملتی۔ اپنے بندوں میں سے جس بندے کو اللہ چن لیتے ہیں اسے اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے علم کی توفیق بخشتے ہیں۔ پہلے اسے غیرت عنایت فرماتے ہیں اور پھر علم۔

یا حی یا قیوم

اسلام اللہ کا دین ہے

اور اللہ ہی اپنے دین کی ہر شاخ کا وارث ہے۔

جو شے اللہ کے ذمہ ہو ہمیں اس میں تگ و دو کی کیا ضرورت۔ ہمارے ذمہ پڑھنا اور پڑھانا ہے اور اللہ کے ذمہ ہماری جملہ حاجات کا بر لانا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَہٗ وَاسْتَھْدٰیکَ فَھَدَیْتَہٗ وَاسْتَنْصَرَکَ فَنَصَرْتَہٗ۔ آمین!

marfat.com

اگر واقعی یہ اللہ کی کتاب کا مدرسہ ہے پھر اللہ کی قسم اللہ کے سوا یہ کسی اور کا کسی بھی معاملہ میں کبھی محتاج نہیں ہو سکتا۔ ہر معاملہ میں اللہ ہی اللہ

یا حی یا قیوم

ہم اللہ کی کتاب کے مدرسہ کی خاطر بھلا کسی دنیادار کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہم اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اللہ ہی ہمارا والی و وارث ہے۔

بندے کے بغیر کوئی بندہ کبھی بندہ نہیں بنتا۔ بندہ ہی بندے کو بندہ بنایا کرتا ہے۔

یا حی یا قیوم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ آمین

امروز سعید یک شنبہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۰ ہجری القدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

دار الاحسان

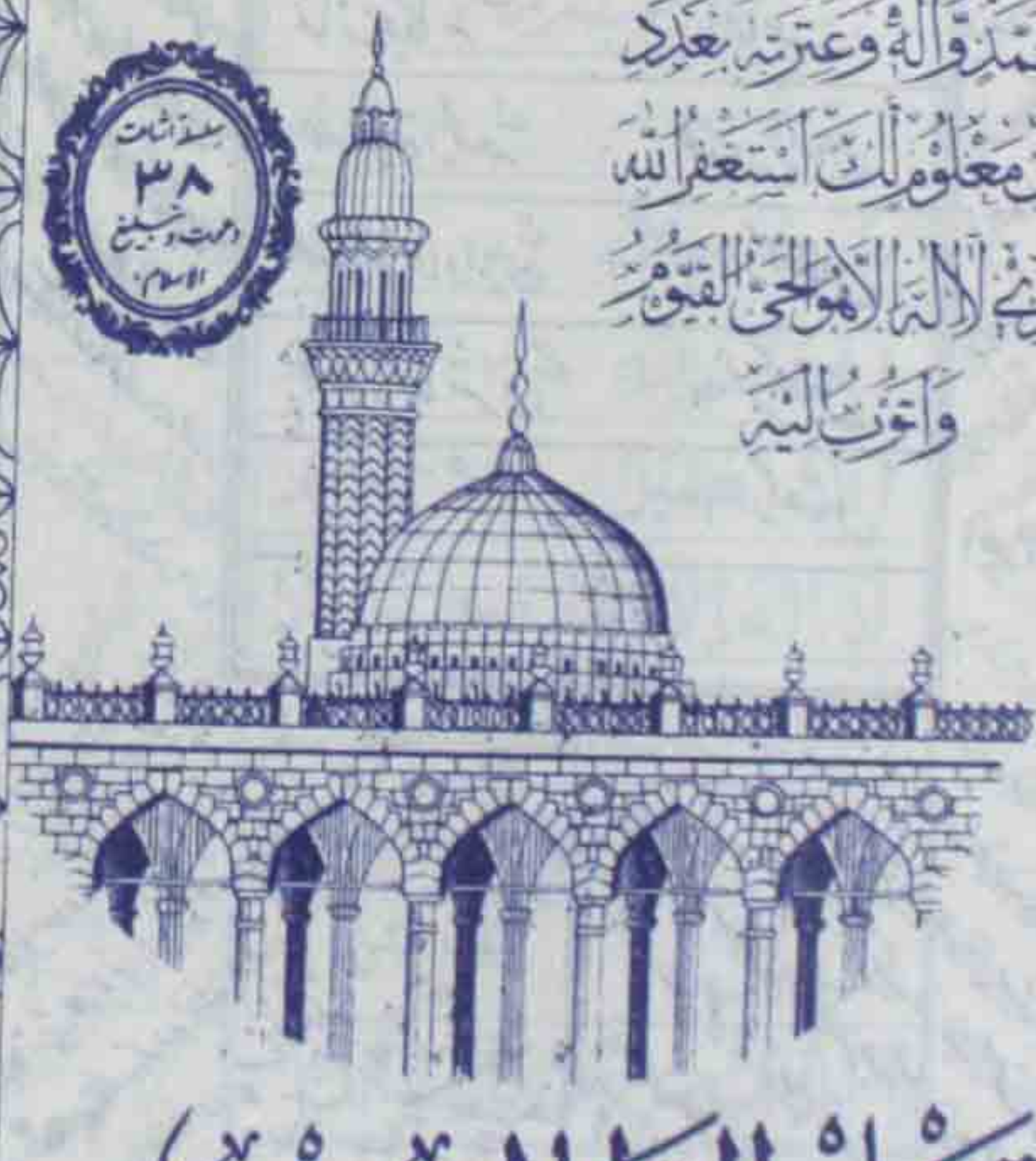

تعلیم الطالبین

علامہ محمد برکت علی لودھیانوی حنفی

المقام الثجاف الصحاف المقبول لمصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

نماز پنجگانہ	باجماعت
صلوٰۃ الجمعہ	ضرور پڑھیں
صلوٰۃ الاوابین	۶ رکعتیں
صلوٰۃ الاشراق	۲ رکعتیں
	۴ رکعتیں

marfat.com

بعد ہر نماز

آیۃ الکرسی	۱ بار
سُبْحَانَ اللّٰہِ	۳۳ بار
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	۳۳ بار
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۳۳ بار
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ	۱ بار
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ	

marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ

السَّلَامِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ

الْاِحْسَانِ ※

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الشَّفِیْعِ فِیْ

جَمِیْعِ الْاَنَامِ ۱۴ بار

بعد نماز فجر و عصر

لہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۳ بار

سورہ حشر کی آخری سہ آیات

marfat.com

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

marfat.com

اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ۳ بار
۱ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ۱۰۰ بار
۲ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
۱۰۰ بار
۳ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ) ۱۱۱ بار

marfat.com

رات کو سونے سے پہلے

سورۃ بقرہ (آخری دو آیات) ابار

سورۃ الملک ابار

صبح کے وقت

سورۃ یٰسٓ ابار

marfat.com

اس کے علاوہ

ہر وقت ہر حال میں چلتے پھرتے

یہ ورد

بلا تعداد و تعیّنِ وقت

پڑھنے کا معمول رکھیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

بعون باقبہ

اللھم صل علی سیدنا
محمد وآلہ وعترتہ بعدد
کل معلوم لک استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ

تبلیغ الاسلام

خادم محمد پرگاش علی اوڈھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف اصحاف المجبول المصطفین ○ دارالاحسان ۱۳۵۲ھ

marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

تبلیغ الاسلام

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ و جلّ ذوالجلال والاکرام فرماتے ہیں۔ کہ :

(۱) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

(حٰمٓ السجدہ : ۳۳)

اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے۔ اور کہے میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

(۲) کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ط

(اٰل عمران : ۱۱۰)

تم لوگ اچھی جماعت ہو، کہ وہ جماعت لوگوں کیلئے ظاہر کی گئی ہے۔ تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو، اور بری باتوں سے روکتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو :

marfat.com

(۳) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(آل عمران : ۱۰۴)

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضرور ہے۔ کہ خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور بُرے کاموں سے روکا کریں۔ اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے:

(۴) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

(النحل : ۱۲۵)

آپ اپنے رب کی راہ کی طرف علم کی باتوں اور اچھی نصیحتوں کے ذریعے سے بلائیے اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بحث کیجئے۔

(۵) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(آل عمران : ۳۱)

آپ فرما دیجئے۔ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو تم لوگ میرا اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کرنیوالے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔

(۶) فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝

(البقرہ : ۱۵۲)

پس تم مجھکو یاد کرو۔ میں تمکو یاد رکھوں گا۔ اور میری (نعمتوں کی) شکر گذاری کرو۔ اور میری ناسپاسی مت کرو۔

(۷) وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ

اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں۔ ہم انکو اپنے رستے ضرور دکھا دیں

marfat.com

اللہ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(العنکبوت : ۶۹)

(۸) يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

(البقرۃ : ۲۰۸)

گے، اور بیشک اللہ تعالیٰ ایسے خلوص والوں کے ساتھ ہے :

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو۔ اور (فاسد خیالات میں پڑکر) شیطان کے قدم بقدم مت چلو۔ واقعی وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حیّ یا قیّوم

○

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ :-

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کون سے بندے سب بندوں میں درجے کے اعتبار سے سب سے بڑی فضیلت رکھنے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (کیا ان ذاکرین کا مرتبہ) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (بڑا ہے؟) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر اپنی تلوار کافروں اور مشرکین پر چلاتا رہے۔ یہاں تک کہ ٹوٹ جائے۔ اور خون سے رنگین ہو جائے۔ تب بھی اللہ کا ذکر کرنے والے اس غازی سے مرتبے میں بڑے ہیں :

(ترمذی شریف ۔ جلد دوم)

marfat.com

السّلامُ علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عزیزی و مخلصی و محبّی سلمہ اللہ تعالیٰ :

یوں تو امّت مسلمہ کا ہر فرد مبلّغ ہے۔ تاہم اللہ سبحانہٗ اپنے جن بندوں کو اس دعوت کے لئے خاص کر لے، ان کے لئے اس سے بڑی اور کوئی سعادت نہیں۔

داعی الی اللہ اور مصلح حقیقی کی سعی دو قسم پر ہے

اوّل۔ اصلاحِ نفس دوم۔ اصلاحِ معاشرہ

دعوت تین امور پر مشتمل ہے۔

اوّل: امر بالمعروف دوم: نہی عن المنکر سوم: یادِ حق

یعنی جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے، کریں، اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے باز رہیں، اور ہر وقت ہر حال میں اللہ سبحانہٗ کی یاد میں مشغول رہیں۔ یہ تینوں باتیں شریعت کا لبّ لباب، طریقت کی اصل اور بلوغ المرام ہیں۔

معاشرہ انسانی اجتماع کا دوسرا نام ہے۔ اس اجتماع میں افراد ایک دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ کہ یہ جبلّی طور پر اثر پذیر ہے۔ لہٰذا معاشرے کا ہر فرد شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنے ماحول پر اثر انداز یا اثر پذیر ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہر فرد داعی بھی ہے اور مدّعو بھی۔ اصلاح کن بھی ہے اور اصلاح گیر بھی۔

فرد کی اصلاح دراصل معاشرہ کی اصلاح، اس کی تعمیر معاشرہ کی تعمیر،

marfat.com

اور اس کی تخریب معاشرہ کی تخریب ہے۔ لہٰذا فرد معاشرہ کی اصلاح کا ضامن اور ذمہ دار ٹھہرا۔ محض اصلاح نفس بھی تبلیغ کی منفعل دعوت ہے۔ یعنی فی نفسہٖ اثر انداز ہے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ!

آپ کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔ اور آپ اسے ذہن نشین کر لیں۔ کہ نجات، قرب اور ولایت کا واحد ذریعہ اتباع شریعت پر ہی موقوف ہے۔

شریعت کے ضروری احکام حسب ذیل ہیں۔ ان پر چلیں :——

نفلی عبادت مستحب ہے، نہ فرض ہے نہ واجب۔ مگر جب کوئی نفلی عبادت ایک بار اختیار کر لی جائے۔ واجب الادا ہو جاتی ہے۔ جس بھی عمل کو ایک بار اختیار کر لیں۔ ہمیشہ کریں۔ کبھی ترک نہ کریں۔ آپ اپنے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو استقامت بخشیں۔ ایسی استقامت، جو کبھی چھن نہ سکے۔ اور جسے کوئی چھین نہ سکے۔ یاحیّ یاقیّوم! آمین!

آپ جب بھی کسی قسم کی طہارت کریں۔ مثلاً وضو کریں، یا غسل یا تیمم کریں۔ تو اس طہارت کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں۔ اسے تحیّۃ الوضو کہتے ہیں۔ اسی طرح جب بھی کسی مسجد میں داخل ہوں۔ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز تحیّۃ المسجد پڑھیں۔ (مکروہ اوقات کے سوا۔ بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب۔ بعد نماز عصر تا غروب آفتاب اور عین دوپہر نماز کے لئے مکروہ اوقات ہیں)

مغرب کی نماز کے فوراً بعد چھ یا بیس رکعت نفل پڑھیں۔

marfat.com

اسے اوّابین کی نماز کہتے ہیں۔ فجر کی نماز پڑھ کر اگر کوئی خاص مجبوری یا سفر درپیش نہ ہو۔ تو مسجد میں نماز کی جگہ بیٹھ کر سورج نکلنے تک اپنا وظیفہ پڑھتے رہا کریں۔ سورج نکلنے پر دو رکعت نفل پڑھیں۔ گویا یہ نماز پڑھنے والا حج اور عمرے کا ثواب پاوے۔ پھر اسی جگہ چار رکعت نفل اور پڑھیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ فرماتے ہیں "اے بندے! پڑھ تو شروع دن میں میرے لئے چار رکعتیں۔ کفایت کروں گا میں تیرے لئے آخر دن تک"!

اللہ تعالےٰ نے آدمی کو تین سو ساٹھ ہڈیوں پر بنایا ہے۔ جب سو کر اٹھتا ہے، ہر ہڈی پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے الحمد للہ کہنا صدقہ ہے۔ لا الٰہ الاّ اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے۔ لاحول ولا قوّۃ الا باللہ العلیّ العظیم کہنا صدقہ ہے۔ استغفر اللہ کہنا صدقہ ہے۔ اور چاشت کی دو رکعت ان سب کو کفایت کرتی ہیں۔

اگر ہو سکے، اور اللہ سبحانہٗ آپ کو توفیق دیں۔ تو چار یا آٹھ یا بارہ رکعتیں چاشت کی نماز پڑھیں۔ جو شخص چاشت کی نماز کی بارہ رکعتیں پڑھتا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالےٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بناتا ہے۔ نیز اس نماز کا پڑھنے والا کبھی فقیر (محتاج) نہیں ہوتا۔ جب دن ڈھلے یعنی ظہر سے پہلے زوالِ آفتاب کے بعد آسمان کے دروازے کھلتے ہیں۔ اور یہ وقت عبادت کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ اس وقت چار رکعتیں پڑھیں۔

marfat.com

گویا یہ نماز دن کی تہجد کی نماز ہے۔ اس وقت ہر آدمی دنیاوی دھندوں میں مصروف ہوتا ہے۔ یہ نماز اس سلسلہ عالیہ قادریہ مجددیہ میں پابندی سے پڑھی جاتی ہے۔

فرض عبادت

پانچوں فرض نمازیں باقاعدہ اور جہاں تک ہو سکے باجماعت پڑھیں۔ جماعت کی نماز کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا زیادہ ہے۔ نماز کے تمام ارکان رکوع و سجود اچھی طرح ادا کریں۔

نماز جمعہ

جمعہ کی نماز پابندی سے پڑھیں۔ کبھی ترک نہ کریں۔ جمعہ کے دن غسل کریں۔ عمدہ لباس پہنیں۔ میسر ہو تو خوشبو لگا کر جمعہ میں حاضر ہو دیں۔ کوشش کریں، کہ سب سے پہلے حاضر ہوں۔ جو سب سے پہلے مسجد میں آیا۔ گویا اس نے اللہ کی راہ میں اونٹ قربانی کیا۔ دوسرے نے گویا گائے قربان کی۔ تیسرے نے گویا بکری یا دنبہ قربان کیا۔ چوتھے نے گویا مرغ قربان کیا۔ اور پانچویں نے گویا انڈا۔ اس کے بعد عام ثواب لکھا جاتا ہے۔ جمعہ کی سنتیں پڑھ کر جمعہ کی نماز سے فارغ ہونے تک مسجد میں کسی سے کوئی کلام نہ کریں۔ اللہ اللہ کرتے رہیں، تقریر سنیں، پھر خطبہ سنیں۔

نماز عصر

عصر کی نماز سے پہلے چار رکعت (سنت غیر مؤکدہ) پڑھیں۔ اسکے پڑھنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے۔

نماز تہجد

اب اگر دین میں آپ ذرا سی اور رغبت فرمائیں، تو دو اور

marfat.com

نمازیں جو ان تمام سے اعلیٰ درجہ رکھتی ہیں۔ پڑھیں۔ اور وہ رات کی نمازیں ہیں۔ مثلاً تہجد کی نماز۔ اس کی چار یا آٹھ رکعتیں، یا جتنی اللہ سبحانہ تعالےٰ توفیق دے، پڑھیں۔ جب تہجد کی نماز پڑھنا شروع کر لیں۔ پھر کبھی ترک نہ کریں۔ اس کی رکعتوں میں جو لمبی سورتیں یاد ہوں۔ پڑھیں۔ ورنہ قل ھو اللہ احد ہی پڑھ لیں۔ اس کی تعداد حسب طاقت خود ہی مقرر کر لیں، مثلاً ہر رکعت میں تین یا سات یا گیارہ یا اکیس یا جتنی دفعہ آپ آسانی سے اور ہمیشہ پڑھ سکیں۔ پڑھنے کا معمول بنا لیں۔ سورۂ اخلاص کا ایک بار پڑھنا ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اور جس نے اس سورت کو دس دفعہ پڑھا۔ اللہ سبحانہٗ اس کے لئے جنت میں ایک قصر بناتے ہیں۔ اس نماز کا بہترین وقت بارہ بجے رات سے لے کر دو بجے رات تک ہے ویسے صبحِ صادق سے پہلے پہلے پڑھ سکتے ہیں۔ صبح صادق کے وقت فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی اور نفل نماز نہ پڑھیں۔ اس لئے کہ ان دو سنتوں کا ثواب زمین اور آسمان کو بھر دیتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے تہجد کی نماز یا کوئی رات کا وظیفہ رہ جائے، تو دن کو ظہر کی نماز سے پہلے پہلے ادا کر لیں۔ گویا آپ نے رات ہی کو عین وقت پر ادا کیا۔

صلوٰۃ التسبیح

رات کی دوسری نماز صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعتیں ہیں۔ اس نماز کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ جسے جب موقع ملے پڑھ لیں۔ جو صاحب روز پڑھنا چاہیں۔ وہ تہجد سے پہلے پڑھنے کا اپنا معمول بنا لیں۔ یہ وقت اس نماز کے لئے اور وقتوں

marfat.com

سے بہتر ہے۔ اس لئے کہ اور وقت پر ہر کسی کو اس کی فراغت نہیں۔
ہوتی۔ یہ نماز اس طرح پڑھیں۔ اس کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور
ایک اور سورۃ ایک ایک بار پڑھیں۔ پھر کھڑے کھڑے پندرہ بار سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں پھر
رکوع کریں، اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے بعد دس بار یہی کلمہ
پڑھیں۔ پھر کھڑے ہوں اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد
کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھیں۔ پھر سجدہ کریں۔ سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی کے بعد دس مرتبہ یہی کلمہ پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں۔ اور دس بار
یہی کلمہ پڑھیں۔ پھر دوسرا سجدہ کریں۔ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے بعد
دس بار یہی کلمہ پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس بار یہی کلمہ پڑھیں۔
یہ ایک رکعت میں پچھتر مرتبہ ہوا۔ اسی طرح ہر رکعت میں پڑھیں۔ اور یہ کل چار
رکعتوں میں تین سو مرتبہ ہوا۔ اگر اللہ سبحانہٗ آپ کو توفیق دیں۔ تو اسے ہر روز
پڑھیں۔ اگر ہر روز نہ پڑھ سکیں، تو ہفتہ میں ایک بار پڑھیں۔ یا مہینہ میں ایک
بار پڑھیں۔ (اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو) سال میں ایک بار پڑھیں۔ یا پھر عمر
بھر میں (ضرور) ایک بار پڑھیں۔ اس کے پڑھنے سے تمام گناہ چھوٹے ہوں
یا بڑے۔ مخفی ہوں یا ظاہری۔ عمداً ہوں یا سہواً، سب کے سب اللہ تعالےٰ
معاف فرما دیتے ہیں۔ نیز درجات کی بلندی کے لئے اس نماز کا پڑھنا انسب
معمول ہے۔ یہ مستند مروجہ نفل نمازیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ان
کے پڑھنے کی توفیق بخشے۔

marfat.com

نماز پڑھ چکنے کے بعد

نماز پڑھ چکنے کے بعد جب تک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا اللہ اللہ کرتا رہتا ہے۔ فرشتے اس کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ اور اللہ کی رحمت اس پہ نازل ہوتی رہتی ہے۔ اگر آپ کاروباری ہیں۔ یا کسی جگہ ملازم ہیں اور نماز کے بعد اطمینان سے اپنی جگہ بیٹھ نہیں سکتے۔ تو نماز پڑھ چکنے کے بعد اپنے کام پہ جاتے ہوئے چلتے چلتے پڑھیں۔ اور ان کا پڑھنا کوئی مشکل نہیں۔ اور کسی کو بھی مشکل نہیں۔ ہر قسم کا آدمی ہر حال میں آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔

سورۂ فاتحہ ایک بار۔ آیۃ الکرسی ایک بار۔ آیۂ شہادت ایک بار۔ (شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝) آیۂ نبوت ایک بار (قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝) آمین!

اگر کوئی اس آیت کو سات بار پڑھے، تو اس کی برکت سے اگر مقروض ہو، تو قرضے سے نجات ملے۔ جب یہ سورتیں نازل ہونے لگیں، عرش سے لپٹ گئیں۔ کہنے لگیں، الٰہی تو ہمیں ان بندوں پہ بھیج رہا ہے۔ جو تیری نافرمانی کریں گے، اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ جو ہر نماز کے بعد ایک

marfat.com

بار تمہاری تلاوت کرے گا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں ستر بار اس کی طرف مہر کی نگاہ سے دیکھوں گا۔ اور ستر حاجتیں پوری کروں گا۔ اور بخش دوں گا۔

اس کے بعد قل ہو اللہ احد (پوری سورۃ) دس بار پڑھیں۔ اس کے پڑھنے والے کو اللہ تعالےٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ تو جنت میں جس در سے چاہے، داخل ہو۔ پھر سورۂ فلق ایک بار۔ سورۂ والناس ایک بار پڑھیں۔

یہ تسبیحات ہر نماز کے بعد پڑھیں : سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایک بار

جو شخص ہر نماز کے بعد مذکورہ یہ کلمات کہے، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہوں۔ یعنی بہت زیادہ۔ اگر اس سے زیادہ وقت ہو، یا رغبت ہو۔ تو پھر یہ کلمات اور پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہ ۱۰۰ بار۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۱۰۰ بار۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۱۰۰ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۱۰۰ بار

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

یہ اسم اعظم میرا اور یہاں کے ہر عقیدتمند طالبِ حق کا اسم مربی اور فریادرس ہے۔ اس سلسلہ عالیہ میں اس کا کثرت سے ورد کیا جاتا ہے۔ آپ اس اسم اعظم

marfat.com

یا حیّ یا قیوم کو ۱۱۱ بار باقاعدہ پڑھیں۔ چند بار سجدے میں بھی ضرور پڑھیں۔ جو صاحب اللہ کے ذکر کے لئے فارغ ہو۔ وہ اس اسم اعظم یا حیّ یا قیوم کو اس سے زیادہ بار پڑھے۔ مثلاً تین سو بار یا پانچ سو بار یا گیارہ سو بار یا تین ہزار بار یا گیارہ ہزار بار یا جتنی بار اللہ آپ کو توفیق دے یہاں تک کہ لاکھ بار روز پڑھے۔

یہاں تک فرض اور نفلی نمازیں اور جو کچھ بھی آپ نے نمازوں کے بعد پڑھنا ہے، ختم ہوا۔ لکھنے اور پڑھنے میں یہ بہت کچھ لکھا گیا۔ لیکن کرنے میں یہ معمولی کام ہے۔ اسے ہر مصروفیت کا آدمی اگر ذرا سی بھی ہمت کرے۔ تو نہایت آسانی سے ہر روز کر سکتا ہے۔ اب آپ حضور اقدس و اکمل صلی اللہ علیہ وسلم پہ کوئی سا درود و سلام بھیجیں۔ مندرجہ ذیل یہاں کے چنے ہوئے درود شریف ہیں۔ ان سب کو یاد کریں۔ اور باقاعدگی سے پڑھیں۔ اس لمبی عبارت کو دیکھ کر نہ گھبرائیں۔ یہ گھنٹوں کا نہیں، منٹوں کا کام ہے۔

ان کے فضائل کسی کے بھی احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتے۔

الصّلوٰت الشّریف

بعد ہر نماز صلوٰۃ الاویسیہ والاستغفار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَحَبِیْبِنَا
مُحَمَّدِ اِلنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

marfat.com

وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَ
بِعَدَدِ خَلْقِكَ وَ رِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ! ۱۱ بار یا ۲۱ بار

• اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ
اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ
وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ
الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِىْ كُلِّ
مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً
تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتُبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ
صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ
الْعٰلَمِيْنَ ط ۱ بار

• اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِىْ عِلْمِ
اللّٰهِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ ۱۱ بار

• اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَيِّدِنَا اٰدَمَ
وَسَيِّدِنَا نُوْحٍ وَّسَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَسَيِّدِنَا مُوْسٰى
وَسَيِّدِنَا عِيْسٰى وَمَا بَيْنَهُمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
صَلٰوةُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

۳ بار

marfat.com

عقیدت مندان سلسلہ

قادریہؒ، مجددیہؒ، غفوریہؒ، رحیمیہؒ، کریمیہؒ، امیریہؒ

اس درود شریف کو اس طرح پڑھیں :

- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ علٰی مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الشَّفِیْعِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَنَامِ ۱۴ بار

- جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

(اے اللہ جزا دے ہماری طرف سے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جس کے وہ اہل ہیں)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ "جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ" اَتْعَبَ سَبْعِیْنَ کَاتِبًا اَلْفَ صَبَاحٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کہے "جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ" تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ہزار دن تک مشقت میں

marfat.com

ڈالے گا۔ یعنی وہ ستر دن
تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے
تھک جائیں گے"

(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط)

فجر اور عصر کی نمازوں کے بعد

جو صاحب دنیاوی امور میں مصروف ہیں۔ اور مسجد میں یا گھر میں بیٹھ کر اللہ اللہ نہیں کر سکتے، تو وہ چلتے پھرتے ان کلمات کا ورد کریں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۳ بار

سورۂ حشر کی آخری سہ آیات ۳ بار۔ جس نے ان کو پڑھا ستر ہزار فرشتے اس کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور اگر وہ اسی دن یا رات میں مر جائے، شہید مرے اور شیطان سے محفوظ رکھا جائے۔

سورۂ اخلاص ۳ بار۔ سورۂ فلق ۳ بار۔ سورۂ ناس ۳ بار۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ۱۰ بار

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی فجر اور عصر کے وقت سبحان اللہ وبحمدہ سو بار پڑھے۔ اس سے بہتر عمل لیکر قیامت میں کوئی حاضر نہ ہوگا۔ مگر وہ، جس نے اسے زیادہ پڑھا ہو۔ یہ کلمہ اللہ سبحانہ کو محبوب فرشتوں کی تسبیح اور گناہوں کو معاف کرانے والا ہے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ اور اس کی بدولت اللہ تعالیٰ اپنی

marfat.com

مخلوق کو روزی تقسیم فرماتے ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ ۔ ابار گن کر پڑھ لیں۔ پھر چلتے پھرتے کاروبار کرتے سبحان اللہ وبحمدہ کہتے رہیں۔ اسی طرح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔۔ ابار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہم سے پہلے کسی امت پر ہمیشہ کے لئے اور پوری یہ نازل نہیں ہوئی اس کے فضائل و برکات کوئی کیونکر لکھ سکتا ہے۔ تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ قرآن کریم ہیں اور سارے قرآن کریم کا سورۂ فاتحہ میں اور سارا فاتحہ کا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں۔ اور ساری بسم اللہ شریف کا ب کے نیچے جو نقطہ ہے اس میں ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے کہا وہ نقطہ میں ہوں۔ جب یہ نازل ہوئی دریاؤں نے شور مچایا۔ ہوائیں پورب کی طرف چلیں۔ جانوروں نے کان لگائے۔ شیطان رجیم پر پتھر برسائے گئے۔ شیطان نے سر پر خاک ڈالی۔ اور اللہ نے اپنی عزت و جلالت کی قسم کھائی۔ کہ جس کام و کلام میں میرا یہ نام لیا جائے گا۔ برکت ہو گی۔ جس بیمار پر پڑھا جائیگا۔ شفا ہو گی۔ جو اسے پڑھے گا، جنت میں جائیگا۔

جنت میں کل چار پانی کے حوض ہیں۔ ایک پر لکھا ہے، "بسم" دوسرے پر "اللہ" تیسرے پر "الرحمٰن" اور چوتھے پر "الرحیم"۔ ان سے انواع و اقسام کے مشروبات کی نہریں جاری ہونگی۔ جو جنتیوں کے ساتھ ساتھ بہیں گی۔ جس قسم کی شئے جب بھی کوئی پینا چاہے گا۔ پی سکے گا۔ غرضیکہ بسم اللہ

marfat.com

شریف عاشقوں، مشتاقوں اور طالبوں کے سینوں کا نور، پشت پناہ، ہر شر سے بچانے والی، حذر اور ہر منزل پر پہنچانے والی مشعل راہ ہے آپ اسے تکیہ کلام بنالیں۔ اور ہر کام و کلام سے پہلے بسم اللہ شریف کہنا لازم قرار دے لیں۔ یہاں تک کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے، کھاتے پیتے، غرضیکہ ہر وقت، ہر حال میں جب بھی کچھ کہنے یا کرنے لگیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کریں۔ اسے کہہ کے دیکھیں اور اسے پڑھ کے دیکھیں، اسے جس نے بھی پڑھا اور جب بھی کسی نے پڑھا۔ ہر مشکل حل ہو گئی۔ اس سلسلہ عالیہ میں اسے نہایت باقاعدگی اور کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً فجر اور عصر کے وقت ۱۱۱ بار یا ۳۰۰ بار یا ۵۰۰ بار یا ۷۸۶ بار یا ۱۱۰۰ بار۔ اس کی قرأت آپ کے وجود سے سستی، ناداری، بیماری اور کسل وغیرہ کو جلا دے گی۔ اس کی جگہ رحمت و برکت کی لہریں دوڑا دے گی۔ ماشاءاللہ! اسم کے ساتھ ایک اور جلیل القدر کلمہ وابستہ ہے۔ اور وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ہے۔ یہ کلمہ اس امت کے لئے عرش کے نیچے ایک خزانہ ہے۔ اس کا قاری کبھی مفلس نہیں ہوتا۔ اس میں ننانوے مرضوں کی دوا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ درجے کی مرض جنون ہے۔ یہ نقصان کی ستر قسموں کو دور کرتا ہے۔ جن سے ادنیٰ قسم افلاس ہے شیطان کے لئے ایک حصار ہے جسے وہ کبھی چاند نہیں سکتا۔ اور شیطان بغیر مجبوری کے ہلاک ہوتا ہے۔ جب بندہ اس کلمے کو کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

marfat.com

فرماتے ہیں. میرے بندے نے سچ کہا۔ میرا بندہ بری ہُوا۔ اطاعت گذار ہُوا۔ اس نے اپنے تمام امور اور معاملات مجھے سونپ دیئے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حبیب مولا علی کرم اللہ وجہہ کو خیبر کے میدان کو بھیجا، یہی فرمایا۔ کہ اگر کسی بھنور میں پھنس جاؤ۔ تو کہنا — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

حضرت سرکار غوث الاعظم محبوب سبحانیؒ اور حضرت بدرالدین امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے بھی اپنی تعلیمات طریقت میں انہی دو کلمات کو سراہا۔ اس کے پڑھنے کی تعداد بھی وہی ہے، جو اوپر درج ہے۔ اور اسے ہر دو طریقوں سے پڑھنا درست ہے۔ علیحدہ علیحدہ بھی، اور دونوں کو ملا کر بھی۔ دونوں کو ملا کر پڑھنا ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ اسے پڑھیں، اور ان میں فکر کریں۔ یعنی غور سے سوچیں آپ کے دل میں علوم و فنون کے وہ رموز و نکات وارد ہوں گے۔ جو کسی اور طریقے سے کبھی ہو ہی نہیں سکتے۔ یاحیُّ یاقیّوم! الحمدللہ اللہ سبحانہٗ آپ کو ان دونوں کلمات کے حقیقی فیوض سے فیضیاب کرے۔ آمین! یہی کلمات معرفت کی اصل اور یہی کلمات عظیم المعرفت ہیں۔ اسے آپ پڑھ کے دیکھیں۔ آپ کے جملہ شکوک رفع ہو جائیں گے — انشاءاللہ!

marfat.com

تلاوت القرآن العظیم

فضائل : قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ منقول آپ نے ایک بار سورۃ فاتحہ پڑھی۔ تو آپ نے گویا چودہ سو نیکیاں حاصل کیں۔ اور صرف الف کہا۔ تو دس نیکیاں حاصل کیں۔ نماز کے بعد بہترین عبادت قرآن کی تلاوت ہے مہینے میں ایک قرآن ختم کریں۔ اس کے علاوہ جن سورتوں کو صبح و شام اور رات کو پڑھنے کے لئے فرمایا گیا ہے۔ ان میں سے جس قدر آپ باقاعدگی سے روزانہ پڑھ سکیں۔ پڑھا کریں۔ قرآن کی تلاوت سے جو نور پیدا ہوتا ہے۔ وہ فرشتوں کی غذا ہے۔ جس سورت کو ایک بار شروع کر لیں پھر ترک نہ کریں۔ صبح و شام اور رات کو قرآن کا پڑھنا مشکل نہیں۔ تردد مشکل ہے۔ موجودہ عادت کو بدل کر اس طرف لانا مشکل ہے۔ ورنہ رات کو کھانا کھا چکنے کے بعد ان سورتوں کی تلاوت کا اہتمام کیا جائے۔ یعنی بتی جلائی جائے۔ اور گھر میں اگرچہ کتنا ہی چھوٹا ہو۔ کوئی ایک چھوٹی سی جگہ قرآن کی تلاوت کے لئے وقف کر دی جائے۔ پھر ان کا پڑھنا کوئی مشکل نہ ہوگا رات کی سورتیں یہ ہیں۔ مغرب کی نماز سے سونے تک جب بھی کسی کو کوئی موقع ملے۔ پڑھ لے۔ عشاء کی نماز کے آگے پیچھے پڑھنے کی کوئی پابندی نہیں۔ اگر کسی دن کہیں آنا جانا ہو۔ اور مغرب اور عشاء غیر معمولی حالات میں پڑھنی پڑیں۔ تو یہ سورتیں عصر کی نماز کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔

marfat.com

رات کو اتنا قرآن پڑھنا ضرور ہے۔ اگر آپ قرآن نہیں پڑھ سکتے۔ تو پڑھنا سیکھیں۔ اور کسی دوست سے ان سورتوں کو یاد کریں۔

اٰمن الرّسول

یعنی سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں، جو اسے پڑھتا ہے، گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔ اور ہر بری چیز سے پناہ میں رکھا جاتا ہے۔ آلِ عمران کا آخری رکوع، جس نے اسے پڑھا۔ گویا رات بھر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا۔

سورۂ الملک

یہ اپنے قاری کو قبر کے عذاب سے بچانے والی ہے،

سورۂ الم السجدہ

یہ قبر میں اپنے قاری کی سفارش کرنے والی اور اللہ تعالےٰ سے جھگڑنے والی ہے۔ یہاں تک کہ وہ بخش دیا جائے۔ آپ کو دراصل مرنا یاد نہیں، ورنہ جان دیکر بھی اور ہر قیمت پر قبر کے اس امید افزا توشے کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ روز پڑھتے یا پڑھوا کر سنتے۔ اگر ایسا کرتے پڑھنے اور سننے والوں دونوں کے عمل سے کروڑوں متاثر ہوتے۔

سورۂ واقعہ

جو اسے روز رات کو پڑھے، اسے کبھی فاقہ نہ ہو۔

سورۂ دُخان

اسکے پڑھنے والے کیلئے ستر ہزار فرشتے رات بھر مغفرت کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

marfat.com

سورۂ یٰسٓ

جو رات کو پڑھے، وہ اس حال میں صبح کرتا ہے، کہ بخش دیا جاتا ہے:

سورۂ یٰس، دخان اور ملک کے بارے میں ایک واقعہ مشہور ہے کہ ایک بزرگ فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلے، تو دیکھا، کسی جزیرے میں ہیں۔ سارا دن حیران رہے۔ صبح دیکھا۔ کہ ایک آدمی سمندر کی سطح پر بیٹھا چلا جا رہا ہے۔ انہوں نے اس سے اپنا حال بیان کیا۔ اس نے پوچھا، تو کون سی امت کا آدمی ہے۔ انہوں نے کہا حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل، اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں، اس نے کہا۔ تو سورۂ یٰسین، دُخان، مُلک پڑھ۔ ہر خوف سے نڈر، ہر بلا سے محفوظ اور ہمیشہ شکم سیر رہے گا۔ پوچھا، "تو کون ہے"؟ کہا "میرے پیچھے ایک اور آتا ہے، اس سے پوچھنا"۔

دوسرے دن دیکھا۔ ایک اور آدمی اسی طرح پانی کی سطح پر بیٹھا چلا جا رہا ہے۔ اسی طرح سوال و جواب کے بعد اس نے بھی کہا۔ سورۂ یٰسین، دُخان اور مُلک پڑھ۔ انکی برکت سے تو کسی ناگہانی آفت میں مبتلا نہ ہوگا۔ ہر خوف سے نڈر رہیگا۔ اور ہمیشہ شکم سیر رہیگا۔ اس سے بھی یہی پوچھا۔ تو کون ہے؟ اس نے کہا: "میرے پیچھے ایک اور آتا ہے، اس سے پوچھنا"!

تیسرے دن وہ تیسرا آدمی سمندر کی سطح پر بیٹھا دوڑا جا رہا تھا۔ حالانکہ سمندر کا پانی ساکن ہوتا ہے۔ اس سے بھی یہی سوال و جواب ہوئے۔ اس نے کہا۔ تو سورۂ یٰسین، دُخان، مُلک کیوں نہیں پڑھتا! اور کہا۔ کہ ہم فرشتے ہیں،

marfat.com

کسی سمندر سے ایک مچھلی اس سمندر میں آگئی۔ جس نے تمام سمندری جانوروں میں ہلچل مچا رکھی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہم اس مچھلی کو جس سمندر سے وہ آئی ہے، واپس لئے جا رہے ہیں۔ پرسوں جو بچھے ملا۔ وہ اس مچھلی کے سر پر بیٹھا تھا، اور کل والا اس کی کمر پر، اور میں اس کی دُم پر ہوں۔ یہ کہہ کر وہ چل دیا۔

اس اللہ کے بندے نے وہاں بیٹھ کر سورۂ یٰسین، دُخان، مُلک پڑھی، تو دیکھا، وہ اپنے حجرے میں تھے۔

یہ تینوں سورتیں اس سلسلۂ عالیہ میں نہایت پابندی اور اہتمام سے پڑھی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اور سب مسلمانوں کو ان سورتوں کی باقاعدہ تلاوت پر مداومت فرمائے۔ آمین

ان سورتوں کے علاوہ دوسری سورتیں، جن کا رات کو پڑھنے کا حکم ہے، یہ ہیں :-

بنی اسرائیل ـــ جب تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اسے پڑھ نہ لیتے، رات کو نہ سوتے

حدید، حشر، صف، جمعہ، تغابن، اعلیٰ، زمر، انشراح، قدر، زلزال اور کوثر۔

پھر جب سونے کے لئے تیار ہو۔ وضو کرو۔ دو نفل پڑھو اور لیٹ جاؤ۔ ایسی راحت سے رات بسر ہوگی، کہ الحمد للہ! سونے سے پہلے لیٹے لیٹے سورۂ فاتحہ، ایک بار۔ سورۂ اخلاص ایک بار، سورۂ البقرۃ تا

marfat.com

مفلحون ایک بار۔ آیۃ الکرسی تا خالدون ایک بار۔ سورۂ بقر کی آخری تین آیتیں یعنی لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ تا اخیر سورہ ایک بار۔ سورۂ کافرون ایک بار۔ سورۂ اخلاص ۳ بار۔ فلق ۳ بار۔ ناس ۳ بار۔ سبحان اللہ ۳۳ بار۔ الحمد للہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۴ بار۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۳ بار اور پھر اللہ اللہ کرتے سو جاؤ۔

یہ لکھنے میں لمبا چوڑا وظیفہ نظر آتا ہے۔ پڑھنے میں منٹوں کا کام ہے۔ اسے ہر کوئی ہر روز آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔

اسے خوب یاد رکھیں۔ کہ آپکی زندگی کا وہی قیمتی وقت ہے، جو اللہ کے ذکر میں گذرا۔ اور اگر آپ رات کو سوتے وقت اللہ کی یاد نہیں کرینگے تو اللہ کی یاد کی بجائے فضولیات میں رہینگے۔ اللہ کرے آپکا کوئی وقت فضول کاموں میں کبھی ضائع نہ ہو۔ فضول قصے کہانیاں سننے سنانے کی بجائے اللہ کا ذکر کریں۔

سونے کا مسنون طریقہ

رات کو سوتے وقت قبلہ رخ دائیں کروٹ پر لیٹ کر دائیں ہتھیلی پر سر رکھ کر سوئیں۔ اور سونے سے پہلے اور بیدار ہو کر سورۂ اخلاص، فلق اور ناس پڑھنے کر اپنے اوپر لازم جانیں۔ مثلاً تین یا سات یا گیارہ یا اکیس یا اکتالیس یا اکیسو گیارہ یہ تعداد آپکی رہنمائی کیلئے لکھ دی ہے۔ اور ہر قسم کی استطاعت اور ذوق کے لوگوں کو لاگو ہے۔ پھر اللہ اللہ کرتے کرتے سو جائیں۔ اللہ کرے آپکا

marfat.com

سونا اللہ ہی کی عبادت میں گذرے۔ پھر اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھیں۔ اور اس حال میں سو کر اٹھنا کوئی مشکل نہیں۔

تہجد سے لے کر چاشت تک قرآن کریم کی یہ سورتیں تلاوت کریں۔ منزل گیارہ بار — یہ سورۃ اس سلسلہ عالیہ میں نہایت باقاعدگی سے پڑھی جاتی ہے۔

سورۂ طٰہٰ، یٰسٓ

اللہ تعالےٰ نے دنیا کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے ان سورتوں یعنی سورۂ طٰہٰ، یٰسین کو پڑھا۔ فرشتوں نے جب سُنا۔ تو کہا، مبارک ہے وہ قوم، کہ جس پر نازل ہوگا یہ قرآن۔ خوشخبری ہے ان دلوں کو جو اسے یاد کرینگے، اور خوشحالی ہے ان زبانوں کو، جو اسے پڑھیں گی۔

جو آدمی صبح کے وقت یٰسین پڑھتا ہے۔ اس کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ ایک بار یٰسین پڑھنے کا ثواب دس بار قرآن کریم پڑھنے کے برابر ہے۔ اور یہ سورۃ قرآن کریم کا دل ہے۔

قیامت کے دن حساب کتاب ہو چکنے کے بعد قرآن کریم اٹھا لیا جائیگا۔ اور یہی دونوں سورتیں طٰہٰ اور یٰسین جنتیوں کا قرآن ہوگا۔ الحمدللہ! گویا یہی دونوں سورتیں قرآن کریم کی ابتدا اور یہی انتہا ہیں۔

سورۂ فتح

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سورت ہر شے سے جس پر کہ سورج چمکا، محبوب ہے:

marfat.com

سورۂ رحمٰن

ہر شے کی زینت ہے۔ قرآن کریم کی زینت سورۂ رحمٰن ہے!
سورۂ نوح، سورۂ مدثر، سورۂ دہر، سورۂ مرسلات، سورۂ التکویر، سورۂ الانفطار اور سورۂ الانشقاق۔

سورۃ الاعلیٰ ــ یہ سورۃ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہے،

سورۃ الفجر

سورۃ العلق

یہ سورۃ قرآن کریم کی پہلی سورۃ ہے جو اتری۔ اسے ایک یا تین یا گیارہ بار پڑھیں۔

سورۃ التکاثر

اس کے ایک بار پڑھنے کا ثواب ہزار آیت کے برابر ہے

سورۃ الفیل۔ سورۃ القریش۔ سورۃ الماعون۔ سورۃ الکوثر۔

سورۂ کافرون

سات بار۔ یہ ثواب میں ایک چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہے

سورۃ النصر

۲۱ بار ــ یہ ثواب میں ایک چوتھائی قرآن کریم کے برابر ہے۔

سورۂ اللہب

سورۃ الاخلاص

ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ جو دس بار پڑھے، اس کیلئے جنت میں ایک قصر بنایا جاتا ہے۔

marfat.com

سورۃ الفلق، سورۃ الناس

یہ دونوں سورتیں ہمزات اور شیاطین اور جنات اور ہر بُری شے سے پناہ لینے والی اور سب سے پہلے اللہ تعالےٰ تک پہنچنے والی اور حق کو محبوب ہیں۔ انہیں سات یا زیادہ بار پڑھیں۔

سورۃ الفاتحہ

ام العلوم، سبع المثانی اور قرآن عظیم ہے۔ ایسی سورۃ نہ توریت میں ہے نہ زبور میں۔ نہ انجیل میں اور نہ ہی قرآن میں۔ اور نہ ہی ہم سے پہلے کسی اور امت پر یہ اتری۔ یہ سورۃ قرآن عظیم ہے۔ جو ہمیں عنایت ہوا۔ یہ سورۃ شفا ہے ہر مرض سے اور کھولنے والی ہے ہر فیض کی۔ آمین!

عصر کے وقت سورۃ نبا یعنی عَمَّ یتساءلون پڑھیں:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ!

اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ:

یہ اذکار مخصوص اوراد ہیں۔ ان کے علاوہ ہمہ تن دمن اللہ کے ذکر میں محو و مستغرق ہوں۔ اور ہر حال میں ہر وقت چلتے تھمتے غرضیکہ ہر وقت بیٹھے لیٹے اللہ اللہ کریں۔

تفسیر صلوٰۃ الوسطیٰ ذکرِ دوام

صلوٰۃ الوسطیٰ کی ایک تفسیر یہ بھی ہے، کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک اپنے آپ کو نماز ہی میں تصور کرتے ہوئے اللہ کے ذکر میں مصروف

marfat.com

رہیں۔ ذکر دوام فی الحقیقت صلوٰۃ دوام ہے۔ ان اذکار میں سے جو ذکر آپکی قسمت میں ہے اختیار کریں۔ اگرچہ ہر ذکر کی ہر مسلمان کو عام اجازت دی جا چکی ہے۔ پھر بھی کسی سے اجازت حاصل کرنا بے شک برکت کا موجب اور استقامت کا باعث ہوتا ہے۔ بہترین ذکر لآ الٰہ الا اللہ ہے۔ جسے اصطلاح میں نفی اثبات کہتے ہیں۔

عام آدمی اور ہر آدمی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہیں۔ ماشاء اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ کی قطاریں باندھ دیں۔ ایسی قطاریں، جو کبھی ٹوٹ نہ سکیں۔ اور جسے کوئی توڑ نہ سکے۔ جو فرش تا عرش مستقیم و استوار ہوں۔

اگرچہ ذکر کی اصل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اللہ اللہ ھو ھو ہے لیکن عام آدمی پاس انفاس کا کبھی متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس کی بجائے سبحان اللہ سبحان اللہ بے شک بہترین نعم البدل اور بلوغ المرام ہے۔ یہ جلیل القدر اولین کلمہ ہے۔ جسے اللہ سبحانہ نے حاملینِ عرش کو سب سے پہلے تعلیم فرمایا۔ اللہ نے جب عرش کو پیدا کیا۔ اور فرشتوں کو اس کے اٹھانے کا حکم دیا۔ وہ نہ اٹھا سکے۔ تو فرمایا۔ میں نے تمہیں ایک جلیل القدر کلمہ بتلاتا ہوں۔ اور وہ سبحان اللہ ہے۔

یوم المیثاق

جب فرشتوں نے سبحان اللہ کہا۔ عرش اٹھ کھڑا ہوا۔ اس وقت سے تمام فرشتوں کی تسبیح سبحان اللہ سبحان اللہ ہی ہے۔ اس کے بعد یوم الست میں حضور اقدس والکل

marfat.com

جناب رسول اکرم واجمل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری خدائی کو جو یومِ ازل میدان میں حاضر تھی۔ سبحان اللہ سبحان اللہ ہی پڑھنے کی تعلیم دی۔ گویا اس جلیل القدر کلمہ سبحان اللہ کو قدیم ترین اہمیت حاصل ہے۔ جو کسی اور کلمہ کو نہیں۔ اس کا مسلسل عمل تیرے بدن سے سستی و کاہلی کو جلا دے گا۔ اور تیری رگ رگ میں اپنا نور بسا دے گا۔ انشاء اللہ! یا حیُّ یا قیّوم! الحمد للہ!

جو دوست لا الٰہ الاّ اللہ یعنی پاس انفاس کا ذکر کرے۔ اسطرح کرے اور یہ ابتدائی مرحلہ ہے۔ کہ ذکر کرے رب اپنے کا دم بدم لاتعداد حبب تک کہ آوے دم، اور یہ کلمہ لا الٰہ الاّ اللہ ابتدا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا پھلے پھولے گا پھر یہ ذکر۔ اور پہنچا دے گا تجھے تیری مراد کو، صیقل کر دے گا تیرے دل کو۔ اور کھول دے گا اس ناپائیدار اور فانی دنیا کی حقیقت تجھ پر۔ پس تو ہو جائیگا اس کی ہر چیز سے متنفر و بیزار، اور ہو جائیگی یہ دنیا اور اسکی ہر چیز تیری نظروں میں بے وقعت اور ذلیل۔ اور قریب کر دیگا تیرے مطلوب کو، جو اللہ ہے، اور سدا باقی رہنے والا ہے۔ اور نصیب ہو گی تجھے ابدی راحت کی زندگی۔ تو اپنے محبوب کو حاضر ناظر جان کر اس کا ذکر کر۔ اور ایسے کر، جیسے کہ کوئی غلام اپنے بادشاہ کے حضور میں حاضر ہو کر عجز و نیاز کیا کرتا ہے۔ تیرا یہ حال اور ریاضت تجھے کہیں بھی نہیں پہنچا سکتی۔ اسلئے، کہ یہ اصل پر مبنی نہیں جس نے اللہ کو عرش پر سمجھ کر اللہ کا ذکر کیا۔ اس نے اپنے معبود کو نہیں پہچانا۔ نہ ہی پوری طرح اس

marfat.com

کا ذکر کیا ہے، تیرا معبود تیرے، اور تو اپنے معبود کے روبرو ہے۔ افضل
ترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے۔ اسی ذکر سے اس کا ذکر کر۔ یہی ذکر اسے
ہر ذکر سے پسند اور اسی میں اس کی خوشنودی و رضا ہے، اسلئے کہ جو مدعا مطلب
اور تاثیر اس کلمے میں ہے، کسی اور میں نہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ظاہری
مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود عبادت کے لائق نہیں، اور باطنی
یہ، کہ اللہ کے سوا کوئی اور موجود ہی نہیں۔ ہر موجود کا وجود اللہ سے ہے اور اللہ
کے سوا کسی بھی اور شے کا اپنا کوئی وجود نہیں۔ اور نہ ہی کسی شے کو کسی بھی
شے پہ کسی بھی قسم کی کوئی قدرت و تصرف حاصل ہے۔ مگر اللہ کے حکم سے
اور اللہ کا حکم سدا جاری ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں، کہ ہر شے اللہ ہے
بلکہ یہ مطلب ہے، کہ ہر شے میں اللہ ہے۔ اور ہر شے ہر حال میں معذور
مجبور اور محکوم و مقدور ہے۔ پس ہر شے اللہ کے نور سے قائم اور موجود
ہے۔ کائنات کی ہر شے میں اللہ، اور کوئی بھی شے اللہ سے خالی نہیں جیسطرح
بادشاہ کی موجودگی میں کسی بھی غلام کو کسی بھی حرکت پہ کوئی جرأت نہیں رہتی۔
اسی طرح اس طالب سے جو اللہ کو حاضر و ناظر جان اور مان لیتا ہے، نافرمانی
کی جرأت نہیں رہتی۔ ہر شے کے دو وجود ہیں۔ ایک فانی، ایک باقی۔ جو
تو دیکھتا ہے فانی ہے۔ اور جس کے نور سے ہر شے موجود اور قائم ہے
وہ تو دیکھ نہیں سکتا۔ باقی ہے۔ پہلی لَآ اِلٰہ اور دوسری اِلَّا اللہ ہے۔
لَآ اِلٰہ نفی، اِلَّا اللہ اثبات۔ لا الہ مقام فنا الا اللہ بقا ہے۔ لا الہ سے ہر شے
کی نفی کر۔ اور الا اللہ سے قائم کر۔ کائنات کی ہر شے میں اللہ کو دیکھ،

marfat.com

ہر شئے اللہ نہیں، ہر شئے میں اللہ ہے۔

گھاس کے اس سوکھے ہوئے تنکے اور گلاب کے اس مہکتے ہوئے پھول میں ایک ہی نور جلوہ گر ہے۔ صنعت میں صانع کو دیکھ۔ اور صانع صنعت میں ایسے پوشیدہ ہے۔ جیسے گنے میں گڑ۔ کاریگر کی کسی کاریگری کو حقیر مت جان۔ اور نہ ہی کوئی نقص نکال! ——— کاریگر نے ہر شئے نہایت و کمال کاریگری سے بنائی ہے۔ کائنات کی کسی بھی شئے کا اپنا کوئی وجود نہیں۔ ہر شئے کا موجود کرنے والا اللہ ہے۔ لا الٰہ مقام نیست و نابود اور الا اللہ مقام ہست و بود ہے نیستی میں ہستی تلاش کر۔ تیرے اس قلبوت کے اقلیم میں تیرا معبود جلوہ گر ہو۔ اور تو سدا اپنے معبود کے حضور میں سجدہ ریز رہے۔ یعنی تن نگری میں اور من نگری میں نگری کا بادشاہ رونق افروز رہے۔ تو اسکے حضور میں سجدہ ریز رہے۔ یا حیُّ یا قیوم! ہر وقت ہر حال میں یہ سوچ، جو میں کہتا ہوں۔ اللہ سنتا ہے، جو میں کرتا ہوں، اللہ دیکھتا ہے اور جو میں سوچتا ہوں۔ اللہ جانتا ہے۔ پس اللہ کے حضور میں تیرا بولنا گستاخی، تدبیر نفاق اور ہستی میں شرک ہے۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

○

روزے

رمضان کے تیس روزے ہیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نفل روزے رکھیں:

شوال المکرم کے چھ روزے۔ یوم عاشورہ یعنی دس محرم اور ایک

marfat.com

دن عاشورہ کے بعد بھی، تاکہ یہود سے مشابہت نہ ہو۔ شب برات یعنی ۱۵ شعبان المعظم۔ عشرۂ ذی الحجہ۔ ایام بیض یعنی ہر ماہ کی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو روزہ رکھیں۔

زکوٰۃ اگر آپ صاحبِ نصاب ہوں تو باقاعدہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالیں۔ کبھی ترک نہ کریں۔ جب تک کوئی اپنے مال کی پوری زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ اس کے تمام اعمال معلّق رہتے ہیں۔ زکوٰۃ مال کو پاک کرنے والی ہے۔ زکوٰۃ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہو جاتی ہے۔

زکوٰۃ کے علاوہ اللہ کی غریب و نادار، بیمار و محتاج مخلوق کی دستگیری کیا کریں۔ بیوہ، یتیم، مسکین کی حتی الامکان اور ہمیشہ خدمت کرتے رہا کریں۔ آپکے رزق میں سے بہت سوں کا حق ہے۔ آپ کسی حق والے کو کبھی محروم نہ رکھیں۔ مثلاً آپکے مال میں جو اللہ نے آپکو دیا ہے۔ اللہ کی بہت سی مخلوق کا حق ہے۔ مثلاً بیوہ کا حق ہے۔ یتیم کا حق ہے، بیمار کا حق ہے، نادار کا حق ہے مسافر کا حق ہے، مظلوم کا حق ہے، قحط زدہ کا حق ہے، اور طالبعلموں کا بھی حق ہے۔ ماشاء اللہ!

دین متین ہے دین کی باتوں میں بحث نہ کریں۔ کسی سے کوئی مسئلہ دریافت کرنا ہو۔ تو بردباری سے کام لیں۔ چار مشہور مجتہد ہوئے۔ امام اعظمؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ امام مالکؒ سب کے سب سیدھی راہ پر تھے۔ جو جس سے عقیدہ رکھتا ہے

marfat.com

حق پر ہے۔ دین کے کسی ادارے کی شان میں ہتک آمیز کلام نہ کریں۔ کسی میں کوئی عیب دیکھیں، پردہ ڈالیں۔ کسی کا پردہ فاش نہ کریں۔ ہو سکے تو اس کی برائی دور کرنیکی کوشش کریں۔ مسلمان کی سب سے قیمتی چیز وقت ہے۔ اسے ضائع نہ کریں۔ دنیاوی امور سے فراغت پاکر دین کی خدمت میں مصروف ہو کر راحت تلاش کریں۔ یعنی دنیاوی کاموں سے فارغ ہو کر تفریحی سیرگاہوں میں جانے کی بجائے درسگاہوں کی طرف جائیں۔ اللہ کے ذکر کو ہر ذکر پر مقدم جانیں۔ اور جہاں جائیں ذکر کرتے کراتے اور ذکر ہی کیلئے جائیں۔

جن کاموں سے منع کیا گیا ہے۔ باز رہیں۔ اور جن کاموں کا حکم دیا گیا ہے کریں۔ انہیں خود بھی کریں۔ اور جن سے روکیں، ان سے خود بھی باز رہیں۔ اپنے علم پر عمل کریں۔ جو عمل ایک بار اختیار کریں۔ کبھی ترک نہ کریں۔ یا حیُّ یا قیوم!

پردہ پردہ اسلام کا مستند حکم ہے۔ اپنے اہل و عیال کو پردے کا حکم دیں۔ اور اپنے پڑوسی کو بھی پردہ کی تلقین کریں۔ اکثر فسادات کا موجب بے پردگی ہے۔ ہر کسی کو ہر کسی سے پردہ کی اہمیت بتائیں۔

عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا۔ اپنے محرم کے بغیر اپنی زینت کو ظاہر کرنا اور نامحرم مرد کا نامحرم عورت سے، اسی طرح نامحرم عورت کا نامحرم مرد سے خفیہ یا اعلانیہ دوستی اور میل جول رکھنا، یا کسی اور قسم کا رشتہ استوار کرنا حرام ہے۔

اپنے علم پر عمل کریں۔ جن باتوں سے منع کیا گیا ہے۔ باز رہیں (جن باتوں سے خود باز رہیں، ان سے لوگوں کو بھی باز رہنے کی تلقین کریں۔

marfat.com

اسی طرح جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انہیں کریں، اور لوگوں کو بھی کرنے کی تلقین کریں) جب کسی سے کوئی وعدہ کریں پورا کریں۔ کبھی جھوٹ نہ بولیں۔ بندہ جب جھوٹ بولتا ہے۔ تو کراماً کاتبین اس کے جھوٹ کی بُو سے میل بھر دور چلے جاتے ہیں۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت نہ کریں، نہ سنیں۔ نہ ہی اپنی موجودگی میں کسی کو کسی کی غیبت کرنے دیں۔ غیبت کرنا ایسے ہے۔ جیسے کہ کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ اسی طرح چغلی نہ کریں۔ نہ سُنیں، نہ ہی اپنی موجودگی میں کسی کو کسی کی چغلی کرنے دیں۔ چغل خور جنت میں نہ جائیں۔ کسی کے حال و مال پر حسد نہ کریں۔ حسد نیکیوں کو اس طرح جلا دیتا ہے۔ جیسے کہ آگ سوکھی لکڑی کو۔ بڑوں کا ادب کریں۔ حکم مانیں۔ ان کے خلاف نہ بولیں۔ نہ ہی انہیں ستائیں۔ جو حکم دیں، مانیں۔ کبھی انکار نہ کریں۔ مگر جبکہ قرآن اور سُنّت کے خلاف ہو۔ ہر معاملہ میں ادب ملحوظ رکھیں۔ کسی کی بھی ناحق حمایت نہ کریں۔ نہ ہی کسی پر کوئی ظلم کریں۔ ہر مظلوم کی مدد کریں۔ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اللہ کے کنبہ کے ساتھ احسان کریں۔ خوب یاد رکھیں، احسان کا بدلہ احسان ہے۔ اور یہ کہ احسان کرنیوالوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ اپنے بچوں کو ادب سکھائیں۔ اپنے کسی مسلمان بھائی کو کسی قسم کی اذیت نہ پہنچائیں۔ آبرو ریزی نہ کریں۔ مشقت میں نہ ڈالیں۔ برا نہ کہیں۔ اور نہ ہی کسی کی پردہ دری کریں۔ اگر کسی میں کوئی عیب دیکھیں، پردہ پوشی کریں۔ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان بھائی سے

marfat.com

ناراض نہ رہیں۔ ہر کسی کو سلام کہیں، سلام کا جواب دیں۔ کوئی دعوت کرے قبول کریں۔ بیمار ہو، عیادت کو جائیں۔ مر جائے تو جنازے کے ساتھ جائیں۔ کوئی زیادتی کرے صبر کریں۔ انتقام نہ لیں۔ معاف کر دیں۔ انتقام بھی کوئی جوانمردی ہے! درگذر بے شک جوانمردی ہے۔ ہر کسی کو نیک مشورہ دیں۔ امانت میں خیانت نہ کریں۔ کسی کو دھوکا نہ دیں۔ نہ کسی سے فریب کریں۔ نہ ہی کسی کو غلط فہمی میں رکھیں۔ کسی کے حال میں مبالغہ نہ کریں۔ نہ ہی اپنے تقوٰے پر فخر کریں۔ کوئی گناہ ہو جائے، توبہ کریں۔ اصرار نہ کریں۔ مثلاً وضو کریں۔ دو رکعت نفل پڑھیں۔ اللہ کی حمد و ثنا کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود و سلام بھیجیں۔ اپنے گناہ کا اعتراف کریں۔ پھر توبہ کریں۔ بے شک اللہ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے والے توّاب الرّحیم ہیں۔ کسی گناہ کو معمولی نہ جانیں۔ دنیا میں مسافر کی طرح رہیں۔ اور مسافر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مگر پہنا ہوا لباس، اور چھوٹی سی بقچی۔ جسے وہ آسانی سے اپنے ہمراہ اٹھا سکے۔ یہاں سدا نہیں رہنا۔ اور نہ ہی لوٹ کر آنا ہے۔ زندگی ایک دم ہے۔ ایک ہو یا لاکھ، اسے ضائع نہ کریں۔ ذکر میں گذاریں اطاعت میں گذاریں۔ فضول نہ گذاریں۔ اللہ اللہ سے جو نور پیدا ہوتا ہے۔ فضول اور بیہودہ باتیں اس نور کو بجھا دیتی ہیں۔ اللہ کے ذکر کو ہر ذکر پر مقدم جانیں۔

marfat.com

ہر روز دنیا میں کروڑوں مجلسیں ایسی ہیں۔ جو بیٹھتی ہیں، اور اٹھ جاتی ہیں۔ مگر ان میں نہ اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور نہ ہی اللہ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جاتا ہے۔ آپ جہاں بھی ہیں۔ ہفتے میں ایک بار جب بھی آپ کو فراغت ہوا کرے، اللہ کے ذکر کی ایک مجلس لگایا کریں۔ اور یاد رکھیں، کہ اللہ کے ذکر کی ایک مجلس بیس لاکھ بری مجلسوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ اللہ کے ذکر کی مجلس میں ہر کسی کو مدعو کریں۔ فرقہ بندی میں ہرگز نہ پڑیں۔ اللہ کے بندے مل جل کر اپنے معبود کی حمد و ثنا کریں۔ الحمد للہ!

ذکر کی مجلس میں یہ ذکر کیا کریں :-

سورۃ فاتحہ شریف، سورۃ اخلاص، کوئی سا درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ۔ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

یا جس ذکر کی اس وقت اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے۔ پڑھا

marfat.com

کریں۔ اور اس کا ثواب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت کے لئے ہبہ کر دیا کریں۔

- اعمال میں میانہ روی اختیار کریں۔ عمل اگرچہ تھوڑا ہو۔ لیکن روز ہو۔ کسی عمل کو باطل مت کریں۔ عمل ترک کرنا، عمل باطل کرنا ہے۔
- مردوں کو سونا، ریشم اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے، سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں۔ کسی اور کو پہنے دیکھیں، اتار ڈالنے کی تلقین کریں۔
- چاندی سونے کے برتنوں میں نہ کھائیں۔
- کمرہ میں جاندار چیزوں کی تصویریں نہ لگائیں۔
- تاش، شطرنج اور جوا نہ کھیلیں۔
- شراب نہ پئیں، نہ پلائیں۔ نہ کسی کے لئے لائیں۔
- سود نہ لیں، نہ دیں۔ نہ لینے دینے میں آئیں۔ سود خوار کی کوئی بھی چیز لے کر نہ کھائیں۔
- رشوت نہ لیں، نہ دیں، نہ دلوائیں، نہ لینے دینے میں آئیں۔
- ہمسایہ کے بڑے حقوق ہیں۔ آپکے کسی ہمسایہ کو آپ سے کسی قسم کا کوئی رنج نہ پہنچے۔ ہمسایہ کی عزت و آبرو کو اپنی عزت و آبرو سمجھیں۔ خبردار! آپ کا ہمسایہ رات کو کبھی بستر پہ بھوکا نہ لوٹے۔
- رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں۔
- باپ کے دوستوں کا باپ کا سا ادب کریں۔ کبھی بے ادب نہ ہوں۔

marfat.com

- خالہ کی ماں کی سی خدمت کریں۔ خالہ کو ماں جانیں۔ اور چچا کو باپ
- گرانی کے وقت اس نیت سے غلہ نہ روکیں۔ کہ مہنگا ہونے کے بعد بیچیں گے۔
- تمام دنیا کے مسلمان بھائیوں کو اپنا بھائی جانیں
- جو چیز اپنے لئے پسند کریں، اپنے بھائی کے لئے بھی کریں۔
- بیکس، یتیم، بیوہ، مسکین و محتاج کی خبر گیری کریں۔
- مخلوق کی خدمت کر کے خالق کی رضا تلاش کریں۔
- کسی کو حقیر نہ سمجھیں، نہ کسی کا حق ماریں، اور نہ کسی مخلوق کا دل دکھائیں۔
- ٹوٹے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھائیں۔
- بزرگانِ دین اور اہلِ ذکر مجلس اختیار کریں۔ ان کی صحبت میں رہنا غنیمت جانیں۔ اور رسول اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے ہمیشہ سرشار رہیں۔ اور ماشاء اللہ یہ آپ کی اعلیٰ ارفع، اور قابلِ رشک زندگی کا آغاز ہے۔ اور انجام بھی بخیر ہوگا۔
- اپنے آپ کو محروم نہ کہا کریں۔ مسلمان کبھی محروم نہیں رہتا۔ محروم وہ ہے، جو ثواب سے محروم ہے۔
- یہ کبھی نہ کہیں ــــ ہماری دعا کہاں قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام سب کی دعا قبول فرماتے ہیں۔
- اپنے تئیں برے القاب سے نہ پکارا کریں۔ مثلاً مجروح، بدنصیب، محرومِ تمنا۔ وقت بدحال وغیرہ۔ بلکہ یوں کہا کریں۔ منتظر۔ خوشحال۔

marfat.com

اکرم، اجمل، احسن، شاد، راحت نصیب وغیرہ

- رات کو سونے سے پہلے کھانے پینے کے تمام برتن دھو دھلوا کر ڈھانکیں
- اگر گھر میں کہیں آگ ہو، اسے بجھا دیں۔
- اگر آپ حاکم ہیں، تو اپنے محکوموں کی نگہداشت کریں۔ ان کے ساتھ
- شفقت سے پیش آئیں۔
- اگر آپ کسی کے حصہ دار اور شریک کار ہیں۔ ان کی ظاہری و باطنی بھلائی چاہیں۔
- اگر آپ تاجر ہیں۔ اپنی تجارت میں جھوٹ نہ بولیں۔ فریب نہ کریں۔ دھوکا نہ دیں۔
- جو مویشی آپ کے زیر نگین ہیں۔ ان کے صحیح حقوق ادا کریں۔ اچھی خوراک اور ان کے آرام کا خیال رکھیں۔
- ہر جاندار پر رحم کریں۔
- اپنے پڑوسی، رشتہ داروں، محلہ والوں، شہر والوں اور ہر کسی سے انسان ہونے کے رشتہ پر ان سے بھلائی سے رہیں۔
- کسی کے متعلق اپنے دل میں بغض، کینہ نہ رکھیں۔ اور نہ ہی بدگمانی رکھیں۔ کسی پہ بہتان نہ باندھیں۔ یہ سب شیطان کے مہلک ہتھیار ہیں۔
- اگر آپ پر کسی بھی قسم کی کوئی سختی، بیماری، پریشانی، غم،

marfat.com

مصیبت ہو، تو اسے اپنے ہی برے عملوں کی شامت سمجھیں۔ کسی دوسرے کے ذمہ نہ لگائیں۔ بلکہ یہ کہیں۔ کہ یہ سختی، یہ بیماری، یہ پریشانی، یہ غم، یہ مصیبت، اور یہ بدحالی بس میرے ہی گناہوں کی بدولت مجھ پر وارد ہے۔ کسی اور کی بدولت ہرگز نہیں۔ پس استغفار کریں۔ اور بار بار کریں۔ بے شک استغفار ان سب کا واحد علاج ہے۔

- کسی سے مزدوری کروائیں۔ تو اس کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دیں۔ مزدور دن کا کام ختم کر کے شام کو اپنی مزدوری لے کر اپنے گھر لوٹے۔
- جنگلی، فضائی پرندوں کو پنجروں میں قید نہ رکھیں۔ انہیں آزاد کر دیں۔ جدھر چاہیں، جائیں۔ اور جہاں چاہیں جائیں۔ شکار اگرچہ جائز ہے۔ تاہم سارا دن جانوروں کے پیچھے کتے اور بندوقیں لئے نہ پھریں۔
- ہر مذہب میں ایک بہترین صفت ہوتی ہے۔ ہمارے مذہب اسلام کی وہ بہترین صفت حیا ہے۔ کبھی ننگے نہ نہائیں۔ یہاں تک کہ حمام میں بھی کپڑا باندھ کر نہائیں۔ ران شرمگاہ ہے کسی زندہ و مردہ کو ران نہ دکھلائیں۔ نہ دیکھیں۔
- جانوروں کو آپس میں لڑا کر ان کا تماشا نہ دیکھیں۔
- لڑکے لڑکی کی شادی کی سب سے بڑی رسم نکاح پڑھ کر رخصت کرنا

marfat.com

ہے۔ اس کے سوا کسی بھی رسم کے ہرگز پابند نہ ہوں۔

○ سادہ کھانا، سادہ پہننا۔ گھاس کی کُلّی (جھونپڑی) میں رہنا دنیا سے بے رغبت ہو کر شب و روز اللہ کے ذکر میں مشغول و مصروف رہنا رہبانیت نہیں، عین اسلام ہے۔

یا حیُّ یا قیّوم!

اللہ تعالےٰ اپنے لطف و کرم سے آپ کے گناہ معاف کرے آمین! آپ کو کسی کا محتاج نہ کرے۔ آمین! آپ کو نیکی کے قریب اور بہت قریب، اور بدی سے دور رکھے! آمین! اولاد نیک ہو! آمین! ہر مشکل آسان ہو! آمین۔ اللہ اور اللہ کے رسول اکرم و اجمل، اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا ہو! آمین! اور خاتمہ بالخیر ہو! نزع آسان ہو! آمین! قبر کے عذاب سے نجات ہو! آمین! اور جنت مقام ہو! آمین! یا حیُّ یا قیّوم

○ کھڑے ہو کر پانی نہ پئیں۔ تین سانس میں پئیں۔ لیٹ کر کھانا نہ کھائیں۔ چلتے پھرتے بازار اور گلی کوچوں میں کھاتے نہ پھریں۔ آبِ زمزم کھڑے ہو کر پئیں۔

○ قہقہہ مار کر نہ ہنسیں۔ نہ ہاتھ پر ہاتھ ماریں۔ نہ کسی کی نقل اتاریں نہ مذاق اڑائیں۔

○ مجلس میں سے علیحدہ کر کے کسی سے سرگوشی نہ کریں — یہ بدگمانیوں کو جنم دیتی ہے۔

marfat.com

- کھانا کھاتے وقت غم کی باتیں نہ کریں۔
- رات کو بھوکا نہ سوئیں۔ یہ بڑھاپا لاتا ہے
- لوٹے کی ٹونٹی سے پانی نہ پئیں۔
- گھر کی دہلیز پر نہ بیٹھیں۔
- ہانڈی میں کھانا نہ کھائیں۔
- قینچی سے زیرِ ناف بال نہ کاٹیں۔
- پگڑی بیٹھ کر باندھیں
- قمیص، پاجامہ اور جوتا پہنتے وقت دائیں طرف سے اور اتارتے وقت بائیں سے شروع کریں۔

ہمارا مدعا سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے۔ اس کے سوا اور کوئی مقصد و مدعا نہیں۔ جہاں سے بھی کوئی سنّت مطہرہ ملے۔ لے لیں، اور مجھے بھی خبر دیں۔ تاکہ میں بھی اسکو اپنے عمل میں لاؤں۔ اور دین کے اس معاملہ میں کبھی اَنا کو دل کے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔ دین کی جہاں کوئی مجلس لگ رہی ہو، اس میں حاضر ہوا کریں۔ اور وہاں سے کوئی نہ کوئی فیض پاکر لوٹا کریں۔ خبردار! اگر کبھی کسی بھی مجلس میں کسی بھی قسم کی گستاخی کی ـــــ ہر مجلس میں ادب کا عمامہ پہن کر جائیں۔ اور کبھی بے ادبی سے کسی سے پیش نہ آئیں۔ اور نہ ہی غیر معقول حرکات کریں ـــــ یا حیُّ یا قیُّوم!

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

marfat.com

شجرۂ طیّبہ

قادریہ، مجددیہ، غفوریہ، رحیمیہ، کریمیہ، امیریہ

یارحیما رحم کر مجھ پہ زحرمت مصطفیٰؐ
ہم زحرمت شاہِ مردانِ علی المرتضیٰؓ
اور حسنِ بصریؒ خیرالتابعین کے فیض سے
اور حلیب عجمیؒ کی برکت سے خدایا دلکشا
خواجۂ داؤد طائیؒ حضرت معروفؒ کرخ
ہر دو شاہِ دیں کی برکت سے غفورا اغفر خطا
خواجہ عبداللہ سریؒ سقطی اور حضرت جنیدؒ
بندۂ حق شیخ شبلیؒ کی دعا سے یا خدا
حُبِّ ایمانی عطا کر اور رہِ توحید نیز
عبدِ واحد کے سبب سے یا احد دکھلا سدا
بوالفرح طرطوسیؒ کی برکت سے دے فرحت مقیم
بوالحسن ہنکاریؒ کی حرمت سے دے حسنہ مرا
دو جہاں کی دے سعادت از طفیلِ بوسعیدؒ!
محی الدین محبوب سبحانیؒ کی حرمت سے حیا!

marfat.com

از طفیل بندۂ رزّاقؒ دے روزی حلال!
شرف دے برکت سے شرف الدینؒ کی مالک مرا
عبدِ وہابؒ اور بہاؤ الدینؒ اور سیّد عقیلؒ
ان کی عزت سے کریما عقلِ کامل کر عطا
دینداری کو مری دے روشنی آفاق میں
از طفیلِ شمسِ دیں صحرائیؒ باصدق و صفا!
دے گدائی اپنے گھر کی اے غنی دے بے نیاز
از سعی شاہ گدا رحمانؒ امامِ اتقیا!
بوالحسنؒ اور شمسِ دیںؒ عارف کی برکت سے الٰہ
اہلِ عرفاں میں جگہ دے مجھ کو تو روزِ جزا
فضل کر مجھ پہ طفیلِ شہ گدا رحمانؒ کے
وز طفیل آں فضیلِؒ صاحبِ جود و سخا!
دے کمال اور بادشاہی دین کی مالک مرے
از طفیلِ شہ کمالؒ و شاہ سکندرؒ باوفا
خواجہ احمد مجددؒ کے لئے اے ذی الکرم
ہر ولایت اور مقام اور حال کر مجھ کو عطا
آدمیت مجھ کو دے از برکتِ آدم شریفؑ
اور محبت دے نبیؐ کی از حبیب کبریاؐ
از طفیل شاہؒ بازو مومنِ لکھری ولیؒ

marfat.com

مجھ کو بھی ایماں عطا کر ہمچو ایماں اولیاؑ

دے مجھے صدّیقیت کا مرتبہ اے اصدقا

از کرم بشنو اڑی صدّیقؓ آں صاحب دِلا

حفظ دے شرعی حدودوں کا مجھے یا حافظا

از سعی حافظ محمدؒ با کمال و مقتدا

مجھ کو بھی مقبول کرنا از کرم حضرت شعیبؒ

وز کرم عبدالغفورؒ قطبِ عالم رہنما

سیّدی عبدالرحیمؒ اہلِ حکومت میں رحیم

کر دے اس احقر جہاں کو اتقیا کا پیشوا

سیّدی عبدالکریمؒ اہلِ حکومت میں کریم

کر دے اس احقر جہاں کو اتقیاء کا پیشوا

یا کریما! از طفیل سیّدِ میر الحسنؒ

ہو عطا عین الفقر کا جامۂ صدق و صفا

وز طفیلِ جملہ مستانِ مے عرفاں بدہ

من کمینہ را یکے جرعۂ جام دل کُشا

آمین! ثم آمین!

marfat.com

حضرت شاہ عبد الغفورؒ صاحب ساکن صوات بنیری

حضرت شاہ عبد الرحیمؒ صاحب ساکن سرساوہ ضلع سہارنپور

حضرت شاہ عبد الکریمؒ صاحب نصیر پور کلاں ضلع سرگودھا

حضرت شاہ امیر الحسنؒ صاحب ساکن محلہ شاہ ولایت

ضلع سہارن پور (بھارت)

احقر برکت علی عفی عنہ — سابق سکونت موضع برہمی۔ ڈاکخانہ بلوارہ شریف

ضلع لدھیانہ — حال مقیم —

المقام النجاف القصاف المقبول المصطفین سالار والہ ضلع لائل پور

○

مرید شد عزیزی و محبی و مخلصی راسخ الاعتقاد مقبول بارگاہِ

رب ذوالجلال والاکرام

و ارادت آورد و تائب شد بر دست بندۂ فقیر

خاکپائے محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العلی العظیم

گر طاعتش کنی شوی

marfat.com

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى
بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهُ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ط

ترجمہ : پھر جو کوئی قول توڑتا ہے۔ توڑتا ہے اپنے بُرے کو
اور جو کوئی پورا کرے۔ جس کا اقرار کیا اللہ سے۔ پس دیگا
اللہ اس کو اجر بڑا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ٥ وَ
سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط اٰمين!
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ!
اٰمِيْن! يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ!

امروز سعید ــ

ــ

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین ٥ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

بمقام بتاریخ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

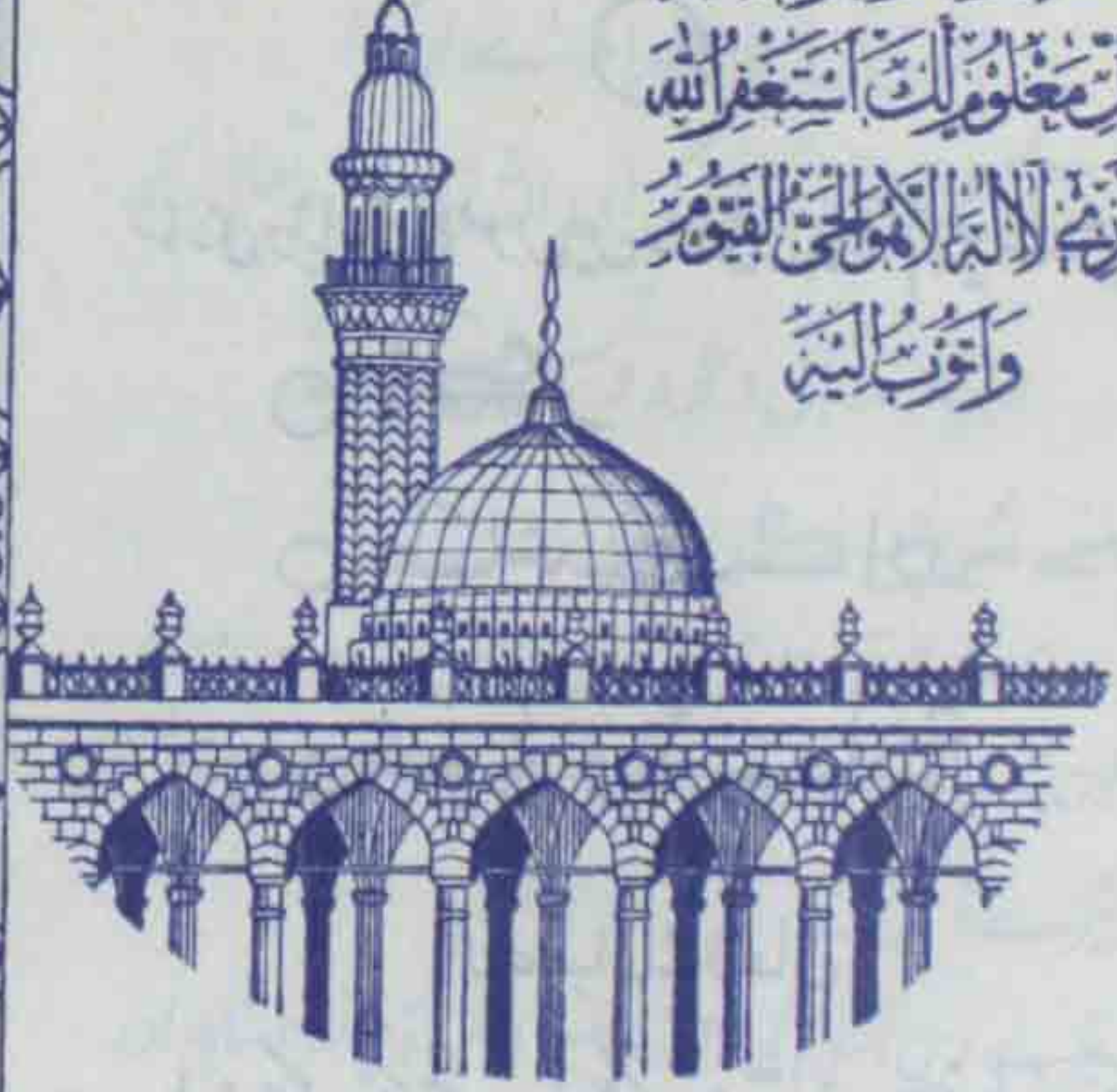

اجتماع

خادم محمد برکت علی لودھیانوی مفتی عفی عنہ

المقام الشجاع الصحاف المقبول المصطفین ○ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ

○

ساری دنیا کے کاموں میں سے تین ہی کام کرنیوالے ہیں:

○ ذِکر

○ طَاعت ــــ اور

○ دعوۃ و تبلیغ

اللہ تبارک وتعالیٰ

ہمیں اپنے ذکر و فکر و تبلیغ کی توفیق عنایت فرمائے! آمین!

اِسی لئے ہمیں پیدا کیا گیا ہے، اور۔

یہی انسانیّت کی منزل ہے!

marfat.com

بندۂ گنہگار تیرے بندوں کو اس طرح بلاتا ہے ——

اِسْرَعُوْا وَحَیَّھَلُوْا

لِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالدَّعْوَۃِ وَالتَّبْلِیْغِ الْاِسْلَامِ

"جلدی کرو اور جلد آؤ اے لوگو!

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے

دینِ اسلام کی دعوۃ و تبلیغ کیلئے"

یہ سُن کر ——

تیرے بندے جوق در جوق اور فوج در فوج تیرے اس عاجز و مسکین بندے کے پاس آنے لگے، اور بندۂ ناچیز نے تیرے بندوں کو

تیرے ذکر —— اور

تیرے دینِ اسلام کی دعوۃ و تبلیغ کا مژدۂ جانفزا سنایا، اور

تیرے حضور باری میں دعا کی، کہ ——

تیرے ذکر کی یہ محفل اور تیرے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کی یہ نیکی سی جماعت قیامت تک قائم و برقرار اور جاری رہے! آمین!

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

marfat.com

تیرے ذکر اور تیرے دینِ اسلام کی
دعوۃ و تبلیغ کے سوا ہمیں تیری ساری دُنیا کی
چیزوں میں سے کوئی بھی چیز نہ مطلوب ہے،
نہ مقصود۔ اور نہ ہی کسی شَے کی طرف کوئی
رجحان و رغبت ہے؛
یہ بول بڑا بھی ہے، اور اُمّید افزا بھی۔
تیری ہی توفیق و عنایت سے ہم گنہگار اپنے اس عہد پہ ثابت قدم رہ سکتے
ہیں، ورنہ جب تک تیری طرف سے تیری توفیق و عنایت ہمارے شامل حال
نہیں ہوتی، ہم گنہگاروں نے تیرا کیا ذکر کرنا ہے، اور کیا تیرے دین کی تبلیغ۔ ہمارا
یہاں آنا اور تیرے ان کاموں میں مصروف ہونا تیری ہی توفیق و عنایت ہے؛
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!
ہم سب کی دعا ہے۔ کہ تیری یہ توفیق اور تیری یہ عنایت
سرمدی ہو! سدا جاری رہے! یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ! آمین!
تیرے فضل و کرم سے تیرے اس دربار المعروف "المقام النجّاف
الصحاف المقبول المصطفین" میں تیرے بندوں کی یہ محفل ہمیشہ
لگی رہے، اور اس محفل میں دو ہی کام ہوتے ہیں ——
—— تیرا ذکر —— اور

marfat.com

ـــــ تیرے دینِ اسلام کی دعوۃ وتبلیغ

اعراس المیلاد اور دیگر تقریبات کے انعقاد کے بھی یہی دو جلی مقاصد ہیں:

★ تیرا ذکر ـــــ اور

★ تیرے دین اسلام کی دعوۃ وتبلیغ

تیسرا کوئی بھی مطلب نہیں۔ اور نہ ہی ان دو کاموں کے سوا کوئی مدعا پیش نظر ہے ـــ یَاحَیُّ یَاقَیُّوم!

اگر تو نے قیامت کے دن مجھ سے یہ پوچھا ـــــ کہ کیوں تو نے میرے بندوں کو بلایا۔ تو بندہ گنہگار اس وقت کیا جواب دے سکیگا ـــ نہ معلوم بندہ گنہگار کی اس وقت کیا حالت ہو! ـــ میرا یہ جواب سُن لیں یاحَیُّ یاقَیُّوم! ـــــ کہ میں نے تیرے بندوں کو صرف ـــــ

★ تیرے ذِکر ـــــ اور

★ تیرے دینِ اسلام کی دعوۃ وتبلیغ کے لئے

اس جنگل میں جمع کیا۔ اور ہر کسی کو یہاں آنیکی اسطرح دعوت دی

اِسْرَعُوْا وَحَیَّھَلُوْا

لِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالدَّعْوَۃُ وَالتَّبْلِیْغُ الْاِسْلَام

جلدی کرو اور جلد آؤ اے لوگو! اللہ کے ذکر ـــ اور

marfat.com

اللہ کے دینِ اسلام کی دعوۃ و تبلیغ کے لئے!

اگر ان محافل و مجالس میں

جو تیرے ہی لطف و کرم سے شب و روز تیرے اس مقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین میں باقاعدگی سے لگی رہتی ہیں، تیرا حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان نہ کرتا، تو پھر کیا کرتا؟

سارا دینِ اسلام تیرے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ــــ

ــــ لایا

ــــ بتایا

ــــ سمجھایا ــــ اور

ــــ عملی نمونہ دے کر سکھلایا ہوا ہے

دینِ اسلام کی ان محافل و مجالس میں اگر دین کے بانیؐ کا چرچا نہ کیا جاتا، تو پھر کس کا کیا جاتا ــــ اور اُنؐ کے ذکر کے سوا دین کی کسی بھی محفل و مجلس میں۔

کیا رونق ہوتی؟ اور

کیا ذوق ہوتا؟

کیا سوز ہوتا؟ اور

کیا گداز ہوتا!

marfat.com

کیا کیف ہوتا ؟ اور

کیا سرور ہوتا !

اگر اُنؐ کی محبت، اور محبت کا بیان دین سے نکال لیا جائے، تو پھر کیا باقی رہے ؟

محض عبارت !

بندہ گنہگار تیرے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا مدّاح اور ان کے غلاموں کے غلاموں کا کفش بردار ہے۔ اور ان کی شان کے بیان سے کیونکر باز رہ سکتا ہے ؛ یہی میرا دین اور اسی میں میری نجات کی اُمید ہے : یاحیّ یاقیّوم !

بندہ ہر شئے چھوڑ سکتا ہے، لیکن انؐ کی محبت کے دعوے سے اگرچہ ناقص اور زبانی ہو، کبھی باز نہیں رہ سکتا ؛ ہماری محبت قبول ہو نہ ہو، یہ ان کی بات ہے ! ہم نے اس میدان میں کبھی گنڈ نہیں دینی !

عیدِ میلاد — یا

اگر ہم نے اللہ کے مقبول بندوں کی یاد میں چند منٹ بیٹھ کر انکی دینی خدمات کا جو انہوں نے اللہ کیلئے کیں، ذکر کیا — پھر انکی زندگیوں سے سبق حاصل کرنے کیلئے انکی سیرت پہ کوئی ذکرِ خیر کیا، تو اس سے دین کو کیا نقصان پہنچا ؟ بیشک اس سے دین کو جو اور ایسی تقویت پہنچی جو کسی اور طریق سے اور اتنی جلد نہیں پہنچ سکتی تھی ؛

marfat.com

بُندہ بندے کا انکار نہیں کر سکتا! بندے کا انکار تو یہ تو یہ
کون کر سکتا ہے؟ بندہ ہی بندے کو بندہ بنایا کرتا ہے!

کائنات کی ساری داستان

بندوں ہی کی داستانوں کا ایک مجموعہ ہے

بندہ اللہ کا خلیفہ ہے۔ اور خلیفہ بمنزلہ اصل ہوتا ہے
پھر کون بندہ کسی بندے کا منکر ہو سکتا ہے؟ اگرچہ ہر شے کا
خالق و مالک و رازق و حافظ و وکیل و کفیل اللہ ہے،

پھر بھی

بندہ ہی سے بندہ پیدا ہوتا ہے، اور بندہ ہی بندے کو
پالتا، اور بندہ ہی بندے کو ہر شے بتلاتا اور سکھلاتا ہے، پھر
کیونکر کوئی بندہ کسی بندے کا منکر ہو سکتا ہے؟

اگر بندہ نہ ہوتا، تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ یہ زمین ہوتی، نہ آسمان ہوتا۔ بندے ہی کیلئے یہ کائنات
معرض وجود میں آئی۔ اللہ کو اپنے مقبول بندے پیارے
ہیں۔ اسی لئے یہ بندہ ان کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے اُن کا
ذکرِ خیر کیا کرتا ہے۔ اور بندہ اسے دین کو تقویت پہنچانے کا
ایک اہم ذریعہ سمجھتا ہے۔ ان کا ذکر دافع بلیّات، اور نزولِ

marfat.com

برکات کا موجب ہوتا ہے۔ ہمارے اس اقلیم میں بہت ہی کم صحابہ کرامؓ تشریف لائے۔ اس برّاعظم میں صوفیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی نے دینِ اسلام کو پھیلایا ہے۔ مثلاً

- حضرت سرکار فیض عالم داتا گنج بخش صاحبؒ
- حضرت سرکار خواجہ معین الحق والدین سیدنا حسن سنجری ثم اجمیریؒ ـــ اور
- حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکرؒ

پھر کیونکر ہم ان کے ذکر کو فراموش کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں کر سکتے! اور جو دین کی تبلیغ انہوں نے کی، وہی صحیح اور ہر شک و شبہ سے مبرّا ہے سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو اتباع دین اسلام کے مبلغ حضرت خواجہ غریب نواز سیدنا معین الحق والدّین حسن سنجری ثم اجمیری رضی اللہ عنہ نے کی:ـــــ

معتبر

مستند، اور

قابلِ تقلید ہے

اور حضرت خواجۂ خواجگان جانم فدا رضی اللہ عنہ "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" صلی اللہ علیہ وسلم بھی کہتے تھے ـــ اور محفلِ سماع بھی کرتے تھے، اور اس کی محفل بھی لگایا کرتے تھے:

marfat.com

حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ عنہ

مامور من اللہ تھے

آپ کا ہر قول و فعل

شرک و بدعت سے کلیتہً مبرّا تھا!

آپ ولایت الہند کے شاہ، اور دین اسلام کا عملی نمونہ تھے
اگر یہ باتیں شرک ہوتیں، اور بدعت ہوتیں۔ آپ کبھی بھی انہیں نہ کرتے!
آپ ساری ولایت کے امام، اور آپ کا عمل (قول و فعل) ہر کسی کیلئے ایک نمونہ تھا!

اگر اعراس کا انعقاد بدعت ہوتا، آپ کبھی نہ کرتے،
اگر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا شرک ہوتا، آپ کبھی نہ کہتے،
آپ کا نفس مزکّی اور ہر قسم کی آلائش و خباثت سے مطہر تھا!
آپ کا قلب اللہ کے نور سے منوّر اور اللہ الحیّ کے انوار سے
زندہ تھا، اور ــــ
آپ کی رُوح ــ سبحان اللہ، الحمد للہ! انسانی معراج کی حد تک پہنچی ہوئی
تھی، آپ کے کسی قول ــ اور ــ
آپ کے کسی فعل میں شرک اور بدعت کا کیسے گمان ہو سکتا ہے؟
ہرگز نہیں!
آپ کا ہر قول و فعل شرک اور بدعت سے مبرّا تھا۔

marfat.com

آپ مکتبہ عشق کے فارغ التحصیل اور ساری دنیا کے لئے دین اسلام کا ایک نمونہ تھے اور آن کی آن میں سارے ہند کو کفر سے نکال کر اسلام میں لے آئے آپ کی تبلیغ میں محبت جلوہ گر تھی، جسے بھی چاہا، نوازلیا،

اب

جن اختلافات سے ہم دوچار ہیں، اس زمانے میں کسی نے بھی اور ان میں سے کسی بھی موضوع پہ کوئی کلام نہیں کی ۔ اس زمانے میں بھی ہر مسلک کے لوگ موجود تھے، لیکن ہماری طرح آپس میں نہ اُلجھے،

آج کے یہ اختلافی مسائل

آئمہ کرام کے زمانے کے نہیں، اس صدی کے امامین کے ہیں، اسی وجہ سے ان میں اتنا شدید اختلاف ہے۔ کہ دور نہیں ہوتا۔ اگر ان باتوں پہ فیصلہ ضروری ہوتا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اپنی امت کی رہنمائی فرماتے ہوئے

★ کچھ نہ کچھ ارشاد فرماتے

★ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ضرور ان کے بارے کچھ کہتے

★ آئمہ کرامؒ میں سے لازماً کوئی نہ کوئی امام صاحب ان کو زیر بحث لاتے

★ اولیائے کرامؒ میں سے کوئی نہ کوئی ضرور ان اختلافات کا حل سامنے رکھتے

لیکن معلوم ہوا کسی ایک نے بھی ان موضوعات پہ بات نہیں کی۔

marfat.com

یہ سب فروعی ہیں اور — غیر ضروری بھی

جن باتوں کا دین میں حکم نہیں دیا گیا، ان کے بارے میں منع
بھی تو نہیں کیا گیا، اگر یہ باتیں کرنی شرک ہوتیں، تو ضرور ان سے

روکا جاتا

میں حضراتِ دیوبند و بریلوی کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی نہیں کر سکتا۔ پھر بھی ملت ابراہیمی کا احساس دل میں رکھتے ہوئے دونوں حضرات سے دست بستہ یہ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں، کہ ——

اگر دین کی سُرنگی پہ اختلافات کی یہ نئی تاریں نہ بھی بجائی جائیں
تو دین کی سالمیت و کاملیت پہ کوئی فرق نہیں پڑتا

اِن چند فروعی باتوں کے اختلاف نے ملت کے شیرازے بکھیر دئے، اور مذہبی تعمیری کام کی ترقی کو کافی ٹھیس پہنچی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ٹھنڈا پڑ گیا —— دین کے یہ کونسے اہم امور ہیں، جن کے اختلاف کی بدولت ایک قوم دو حصوں میں بٹ رہی ہے

دیوبند اور بریلی دین کی دو درس گاہیں ہیں، ایک ہی امام حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے فقہ کی

marfat.com

معتدل اور اہل سُنّت والجماعت کہلاتی ہیں

اِس کے باوجود

ایک درسگاہ کا عالم دوسری درسگاہ کے عالم کی عزت کرنا تو درکنار اسے سلام تک کہنا

پسند نہیں کرتا

—— کتنا سنجادن

—— کتنی اونچی قوم ۔ اور

—— کیسے شاندار ماضی کی حامل ۔ اور کیسے

معمولی اختلاف کا شکار

ہو کر اتحاد کی کڑی توڑ بیٹھی — ہائے توبہ ! یا حق یا قیوم!

اللہ کے دین اسلام کو سمجھنے کیلئے محض کتابی علم کافی نہیں اس کیلئے

۱۔ فہم و فراست

۲۔ فراخ دلی

۳۔ وہ — اور

۴۔ فیض — بھی ضروری ہوتا ہے۔

دین کی ہر بات کا انحصار چار باتوں پہ موقوف ہے، یا کہیں کوئی بات

ہی نہیں — جب تک کوئی ان چار باتوں کو اچھی طرح نہیں جانتا۔ دین نہیں

سمجھتا۔ نہ دین کے کسی معاملہ میں اس کی رائے معتبر ہو سکتی ہے —— اور ——

marfat.com

وہ چار باتیں یہ ہیں

① حکم ② محبت ③ فتویٰ ④ تقویٰ

جس نے حکم کے مطابق کوئی بات کہی، سچ کہی، یعنی قرآن اور سنت کی عبارت کے عین مطابق کوئی حکم دیا، حق دیا۔ جس نے محبت کے ماتحت کوئی بات کہی، اس نے بھی سچ کہی، اسی طرح جس نے فتوے کے مطابق کوئی بات کہی درست کہی اور۔ جس نے تقویٰ کے ماتحت کوئی فیصلہ کیا، حق فیصلہ دیا۔ کسی پہ حکم غالب ہوتا ہے، کسی پہ محبت۔ کسی پہ فتویٰ اور کسی پہ تقویٰ ـــــ سالک پہ حکم غالب ہوتا ہے، اور مجذوب پہ محبت، ـــــ اہلِ شریعت پہ فتویٰ اور اہلِ طریقت پہ تقویٰ نافذ ہوتا ہے۔ مثلاً

حضرت جنید بغدادیؒ پہ حکم غالب تھا اور منصورؒ پہ محبت۔ جنیدؒ نے کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور منصورؒ نے کہا۔ انا الحق۔ دونوں اپنی اپنی جگہ اللہ کے مقبول اور سیدھی راہ پہ تھے ـــ اسی طرح فتوے میں ایک آدمی ایک سو روپے میں سے اڑھائی روپے زکوٰۃ نکال کر ساڑھے ستانوے روپے سال بھر کے لئے اپنے پاس رکھ سکتا ہے لیکن تقویٰ میں یہ حکم ہے، کہ وہ اس حال میں شام کرے، کہ اس کے پاس کل کے لئے کچھ بھی نہ ہو، اور اس ناداری کا اسے کوئی غم بھی نہ ہو (اور نہ ہی اسے جی اٹھنے کی امید ہو)

marfat.com

اگر کسی بات میں کوئی اختلاف واقع ہو، اسے جیسے بھی ہو سکے دبانے اور حل کرنے کی کوشش کی جائے، نہ کہ اسے ہوا دی جائے۔ چند آدمیوں کی رائے سے ساری امت مسلمہ میں اختلاف پیدا ہو جاتے ہیں، اور چند آدمی اتحاد کو بنایا اور چند ہی بگاڑ کر تے ہیں۔

ایک ہی دین کے دو عالم کسی فروعی اور بے بنیاد اختلاف کی بدولت ایک دوسرے کو سلام تک نہیں کرتے!۔ توبہ توبہ !!

چھوٹی سی بات کا بتنگڑ اور ایک رائی کا پہاڑ بنا دیا۔ ایک غیر ضروری بات پہ اتنی بحث کی، اتنی بحث کی، کہ اتحاد کی بنیادیں ہل گئیں۔ ایک دو واقعات ہوں تو لکھ بھی دیں، بیشمار واقعات ایسے ہیں، جو شب و روز ہمارے مابین اختلاف کا باعث بنتے ہیں۔ ہم نے ان کو سلجھانے کی بجائے ہوا دی۔ اگر ان کو پہلے ہی سے سلجھایا جاتا۔ تو آج ہمارے دل دین کے فروعی اختلافات کی بدولت اس طرح ایک دوسرے سے دور اور متنفر نہ ہوتے، ہم سب یعنی ساری امت، جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، ایک مکان کی مانند ہیں۔ مکان کی ایک ایک اینٹ دوسری اینٹ کا سہارا بنتی ہے۔ کاش! ہم بھی ایک دوسرے کا سہارا بنتے۔ تو آج ہماری یہ حالت نہ ہوتی، مسائل بھی کیسے ضروری پوچھے گئے۔ سبحان اللہ!۔ واہ بھئی واہ!۔ ایک صاحب سوال پوچھتے ہیں۔ کہ۔ جوں کو دھوپ میں سکھا کر مارنا

marfat.com

جائز ہے کہ نہیں ؟ اور دوسرے پوچھتے ہیں ۔ کہ اُبلتے ہوئے پانی میں جُوں کو مارنا جائز ہے کہ نہیں ؟

میرے ایک دوست نے مشورہ دیا۔

کہ اگر یہ حال ہے ، تو انہیں یہ مشورہ دیں ۔" کہ چھوٹی جُوں کو بندوق سے اور بڑی کو توپ سے مارنا چاہیئے !"

ایک صاحب سوال کرتے ہیں ۔ کہ اگر پانی کے گلاس میں ایک مچھر گر جائے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ — غرضیکہ بے شمار اختلافی مسائل اسی قسم کے ہیں۔

جن باتوں کا نام لیکر نہ حکم دیا گیا ہے ،
نہ منع کیا گیا ہے ، وہ نہ امر بالمعروف میں
شامل ہیں ، اور نہ ہی نہی عن المنکر میں
جس طرح کسی کی سمجھ میں آتا ہے ، کر سکتا ہے ، اس پہ کوئی گرفت نہیں ،
ثواب و عذاب کی تمام باتیں ایک ایک کر کے دین کی تکمیل کے اعلان
سے پہلے بتا دی گئیں ۔ جو باتیں اس اعلان میں شامل نہیں ۔ اس پہ
کوئی تعزیر نہیں ۔" وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

فَاللّٰہُ خَیْرٌ الرَّازِقِیْنَ

marfat.com

الاعراس والتقریبات

ہمارے اعراس المیلاد مجالس صفی الرشیدہ ہیں، ان سے
دین کو بیحد تقویت پہنچتی ہے۔ مثال کے طور پہ ہم نے حضرت

سرکار داتا صاحبؒ

کا عرس منایا، بہت سے دوست اکٹھے ہوئے، چند قرآن کریم پڑھ کر
سرکار کی روح پر فتوح کو ایصالِ ثواب کیا۔ پھر سب نے غور سے
سوچا، کہ حضرت سرکار داتا صاحبؒ کو اس دنیا سے تشریف لے گئے
ہزار برس ہونے کو ہیں۔ ہم نے ان آنکھوں سے انہیں نہیں دیکھا
لیکن پھر بھی ہم انہیں بھول نہ سکے ـــــ اس سے ہم نے

یہ سبق سیکھا

کہ وہ اللہ سبحانہٗ کے لئے دنیا میں جیئے، اس لئے موت ان کی یاد کو مٹا
نہ سکی۔ صدیاں گذر گئیں ـــ لیکن انؒ کی یاد ہمارے دل سے نہ اتری،
حالانکہ ہم نے انؒ کو دیکھا بھی نہ تھا۔ وہ اللہ سبحانہٗ کے لئے جیتے

marfat.com

تھے، اور اللہ سبحانہٗ نے بھی انؓ کی یاد کو مٹنے نہ دیا۔ ہمیشہ زندہ رکھا۔ اس کے علاوہ اس دنیا میں لاکھوں بادشاہ بنے، اور مرے، کسی نے بھی ان کو یاد تک نہیں کیا۔ اور نہ ہی کبھی ان کو کسی نے خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ لیکن اللہ سبحانہٗ کے پیاروں کا یہ حال ہے۔ کہ انؓ کو یہاں سے گئے صدیاں گذر گئیں۔ لوگ ان کی قبروں سے لپٹ لپٹ کر رو رہے ہیں۔ انؓ کے کارنامے جو انہوں نے اللہ سبحانہٗ کی راہ میں کئے قیامت تک باقی اور آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہم

ایک عرس منا کر ہزاروں حسنات

حاصل کرتے ہیں۔ بتائیں اس سے دین کو کیا نقصان پہنچا۔ کوئی بھی نہیں، بے شک اس سے دین کو تقویت ملی۔ دلوں میں ذہن نشین ہوا۔ کہ جو زندگی دین کے لئے وقف ہو۔ ابدی اور باقی ۔ تمام قسم کی زندگیاں عارضی ناپائیدار اور سب کی سب فانی ہیں۔

جس نے بھی

دنیاوی زندگی دین کے لئے وقف کی، دین نے اسے

حیاتِ جاوداں بخشی

عرس دین کی ایک زندگی کی پوری سیر کا اصطلاحی نام ہے، ہم توجہ ہر

marfat.com

ہر محفل میں جو کچھ بھی کرتے ہیں، دین ہی کے لئے کرتے ہیں ——

دین سکھلانے کے لئے لوگوں کو بُلاتے ہیں!

بعض دفعہ منتیں بھی کرتے ہیں۔ اگر پھر بھی کوئی نہ مانے تو ہار کر چُپ کر جاتے ہیں —— مسلمانوں کے اجتماع سے آپس میں محبت اور دین کو تقویت پہنچتی ہے۔

○

بدعت

بدعت دین میں اُس بری بات کے ایجاد کرنے کو کہتے ہیں۔ جس سے

اللہ اور اللہ کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش ہوں

اِسی طرح

شِرک کی وضاحت حسب ذیل ہے :-

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنے کی تعلیم دی۔ تاکہ ہمیں ہمیشہ یہ بات یاد رہے۔ کہ :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ — اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ واحد ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی

marfat.com

اَلْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو چیز تو دے اسے روکنے والا کوئی نہیں، اور جو چیز تو روک لے اسے دینے والا کوئی نہیں اور تیرے مقابلے میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔

○

گویا ہمیں واضح طور پر یہ بتلا دیا۔ کہ ہر شے کا دینا نہ دینا اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے جسے اللہ دے، اسے کوئی روکنے والا نہیں، اور جسے وہ نہ دے، اسے کوئی کچھ دے نہیں سکتا — پھر فرمایا :۔

يَسْأَلُ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَاتِهٖ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ

چاہیئے۔ کہ تم میں سے ہر کوئی اپنی ہر حاجت اپنے رب سے مانگا کرے، یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے، تو وہ بھی اللہ سے مانگے۔

(ترمذی)

اور دوسری روایت میں ہے :۔

حَتّٰى مِلْحَ عَجِيْنِهٖ

حتےٰ کہ اپنے خمیر کا نمک بھی اللہ سے مانگے :

○

مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ

جو اللہ سے نہیں مانگتا۔ اللہ اس سے

marfat.com

علیہ (ترمذی) ناخوش ہے :

○

گویا اللہ رب العلمین کو یہ بات نہایت ہی پسند ہے، کہ اللہ کے بندے اللہ سے مانگیں، اللہ کے خزانے بھرپور ہیں، کسی بھی شے کی کمی نہیں :

○

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن الخطاب الفاروقؓ اور حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے لئے اپنا جُبّہ مبارک دیا۔ تو ان سے فرمایا کہ اویسؓ سے کہنا، کہ میری امت کی مغفرت کیلئے دُعا کریں

○

عقیدہ

ہم ہر شے اللہ سے مانگتے ہیں۔ اللہ ہمارا رب، ہمارا مالک اور ہمارا واحد معبود ہے، اللہ کے سوا کوئی دوسرا ہمیں کوئی بھی شے نہیں دے سکتا۔ جسے اللہ دے اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور جسے وہ نہ دے، اسے کوئی کچھ نہیں دے سکتا

ہم اللہ کے بندوں کے پاس

دُعا اور سفارش

marfat.com

کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں۔ کہ وہ اللہ کے حضور میں ہماری سفارش کریں۔ اور ہمارے لئے دُعا کریں۔ کہ اللہ اپنے لطف و کرم سے ہماری دعا قبول فرما کر ہماری جو حاجت بھی ہو۔ بر لائے۔ فقط

اوّل تو

ہم نے اپنے تمام معاملات، دینی ہوں یا دنیوی، ظاہری ہوں یا باطنی چھوٹے ہوں یا بڑے، سب کے سب اللہ رب العالمین ہی کے حوالے کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالےٰ ہی کو سونپے ہوئے ہیں۔ اور — اللہ العلی العظیم ہی کے سپرد کئے ہوئے ہیں۔ اور وہ ہماری ہر حاجت کے وکیل و کفیل و نصیر ہیں۔ ہمیں کسی تردّد و تکلف سے کوئی بھی واسطہ نہیں — پھر بھی

افادۂ عام

کے لئے بندہ عرض گذار ہے۔ کہ ہر شے کا دینا نہ دینا فقط اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ کسی اور کو کسی بھی معاملہ میں کوئی قدرت حاصل نہیں — مگر اللہ کے حکم سے

ہم

صرف دعا کے لئے بندوں کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں، اور کسی

marfat.com

بندے کا کسی بندے کے پاس اللہ کے حضور میں دعا کرانے کی نیت سے

حاضر ہونا مستحسن ہے

یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ

○

مقربین یعنی اللہ کے مقبول بندے قبروں میں عام مُردوں کی طرح نہیں ہوتے، بلکہ وہ زندہ ہوتے ہیں، مقربین کی موت شہادت کی موت ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ اپنے بستروں ہی پر مریں، جو فیض وہ زندگی میں بندوں کو پہنچا سکتے ہیں، موت کے بعد بھی پہنچا سکتے ہیں

بندہ بندے کو تین فیض پہنچاتا ہے

۱ - دعا کرتا ہے

۲ - تعلیم دیتا ہے

۳ - متوجہ ہوتا ہے۔ اور یہ ان دونوں سے افضل ہے

اِسی طرح

اہل اللہ قبروں میں اپنے زائرین کے لئے

۱ - دعا کرتے ہیں

۲ - متوجہ ہوتے ہیں

۳ - اور اہلِ طریقت کے دلوں میں تعلیم کا القا کرتے ہیں!

marfat.com

رُوح ، قبر اور برزخ پہ اکتسابی علم کا عالم کیا تشریح لکھ سکتا ہے؟

اِسی طرح

صاحبِ مُنزل کے سوا کسی اور کو اگرچہ کتنا ہی اجل عالم ہو۔ وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کی کیا خبر ہو سکتی ہے۔ یہ مخصوص منازل ہیں، اور صاحبِ منزل کے سوا کوئی دوسرا ان سے واقف نہیں ہو سکتا!

الحمد للہ ربّ العالمین، فاللہُ خیر الرازقین

واللہ اعلم بالصواب

یا حَیُّ یا قیّوم

○

اِسی طرح ہم اپنے مولائے کریم، رؤف رحیم، حضرت اقدس و اکمل جناب رسول اکرم واجمل، الطیب واطہر روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم

دین کو لانے والے۔ توحید کو سمجھانے والے۔ انسانیت کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لانے والے، دنیا کو زندگی کا پیغام سنانے والے

مُحسنِ اعظم اور

marfat.com

ہر عالم کے لئے سراپا رحمت

کا نامِ نامی اسمِ گرامی سن کر ادب و احترام سے تعظیماً کھڑے ہونے کو ادب ہی کا ایک مقام سمجھتے ہیں — اور

کسی کے استقبال کو کھڑے ہونا انسانی فطرت کا تقاضا ہے

دوست دوست کو کیسے کیسے انداز میں ملا کرتا ہے۔ اور ملاقات کی یہ ادائیں فطری ہیں — یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ!

اللہ تبارک وتعالےٰ

ہمیں سیدھی راہ پہ رکھے — اور

اپنے علم پہ عمل کی توفیق بخشے۔ آمین! یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ!

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ

یعنی میرے زمانہ کے لوگ تمام زمانہ کے لوگوں سے بہتر ہیں۔ پھر ان کے بعد والے، پھر ان کے بعد والے۔

واضح ہو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بہترین زمانہ تھا۔ کسی کو بھی اور کسی بھی بات پہ کوئی اختلاف نہ تھا۔ پھر اس کے بعد صحابۂ کرامؓ کا زمانہ آیا۔ اس میں بھی ایک دوسرے سے کسی بات پہ

marfat.com

آتنا بڑا اختلاف نہ تھا۔ پھر اس کے بعد اماموں کا زمانہ شروع ہوا اور ساتھ ہی اختلافات شروع ہوئے۔ یہ اختلافات بہت ہی معمولی قسم کے تھے۔ طہارت وغیرہ کے متعلق جن باتوں پہ ہم آج ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ان تینوں زمانوں میں ان پہ کسی نے بھی کچھ کہا نہیں۔ یہ تمام کے تمام اختلافات اس صدی کے چند بزرگان دین کے مابین خط و کتابت کا حاصل ہیں ورنہ اگر اس خط و کتابت کو چھیڑا نہ جاتا تو شاید یہ اختلافات اتنی شدت سے نہ ابھرتے۔ اسلام خیر خواہی اور نصیحت ہے اور بس، اور ان اختلافات کے چکر میں نہ خیر خواہی ہے نہ نصیحت۔ ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے والے اصحاب کیوں کر ایک دوسرے کی خیر خواہی کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں اور پھر خیر خواہی نہیں نصیحت کیسی؟

برادران اسلام کی خدمت میں **عید مبارک** ہو۔

امروز سعید دوشنبہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۸۸ ہجری القدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حیّ یا قیّوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

دار الاحسان

سلسلہ اشاعت ۴۱
دعوت و تبلیغ

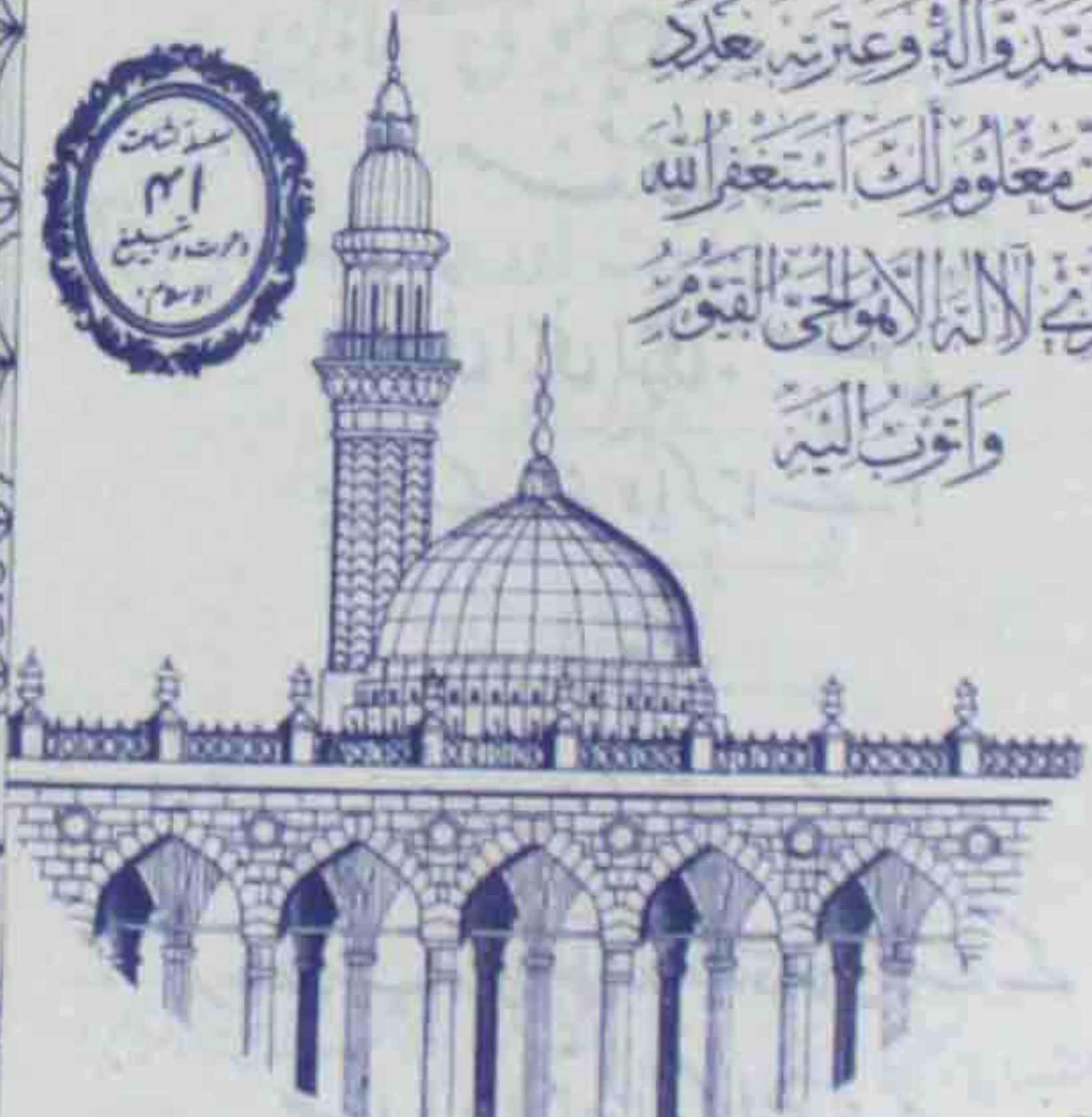

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت

مومن کے ایمان کی جان ہے،

علامہ محمد یار شاہ علی روڈھیانوی مدنی

المقام الشہاب الصحاف المقبول المصطفیٰ ○ دار الاحسان فیصل آباد

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

○

منڈی میں

ہر کوئی اپنی اپنی جنس

بیچنے کے لئے لایا کرتا ہے۔!

لیجئے!

تیرے دینِ اسلام کی تجارت کی منڈی میں

تیرے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے

پھولوں سے بھرا ہوا ٹوکرا پیش ہے

یا حی یا قیوم

گر قبول افتد زہے عز و شرف آمین!

○

marfat.com

دِین کی منڈی میں یہ نئی جِنس

حضرات عُلمائے کرام

دیوبند اور بریلوی کے مابین

اتحاد ـــــ اخوّت اور محبّت کی یہ پیشکش

★ ـــــ مبارک ہو

★ ـــــ مُکرّم ہو

★ ـــــ مشرّف ہو

یا حیّ یا قیّوم ـــــ آمین!

یا اللہ، یا رحمٰن، یا رحیم، یا حیّ یا قیّوم، یا ذالجلال والاکرام!

تیرے لطف و کرم سے ـــــ

حضرات علمائے کرام

دیوبند اور بریلوی کے مابین

marfat.com

ایک بار پھر سے اتحاد و محبت پیدا ہو،

یا حیُّ یا قیُّوم ـــــ آمین

○

تیری دنیا کے بازار میں ـــــ

محبت ـــ ایک نایاب جنس

بن چکی ہے ـــ یہی وجہ ہے ـــ کہ ـــ ایک ہی مجتہد ـــــ

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

کی فقہ کی تقلید کے دو دعویدار

ایک دوسرے سے اس قدر مختلف اور اتنی دور ہو چکے ہیں کہ

ایک دوسرے کو دیکھنا تک پسند نہیں کرتے

پھر جب علمائے کرام کا یہ حال ہے! ـــــ

عوام بیچارے کدھر جائیں؟

marfat.com

یہ اختلاف باتیں — کریدنے کا حاصل ہیں !

جس طرح

تو نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی امت کو ایک بیل ذبح کرنے کا حکم دیا تھا۔ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ ایک بیل قربان کر دیتے — جب انہوں نے بیل کی بابت پوچھنا شروع کیا، شرائط میں اضافہ ہی ہوتا گیا

پہلے پوچھا — وہ بیل نر ہو یا مادہ ؟

پھر پوچھا — رنگ کیسا ہو ؟ —

رنگ بھی پھر ایسا بتلایا، جو مل نہ سکے :

اسی طرح

ہم نے جب دین کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں بہت ہی زیادہ اور غیر ضروری باریک بینی شروع کی — رائے کا اختلاف بڑھتا گیا۔ حتّٰی کہ —— نوبت آج تک آپہنچی

میں اپنے دوستوں سے یہ فرمائش کرتا ہوں۔ کہ — وہ رات کے آخری حصہ میں اللہ رب العالمین کے حضور میں یہ دُعا کیا کریں، کہ اللہ سبحانہٗ اپنے لطف و کرم سے حضرات علمائے کرام

دیوبند اور بریلی

کے دلوں میں ایک بار پھر سے ایک دوسرے کی خیر خواہی اور نصیحت بھر

marfat.com

دے، اور اتحاد و محبت جو اس وقت مفقود ہے، پھر سے پیدا کردے ۔ یا حیّ یا قیّوم ! ۔ آمین !!

اَللّٰہُ تبَارَكَ وَتعَالیٰ عزّ وجَلّ ذُوالجَلَال وَالاکرام

جسے چاہتے ہیں، اپنے دینِ اسلام کا صحیح فہم عنایت فرماتے ہیں ۔!

فہم کے مدارج بھی مختلف ہیں ـــــــــ

ہر کسی کو ایک سا فہم نہیں دیا جاتا ـــــــــ

ائمہ کرام تحقیقات اسلامیہ کے بانی، اور سب کے سب اللہ سے

اعلیٰ درجہ

کے فہم یافتہ تھے ۔!

پھر بھی ـــــــــ

ایک ہی بات پر چاروں نے اپنے اپنے فہم کے مطابق مختلف فیصلے فرمائے، اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے اسی طرح چلا آتا ہے۔ کہ ایک کا فیصلہ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے !

حضرت علامہ ابن قیمؒ کی کتاب "الرّوح" اس امر کی

شاھدۂ ہے

marfat.com

کہ آپ بلاشبہ صاحب باطن اور اپنے زمانے کے صاحبِ فضل و
کمال بزرگ تھے، اس کے باوجود آپ اپنے مسلک سے بال بھر بھی
پیچھے نہ ہٹے۔ اور حسبِ قدیم دستور اپنے مسلک پہ ثابت اور
قائم رہتے ہوئے بہت کچھ لکھ گئے۔ اسی طرح ہر کوئی اپنے اپنے
مسلک پہ جما رہا ـــــ بندوں کو اللہ کے دینِ اسلام کا فہم۔
اللہ ہی کی طرف سے عطا ہوا کرتا ہے۔ ـــ اور
فہم کے مدارج ایک سے نہیں ہوتے۔

جیسے

جیسا فہم عنایت ہوا۔ اسی کے مطابق اس نے اپنا دین قائم رکھا
اللہ جسے جیسا فہم چاہتے ہیں، عنایت فرماتے ہیں ـــ جسے صحیح فہم عنایت
ہوا۔ اسے گویا ہر بھلائی عنایت ہوئی۔

اللہ کے عطا کردہ فہم کا یہ تقاضا ہے کہ
اس فہم کی پوری اتباع کی جائے،
ہر قسم کا فہم جو اللہ کی طرف سے بندوں کو عنایت کیا جاتا ہے
اللہ کو مقبول ہوتا ہے

اللہ سب سے بڑھ کر غیرت مند ہے

marfat.com

جو اللہ کے دینِ اسلام کی پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا — اور یہ بالکل سچ ہے!

○

کسی کے پاس جاگیر ہو — باغات ہوں — محلات ہوں — سونے چاندی کے ڈھیر لگے ہوں — ساری دنیا پر حکومت کرتا ہو — لیکن اس کے پاس دین نہ ہو — گویا اس کے پاس کچھ بھی نہیں، اور اگر کسی کے پاس دنیا کی کوئی بھی شے نہ ہو۔ یہاں تک کہ رہنے کو گھر تک نہ ہو۔ لیکن اس کے پاس دین ہو — اس کے پاس گویا ہر شے ہے۔

اِسے بار بار پڑھیں!

○ دین ہر شے کی کمی کو پورا کرتا ہے —— لیکن

○ دین کی کمی کو کوئی بھی شے پورا نہیں کر سکتی۔

پھر ہم کیوں دین کی طرف نہیں آتے؟

دین کے بغیر

ہماری دنیا ایسی ہے، جیسی کہ کوئی اجڑی ہوئی بستی۔ لیکن

دنیا کے بغیر دین ایک باغ و بہار ہے

دین کی عظمت اور برتری کا تقاضا ہے — کہ —

ہمارا دین آگے ہو، اور دنیا پیچھے — لیکن

marfat.com

اس وقت ہم دنیا کو دین پر ترجیح دیتے ہیں۔

ہمارے اَن گنت بھائی اپنی اپنی قبروں میں اپنی گذشتہ زندگی پر نادم و پریشان ہیں۔ کہ انہوں نے کیوں اپنی زندگی میں دین کو دنیا پر مقدم نہ جانا ہر گذرنے والے راہی کو وہ صرف ایک ہی زندگی کا پیغام دیتے ہیں۔ کہ یہ دنیا، جس میں آپ رہتے ہیں۔ ناپائیدار، فانی اور چند روز کی مہمان ہے۔ تیری طرح ہم بھی چند روز اس دنیا میں گذار کر آئے ہیں۔ کاش،۔ تو ہماری حالت کو دیکھتا ـــــ اگر اللہ ہمیں اب دنیا میں بھیجے، ہم دنیا کی کسی بھی نعمت کی طرف آنکھ تک اٹھا کر نہ دیکھیں ـــ یہ دُنیا

اِس کی ہر شَے

ـــــ نظر ہی کا ایک فریب

اور

ـــــ اللہ سے دور کرنیوالی ہے!

کاش! تیری طرح ہم آج زندہ ہوتے، تو شب و روز اللہ ہی کے کاموں میں لگے رہتے!

○

دین یہ ہے :ـــ

marfat.com

(۱) ایمان باللہ

(۲) محبت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳) صالح عمل

صالح عمل کے لئے ایمان ۔ اور ایمان کے لئے

حضرت اقدس **محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

کی محبت درکار ہے

ہر صالح عمل کی قبولیت کے لئے ایمان ضروری ہے ۔۔۔ اور

ایمان کی تکمیل کے لئے

حضرت اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل اطیب واطہر روحی فداہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ضروری ہے

یا دوسرے لفظوں میں

جب تک کسی کو حضور اقدس مولائے کریم رؤوف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے

محبت

نہیں ۔۔۔ اس کا ایمان کامل نہیں ۔۔۔ اور جس کا

marfat.com

ایمان کامل

نہیں — اول تو اسے ——————

صالح عمل

پہ گذر ہی نصیب نہیں ہوتا، اور اگر ہو بھی — تو وہ

درجۂ قبولیت سے نہیں ہوتا

اعمال کی قبولیت ایمان پہ

اور

ایمان کی تکمیل

حضور اقدس، مولائے کریم، رؤوف رحیم

حضرت محمد، رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

سے محبت پہ موقوف ہے

جسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ——

جتنی محبّت ہوگی

اُس کا اتنا ہی ایمان کامل ہوگا ——

—— اور ——

کامل ایمان

ہر صالح عمل کا بنیادی ستون ہے

جسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے، اس کا ایمان کامل ہے اور جس کا ایمان کامل ہے، اُسے اور صرف اُسے مقبول صالح عمل

کی توفیق دی جاتی ہے

اور

جسے حضور اقدس روحی فداصلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں، اس کا ایمان کامل نہیں، اور جس کا ایمان کامل نہیں، اسے صالح اعمال کی

توفیق نہیں دی جاتی!

marfat.com

ایک بار پھر سُنیئے

صالح عمل کا دار و مدار ایمان پہ، اور ایمان کا حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پہ موقوف ہے ـــــ جسے جس قدر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی، اتنا ہی اس کا ایمان کامل ہوگا۔ اور کامل ایمان ہی صالح عمل کی بنیاد ہے ـــــ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

-* محبت ایمان کی تکمیل ـــ اور

-* ایمان صالح عمل کی اصل ہے

جب تک

کسی کا ایمان کامل نہیں ہوتا ـــ صالح عمل پہ گذر نہیں رکھتا

دنیا میں

ہر قوم کے لوگ رفاہِ عام کے لئے بہت کچھ کیا کرتے ہیں، غربا کے علاج کے لئے ہندو سیٹھ خیراتی ہسپتال کھولا کرتے ہیں بڑے بڑے شہروں میں بیواؤں اور مسکینوں کی پرورش کے لئے لنگر تقسیم کرتے ہیں، رہائش کے لئے سرائیں بنواتے ہیں

غرضیکہ

افادۂ عام کیلئے اسی قسم کے اور بہت سے کام کرتے ہیں!

چونکہ وہ

marfat.com

ایمان کی دولت نہیں رکھتے ـــــ انہیں اُن نیک کاموں پہ خرچ
کرنے کا بدلہ اللہ دنیا ہی میں چکا دیتے ہیں، ـــــ اور

آخرت صرف ایمان والوں ہی کیلئے ہے

کسی صالح عمل کی قبولیّت کے لئے

ایمان ضروری ہے ـــــ اور

ایمان کی تکمیل کیلئے

حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

محبّت

ضروری ہے۔ ورنہ اگر کسی کو انؐ سے محبت نہیں، اس کا ایمان کامل نہیں
اور ـــــ جس کا ایمان کامل نہیں، اس کا کونسا عمل صالح ہوگا!

ایمان کامل صالح عمل کی جڑ

اور

باقی تمام اعمال اس جڑ کے برگ و بَر ہیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کے بغیر

marfat.com

★ نہ ایمان کوئی رنگ لاسکتا ہے اور

★ نہ ہی کوئی صالح عمل

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبت کے معیار کی وضاحت فرماتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا :۔

اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ

" ہاں ! اس کو ایمان نہیں، جس کو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

سے محبت نہیں "

دنیا میں جب بھی اللہ کا عذاب نازل ہوا

اللہ کے رسولوں کی توھین کے سبب ہوا۔ اللہ اپنے پیاروں کی توہین کو کبھی برداشت نہیں کرسکتا۔

اللہ کے پیاروں کی تعظیم خیر و برکت کا موجب ہے

اللہ کے پیاروں میں

اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں کا پہلا نمبر ہے !

اس لئے کہ

جتنے بھی رسول علیہم السلام اس دنیا میں آئے، اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام کے بھیجے ہوئے آئے، اللہ رب العالمین کا پیغام

marfat.com

لے کر بندوں کی طرف آئے، کسی نے بھی اپنی طرف سے کوئی حکم نافذ نہیں کیا۔ اللہ نے جو پیغام دے کر بھیجا، صرف اسی پیغام کو سنایا۔ اپنی طرف سے کسی پیغام میں کوئی ردّ و بدل نہ کیا۔ اس پیغام میں بندوں

کے لئے ہدایت اور بھلائی تھی

جب بندوں نے اللہ کے بھیجے ہوئے کسی رسول علیہ السلام کی

- نافرمانی
- توہین
- ہتک
- بے ادبی
- گستاخی یا۔ کسی بھی قسم کی کوئی
- نازیبا حرکت کی

اللہ رب العالمین نے برداشت نہ کیا

اللہ ربّ العلمین

غفور، حلیم، جواد، کریم، رؤوف، رحیم ہے

پھر بھی

اپنے کسی رسول علیہ السلام کی شان میں ذرا سی بھی بے ادبی کو معاف کرنا

FreePdf.com

پسند نہیں فرماتا

★ قوم نے جب حضرت سیدنا ——————

صالح علیہ السّلام کی اونٹنی

کے پاؤں کاٹ ڈالے، تو اس حرکت سے درگذر نہ فرمایا

ایک رسول کی اونٹنی کی بے حرمتی اور اذیت کے سبب ساری

قوم پر عذاب نازل ہوا۔

★ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم اللہ کو نہ مانتی تھی۔ لیکن اس کے انکار

کے سبب ان پر عذاب نازل نہ ہوا۔

اللہ

اپنے بھیجے ہوئے رسولوں کا حمائتی ہوتا ہے۔ اگر اللہ اپنے رسولوں

کی حمایت نہ کرتا، تو اور کون کرتا؟

رسولؐ اللہ کے دین کا امین ہوتا ہے!

رسولؐ کی حمایت اللہ کے دین کی حمایت ہے

رسولوں کی توہین اور بے ادبی — دین کی توہین — اور —

دین کی توہین — اللہ کی توہین ہے —— اور

رسولؐ کی تعظیم — دین کی تعظیم اور اللہ کی تعظیم ہے!

marfat.com

محبّت

ایک ایسا ادق مضمون ہے، کہ سوزِ محبت کے بغیر کوئی راقم اسے مرقوم نہیں کر سکتا۔

محبت ایک لطیفہ ہے، جو قلب پہ وارد ہوتا ہے ــــ پھر انسان کے رُوم رُوم میں رَچ جاتا ہے ــ ایک بار رَچ کر پھر کبھی دُور نہیں ہوتا

اِس کائنات کی تخلیق کا باعث

محبت

ھی تو ھے ــ!

اللہ سُبحانہٗ

نے جب چاہا۔ کہ وہ اپنی ذات گرامی کی جلوہ گری کائنات کے اندر فرمائیں، تو اُس نے اپنے نورِ قدس کو محبت کے خمیر میں مدغم کر کے اپنے حبیب و مطلوب ــ

حضور اقدس و اکمل جناب رسولِ

marfat.com

اکرم و اجمل، اطیب و اطہر صلی اللہ
علیہ وسلم کے رنگ میں ظاہر فرمایا

چونکہ کوئی ذی رُوح

اُس کے جمالِ جہاں تاب کی تجلیات کو برداشت کی طاقت نہ رکھتی تھی

اِس لئے

اپنے اس جمال جہاں آرا کو ہزاروں حجابوں میں مستور فرما کر

نُورِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم

میں مُستنیر فرمایا

اور صبحِ ازل ہی سے محبت کی اساس و بنیاد رکھ دی گئی

اور محبت ہی کی بنیاد پہ

ساری کائنات کی عمارت کی تعمیر کا کام شروع ہُوا

محبت کسبی نہیں، وہبی ہے، جو اللہ کے کرم سے بقدرِ ظرف
انسان کو عطا ہوتی ہے۔

محبت ایک فطری جذبہ ہے، جو ہر ذی روح میں کارفرما ہے

marfat.com

جس کی بدولت انسان وحیوان، درند وچرند وپرند وخزند ایک
دوسرے سے آپس میں محبت رکھتے ہیں

محبت ذات سے ہوتی ہے، اور

ذات تک پہنچنے کے لئے

بندہ اپنے محبوب کی پسندیدہ ادائیں اور راہیں اختیار کرنے
میں کوشاں رہتا ہے — بندہ ہمیشہ اسی جستجو میں محو رہتا ہے
کہ وہ کونسی راہ اختیار کرے، جس پہ کہ وہ چل کر اپنے
محبوب تک پہنچ سکے — محبوب کی راہ پہ چلنا۔ محبوب کی
ذات تک پہنچنے کے لئے ہوتا ہے — اور — یہی مفہوم
حضور اقدس واکمل جناب رسولِ اکرم و

اجمل اطیب و اطہر

صلی اللہ علیہ وسلم

کی

سُنّت کی اِتّباع

کی حقیقت کا ہے — جب تک کسی کو کسی ذات سے محبت نہیں

marfat.com

محض اتباع کافی نہیں، ہر سُلطان کی اطاعت رعایا کے ہر فرد و بشر
پہ واجب ہوتی ہے — اور ہر کوئی سلطان کی اطاعت پہ مجبور ہوتا ہے

لیکن

ہر کسی کو سلطان سے محبت نہیں ہوتی — جب تک کسی کو
سلطان کی ذات سے محبت نہیں ہوتی، اطاعت کوئی کام
نہیں دیتی — اطاعت کے ساتھ ساتھ ذات سے محبت ضروری ہے
اور — محبت کا مقام اطاعت سے کہیں آگے ہے —:

محبت بنفسہٖ اطاعت ہے

محبت کا مقام اطاعت سے زیادہ ہے

اگر

کسی پہ کسی کی محبت حقیقی طور پہ وارد ہو جائے، تو خود بخود اطاعت ہو
جاتی ہے، مگر اطاعت بغیر محبت کے بھی ہو سکتی ہے — مثلاً
کسی کا کوئی ملازم ہے، وہ اپنے آقا کے ہر حکم کی اطاعت
کرتا ہے، مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے، کہ اس ملازم کو اپنے آقا سے
محبت بھی ہے، اس لئے، کہ وہ اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے
ہو سکتا ہے، کہ وہ ملازم اپنے آقا کے احکام کی تعمیل کر چکنے
کے بعد جب فارغ ہو کر اپنے دوستوں کے پاس جاتا ہو، تو اس

marfat.com

کی بے ادبی کرتا ہو — یہ محبت کے انداز نہیں،

اللہ کے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا مقام

اللہ اللہ!

کون و مکان کی ہر شے سے افضل، اکرم، اعلیٰ اور ارفع ہے

زہے قسمت

جو ہم گنہگاروں کو اللہ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

کی محبت عطا ہو۔ آمین! یاحی یاقیوم — امین!!

فرمایا اللہ رب العلمین نے

"فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى" (النجم)

یعنی اللہ کا نور ہوگیا دو کمانوں کی طرح۔

اللہ سبحانہٗ نے قرآن کریم میں ایک جگہ فرمایا:۔

اَطِيْعُوا اللّٰهَ (اللہ کی اطاعت کرو)

دوسری جگہ فرمایا:۔

marfat.com

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرہ)

"اور جو ایمان والے ہیں، ان کی اللہ تعالےٰ سے شدید محبت ہوتی ہے۔"

معلوم ہوا

اطاعت اور محبت علیٰحدہ علیٰحدہ دو مقام ہیں!

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، جب کہا۔ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے سے آپؓ کی محبت اُن پہ غالب آگئی — بیہوش ہو کر گر پڑے، اور گرتے ہی جان دے دی۔

مرحبا! عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرحبا!

محبت نے عمل کو پورا ہونے نہ دیا — آپؓ عمل کر رہے تھے یعنی اذان دے رہے تھے، کہ **محبت عمل پہ** غالب آگئی، اور محبت نے اپنا مقام عمل سے آگے کر دکھایا

ایک دفعہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمرؓ! تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

marfat.com

حضور! اپنی جان کے علاوہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر چیز سے زیادہ محبت ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابھی تیرا ایمان مکمل نہیں — پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا — اب مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت ہے، پھر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب تمہارا ایمان مکمل ہوا۔"

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمل تو پہلے ہی کر رہے تھے۔ اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ "اگر میرے بعد نبی ہوتا، تو عمرؓ ہوتے — اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت عمرؓ کے اعمال بھی نبیوں جیسے تھے۔ مگر اس کے باوجود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں۔ کہ آپؓ کا ایمان مکمل نہیں ہوا۔

معلوم ہوا

کہ محبت کا مقام — اطاعت سے کہیں آگے ہے

یعنی

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے محبت کرنی چاہئے

marfat.com

ذات کے ساتھ ہی سب کچھ وابستہ ہوتا ہے

ـــ اسم بھی ذات کا ہوتا ہے !

ـــــ صفات بھی ذات کی ہوتی ہیں !

ـــــــ عمل بھی ذات کا ہوتا ہے

جَب ہم اسم کو یاد کرتے ہیں ـــــــ

ـــــ تو اسم کے ذریعے ذات کو یاد کرتے ہیں

جَب ہم صفات کو یاد کرتے ہیں ـــــــ

ـــــ تو صفات کے ذریعے ذات کو یاد کرتے ہیں

جَب عمل کرتے ہیں ـــــــ

ـــــ تو عمل کے ذریعے ذات کو یاد کرتے ہیں !

ذات ہر حال میں سامنے رہتی ہے !

اَوّل ـــ ذات کی یاد ان سب سے آگے ہے ـــ !

یہ تینوں چیزیں

ذات ہی کی یاد کے ماتحت ہیں

marfat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام کی یاد میں کئی سال روتے رہے، وجہ — اُن کی ذات سے محبت تھی، نہ کہ اعمال سے — اگر یہ شرک ہوتا، تو حضرت یعقوب علیہ السلام نبی تھے۔ کبھی نہ کرتے — یا — اللہ تعالےٰ انہیں منع فرماتے — معلوم ہوا — کہ وہ کوئی دنیاوی محبت نہ تھی۔ یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام سے اس لئے اتنی محبت رکھتے تھے۔ کہ — یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی تھے۔ ان کی محبت اللہ کے لئے تھی۔ حضرت یوسف علیہ السلام میں —— نورِ نبوّت —— جلوہ گر تھا۔ اور اسی نور سے حضرت یعقوب علیہ السلام کو محبت تھی۔

محب محبوب پہ فدا ہوتا ہے اور

یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ کوئی محب اپنے محبوب پہ کسی بھی قسم کی کوئی نکتہ چینی کرے، محب کو محبوب کے عیب بھی صفتیں نظر آیا کرتی ہیں، اور جو —

ہو ہی بے عیب —— بے مثل —— سرورِ کائنات

فخرِ موجودات — زینتِ ارض و سما

اُس پہ نکتہ چینی کیسی ؟

marfat.com

جب ہم میں

ایک دوسرے کی خیر خواہی اور محبّت جلوہ گر تھی

پتہ۔ کیا تھا؟

سُنیئے ——

اے مسلمان! تیری داستان کا یہ بکھرا ہُوا ایک ورق۔

تیری تاریخ کا ایک درخشندہ باب ہے ——

اُن کی یہ جمعیّت

کیوں دنیائے عالم کو فتح نہ کرتی۔؟

جب ہمارے مجاھدین

ملک شام کی طرف گئے، تو رومی سرداروں کا ایک وفد

مجاھدینِ اسلام کی جنگی قابلیتوں کا جائزہ لینے انکے پاس حاضر ہُوا

حضرت جبیر رضی اللہ عنہُ

نے ایک دیوار کی طرف، جو اُن کی فصیل تھی، اور جس پر کہ برابر

چار گھوڑے دوڑ سکتے تھے۔ اشارہ کر کے کہا ——

"کہ یہ گرد و غبار میں لپٹے ہوئے پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس

marfat.com

شمعِ رسالت کے پروانے ھیں۔ اگر تیری
اس دیوار کو انگلی کا اشارہ کر کے کہہ دیں، کہ گر جا
فوراً گر جائے" ——— کہتے ہیں۔ کہ

اشارہ کرتے ہی دیوار زمین پہ جا پڑی

ھماری تاریخ
کے اس واقعہ کو سُنکر ہر کوئی جھُوما
یہ کیا تھا۔؟

* حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی بدولت!
* آپس میں ایک دوسرے سے محبت کی جمعیت کے نور کی قوت!

اور

اللہ کی قسم اے جانِ مَن —— یہ بالکل سچ ہے ——!

آج

ھمیں کون بہکا رہا ہے ؟
ھم کیوں ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں ؟
ھم ہیں وہ پہلی سی کوئی بھی بات کیوں نہ رہی ؟
آخر یہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے ؟

marfat.com

اے مشتعل نوجوان! اے میرے عزیز!

—— نہ یہ تیری تاریخ

—— نہ یہ تیرا مسلک — اور

—— نہ ہی یہ تیری روایت

—— ایک اللہ کے بندے

—— ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

— ایک کتاب قرآن کریم کو ماننے والے

اور

ایک ہی فقہ کے مقلد — ایک ہی امام حضرت۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر متفق اور

ایک ہی مصلے کے مقتدی

اللہ! اللہ!! اللہ!!!

ایک دوسرے کو کیسے کیسے الفاظ سے نوازتے، —— اور

ایک دوسرے کا جنازہ تک پڑھنے کے روادار نہیں۔

آپ خود غور فرمائیں اور۔

marfat.com

ضرور فرمائیں : کہ

آپ کے سلف کی تاریخ ، چاروں ائمہ کرام کے
کسی مقلد کو بے راہ کہنے سے گریزاں تھی ـــ اور
ہم آج کیسے بیباک ہو گئے ـ توبہ۔

یاحیُّ یاقیُّوم

تجھے تیرے اس شہادت کے کلمات کا واسطہ
کہ کسی کو بھی ، اور کبھی ایسے الفاظ نہیں کہنے ۔!

○

استغفراللہ الّذی لا الٰہ الّاھوالحی القیوم واتوب الیہ
استغفراللہ الّذی لا الٰہ الّاھوالحی القیوم واتوب الیہ
استغفراللہ الّذی لا الٰہ الّاھوالحی القیوم واتوب الیہ

○

marfat.com

یَامقلّب القلوب ثبّت قلبی عَلٰی دِیْنِکَ

"اے دلوں کے پھیرنے والے!

ہمارے دلوں کو پھیر کر اپنے دین پہ جما دے۔"!

اور

ہمیں اپس میں

ایک دوسرے کی بے لوث اور پوری

محبّت بھر دے

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

آمین

marfat.com

میّت کیلئے ایصالِ ثواب کی مجالس

کسی کا کوئی عزیز فوت ہوگیا، اسے غسل دے کر کفن پہنایا، رسمی سا جنازہ پڑھا۔ قبر میں دفن کیا، اور واپس آگئے — گویا اسے یہ کہہ کر۔ کہ اپنے کئے کو پہنچ! — اللہ کے حوالے کر کے گھر واپس آئے، واپس پہنچ کر کسی نے میّت کے گھر والوں کی کوئی خاص دلجوئی نہ کی، حسبِ معمول اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہوگئے۔

یہ تجہیز و تکفین کا ایک طریق ہے۔

اب دوسری صورت سنیئے :-

ایک دوسری میّت کے لئے چالیس سے زیادہ افراد نے اللہ کے حضور میں مغفرت کے لئے دُعا کی، اللہ رحیم و کریم ہے، ضرور اپنے لطف و کرم سے اپنے بندوں کی سفارش قبول کرنے والا ہے۔ قبر کا پہلا دن آخرت کی منزل کی سب سے مشکل گھاٹی ہوتا ہے۔ مرنے والا ساری عمر کا جمع کیا ہوا مال — ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچے، دوست اور احباب — سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ کر آیا ہوتا ہے۔ اپنے ساتھ تقریباً تقریباً کوئی بھی شئے نہیں لایا ہوتا۔ زندگی کی کمائی دنیا ہی میں چھوڑ آیا ہوتا ہے۔ مرنے والا ضرور کسی نہ کسی کا عزیز ہوتا ہے۔ اگر کوئی

marfat.com

گھر والا اپنے فوت ہونے والے عزیز کے لئے جو تمام عمر ان کے لئے کمائی کرتا رہا۔ دفن کے بعد اس نیت سے کہ قرآن کریم کی قرأت کی برکت سے اس کے لئے عذابِ قبر میں تخفیف ہو گی۔ کچھ پڑھ کر بخشنے کا اہتمام کرے، تو بتائیں، اس سے دین کو کیا نقصان پہنچتا ہے؟

قرآنِ کریم کی قرأت کی برکت سے قبر والے کو یقیناً راحت نصیب ہوتی ہے — اگر قبر پہ بیٹھ کر قرآن پڑھنا مسنون نہیں، تو اس کے متعلق اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تو نہیں فرمایا۔ کہ خبردار میت کے لئے قرآن اور کوئی دوسرا عمل پڑھ کر دعا نہ کرنا۔

اللہ جسے توفیق دے، جتنی دیر ممکن ہو، اور جہاں مناسب ہو، میت کے لئے قرآن یا کچھ اور پڑھے۔

عموماً ہم لوگ دنیا سے تہی دست قبر میں داخل ہوا کرتے ہیں۔ اگر کسی نے اپنے باپ، بھائی، شوہر، بیوی، بچے یا احباب کے لئے کچھ کھانا وغیرہ غرباء کو کھلا دیا، یا قرآن کریم پڑھ کر اس کی روح کو بخش دیا۔ تو اس سے دین کو کیا نقصان پہنچا؟ — کچھ بھی نہیں — البتہ اس سے دین کو تقویت پہنچی ——— **بندہ** عرض کرتا ہے۔

گہ اگر ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا — تو دین میں کہیں

marfat.com

اِس سے منع بھی تو نہیں کیا گیا

اگر یہ کام

اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو ناپسند ہوتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور فرما دیتے۔ کہ

خبردار! ــــ مردوں کے لئے کچھ نہ پڑھنا۔

حضرت جنیدؒ بغدادی کا ایک مشہور قصہ چلا آرہا ہے۔ کہ آپؒ کی مجلس میں ایک مرید بیٹھا ہوا تھا۔ دفعتہً اس کا رنگ متغیر ہو گیا۔ آپؒ نے پوچھا۔ تیرا کیا حال ہے۔ اس نے کہا۔ کہ میں اپنی ماں کو عذاب میں مبتلا دیکھتا ہوں۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حدیث سنی ہوئی تھی، کہ جو کوئی مُردے کو

سوا لاکھ دفعہ کلمہ شریف

بخش دے، اللہ تعالےٰ اسے بخش دیتے ہیں۔ میں نے سوا لاکھ دفعہ کلمہ شریف پڑھا ہوا تھا۔ اس کی ماں کو بخش دیا۔ تھوڑی دیر میں نوجوان کے چہرے پر رونق عود کر آئی، آپؒ نے اس سے پوچھا! اب تیرا کیا حال ہے، اس نے کہا ــــ اب میں اپنی ماں کو جنّت میں دیکھتا ہوں!

marfat.com

آپ دین کا فراخدلی سے مطالعہ فرمائیں

آپ جان لیں گے۔ کہ مُردے کے لئے جو بھی پڑھا جائے اسے اس کا ثواب دیا جاتا ہے۔ "ترتیب شریف" باب "حزب الوھب الحسنات" میں یہ مضمون مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے، اسی طرح ۔ آپ دیگر اختلافی مسائل سے جب بھی دوچار ہوں، اس اصول کو مدنظر رکھیں۔ کہ ۔

اگر ان باتوں کے کرنے کا
دین میں حکم نہیں دیا گیا، ۔ تو ان باتوں سے
منع بھی تو نہیں کیا گیا!

جو چاہے کرے اور جو نہ چاہے، نہ کرے

کسی کے عزیز کے فوت ہو جانے کے بعد ان کے گھر جانا، ان کی دلجوئی کرنا، اور طرح طرح کے قصے سنا کر ان کا دکھ بٹانا اور رنج و غم کم کرنا اپنے لڑکے یا نوکر کو چند دن کے لئے ان کے کام میں مدد کے لئے دینا ۔ تاکہ وہ تعزیت کرنے والوں سے بافراغت مل سکیں، کیونکر ناجائز ہو سکتا ہے؟

ایک قابلِ غور نکتہ

جس میت کی نمازِ جنازہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھادی، پھر اس کو ایصالِ ثواب کی چنداں ضرورت نہ رہی، اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول فرما کر ان کو بخش دیا۔

ہمارا حال

اُن سے کہیں مختلف ہے، ــــ ایصالِ ثواب کی ضرورت اور اہمیت اس حدیث سے واضح ہوتی ہے۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ :-

"میّت قبر میں غرق ہونے والے فریادی کی مانند ہوتی ہے اور اپنے ماں باپ، بیٹا، دوست مخلص کی دعا کی منتظر ہوتی ہے جو اس کے لئے ساری دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور اللہ سبحانہٗ اس دعا کے اجر کو پہاڑ کی مانند قبر میں داخل فرماتے ہیں۔ اور زندوں کا ھدیہ مردوں کے لئے ان کی بخشش و مغفرت طلب کرنا ہے"

(شرح الصدور، صفحہ ۲۰۶)

گویا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر میں میت کی حالت کی پوری وضاحت فرما کر لواحقین کو میت کے لئے استغفار کی اشد ضرورت بیان فرمادی۔

marfat.com

اِسی طرح حضرت سعدؓ سے فرمایا۔ کہ :۔

• اگر تم اپنی ماں کو ثواب پہنچانے کے لئے کنوآں لگوانا چاہتے ہو تو لگوادو ۔ اس کا ثواب اس کو ملے گا !

پھر ہمیں

کونسی چیز ایسا کرنے سے روکتی ہے!

○

دینِ اسلام فطرت کے عین مطابق ہے

اور ۔ کوئی بھی فطرت یہ قبول نہیں کرتی، کہ کوئی اپنے والدین کو ایک بار قبر میں دفن کر چکنے کے بعد اسے بالکل ہی بھلا دے ـــــ والدین کے احسانات کو کوئی بندہ کبھی چکا نہیں سکتا، پھر بھی اپنے والدین کی مغفرت کے لئے کچھ نہ کچھ اور ہمیشہ کرتا ہی سعادت مندی ہے۔ صاحبِ استطاعت اپنے والدین کا حج کرائیں، ان کو ثواب پہنچانے کی خاطر کوئی اور ہمیشہ جاری رہنے والے نیک کام کریں !

اسی طرح

دیگر عزیز و اقارب کا حال ہے :

دوست ـــــ اور دوست کو دفن کرنے کے بعد دوستی کی ساری

marfat.com

کتاب ہی کو ٹھپ دے، یہ وفاداری نہیں، دوست کی دوستی
ہمیشہ زندہ رہے، موت دوستی کو ختم نہ کر سکے — دوستی کا
حق ہے۔ کہ ضرور کوئی نہ کوئی تحفہ دوست کی خدمت
میں بھیجتا رہے۔ اور

جس کا کوئی بھی نہیں

اُس کی مغفرت کے لئے اللہ کے لطف و کرم سے

حزب الوہاب الحسنات

کی یہ ننھی سی جماعت، اپنی حاصل کردہ تمام نیکیوں کو
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اُمّت کی مغفرت

کیلئے

ہبہ کرنے کے لئے ہمیشہ اور باقاعدہ لگی رہتی ہے

اللہ پاک

ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو یہاں سے جا چکے ہیں

marfat.com

بخش دے ۔ آمین !

اللہ تعالیٰ بہت ہی بخشنے والے غفور رحیم ہیں !

○

ہمیں

انبیائے کرام علیہم السلام ۔ اور ۔ اولیائے عظّام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام لے کر بار بار تکرار کرنا ۔ کہ وہ کچھ بھی نہیں کر سکتے ۔ انہیں کسی بھی شئے کی کوئی بھی خبر نہیں ۔

اگرچہ سچ ہو ۔۔۔ پھر بھی،

ادب و تعظیم کے منافی ہے.

جیسے

بادشاہ کے حضور میں کسی بھی درباری کو کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ پھر بھی

کسی سے مخاطب ہو کر یہ کہنا، کہ

ہر شئے بادشاہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے، اور فلاں کچھ بھی نہیں کر سکتے

اگرچہ یہ سچ ہے پھر بھی

اس میں مخاطب کی توہین پائی جاتی ہے !

marfat.com

بادشاہ کے حضور میں ہر کوئی سرنگوں ہوتا ہے

اس کے باوجود

نام لے لے کر کسی کی نفی کرنا مناسب نہیں — بادشاہ کے دربار میں کھڑا ہو کر بار بار یہ کہنا۔ کہ وزیر کوئی چیز نہیں اُسے کچھ بھی کرنے کا کوئی اختیار نہیں — بھرے دربار میں وزیر کی توہین ہے — اور — یہ بادشاہ کو کبھی پسند نہیں ہوتی؛ وزیر کیوں کوئی چیز نہیں، اور اُسے کیسے کچھ بھی کرنے کا اختیار حاصل نہیں بادشاہ ہی نے تو وزیر کو

وزیر

بنایا ہوتا ہے۔ اور جو اختیارات بادشاہ نے وزیر کو دیئے ہوتے ہیں ان کی نفی کیسے کی جا سکتی ہے۔ بادشاہ نے وزیر کو اختیارات بخشے ہوتے ہیں

وزراء و امراء اگرچہ بادشاہ نہیں ہوتے

بادشاہ کے دربار کی رونق

ہوتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہوں — تو پھر دربار میں —

کیا شان و شوکت ہو —؟

marfat.com

بادشاہ ـــ اور ـــ تخت

سچ تو یہ ہے ـ کہ ـــــ

★ ـــــ درباریوں کے بنا بادشاہ اور

★ ـــــ بادشاہ کے بنا درباری کبھی بھی نہیں پھبتے!

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :ـ

اَللّٰہُ مُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمُ

"اللہ تعالےٰ عطا کرتا ہے، اور میں تقسیم کرتا ہوں!"

★ اللہ جب کسی کو کوئی شَے دیتے ہیں، تو

★ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرماتے ہیں۔

بلّے بلّے! ـــ میرے مولا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی بڑی شان ہے ـــــ دینے والے کے ساتھ تقسیم کرنے والا ہر وقت ضروری ہوتا ہے۔ جونہی اُس نے دیا۔ اُسی وقت آپؐ نے تقسیم کر دیا ـــ

اللہ تبارک و تعالیٰ

اپنی مخلوق کو ہر وقت ہر شَے دیتے رہتے ہیں،

اور

marfat.com

کوئی بھی وقت ایسا نہیں ہوتا۔ کہ
اللہ کریم کسی کو کچھ دے نہ رہے ہوں!
کرم کی بارش ہر وقت ہوتی رہتی ہے
جبکہ یہ حال ہے کہ
ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قاسم الخیرات الحسنہ
ہیں۔ ہر وقت دیتے اور وہ تقسیم کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ!
یٰلَحْیِیْ یَاقَیُّوْمُ! فَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ سُبْحٰنَ
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اٰمِیْن

امروز سعید : جمعۃ المبارک ۶ شوال المکرم ۱۳۸۸ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یاحی یاقیوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

دار الاحسان

سہ ماہی شمارہ ۴۲
دعوت و تبلیغ
اسلام

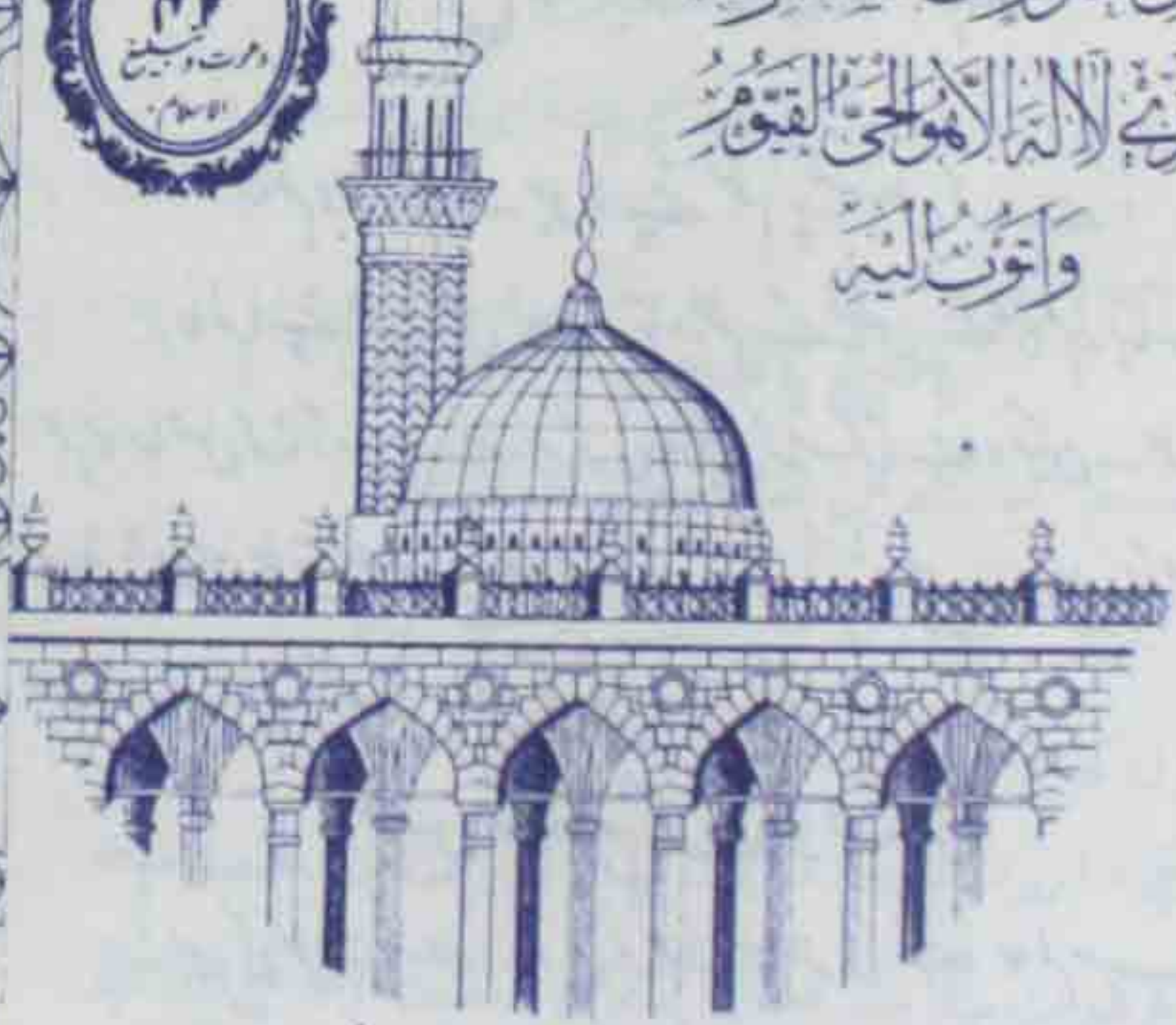

علم عالِم سے عمل کا مطالبہ کرتا ہے

علامہ محمد برکات علی لودھیانوی صفی عفی عنہ

المقام النجاف الضحاف المقبول لمصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد

marfat.com

عِلم عالم سے
عمل کا مطالبہ کرتا ہے

عالم وہ ہے ۔ جو اپنے علم پہ عمل کرے !

جو عالم اپنے علم پہ عمل نہیں کرتا، علم کے فیض سے محروم رہتا ہے علم کا حاصل کرنا آسان ہے، ہر کوئی حاصل کر سکتا ہے، لیکن ۔ علم پہ عمل کرنا جوانمردوں اور خوش نصیبوں کا کام ہے، ۔ اللہ جس پہ اپنا پورا کرم فرماتے ہیں، اسے اس کے علم پہ عمل کی توفیق بخشتے ہیں۔

ہر قسم کے توفیق

اللہ ہی کی طرف سے بندوں کو عطا ہوا کرتی ہے، عالم جب اپنے علم پہ عمل نہیں کرتا، علم کی برکت اڑ جاتی ہے ـــــ اور

تَن و مَن میں کوئی کیف باقی نہیں رہتا

ایک صحرانورد نے ایک دن ایک مجلس میں برملا کہا ـــ کہ اس نے دنیا کے کونے کونے کی خاک چھان ماری، اور ساری عمر میں

marfat.com

اسے کوئی بھی ایسا عالم نہیں ملا۔ جو اپنے علم پہ عمل کرتا ہو"

علم ہے — عمل نہیں ——————

خبر ہے — نظر نہیں —————— ہر شے ہے،

وہ نہیں اور اس کے سوا کسی بھی چیز کی کیا قدر و قیمت ہو سکتی ہے!

اللہ حسین

ہماری کھوئی ہوئی میراث ایک بار پھر سے عنایت فرما دے۔

ایک بار پھر فرما دے

یَاحَیُّ یَا قَیُّوم - اوسین:

ہم جانتے ہیں — لیکن مانتے نہیں،

اور۔ کہتے ہیں — پر کرتے نہیں

دل کی تسلی کیلئے خبر کافی نہیں۔ نظر درکار ہے، اور نظر — عنایت ہے اور عنایت عمل پہ موقوف ہے — عمل اللہ کی رحمت کو کھینچ لاتا ہے

عمل کی تین قسمیں ہیں :-

* —— نیک
* —— بد
* —— مباح

marfat.com

جن باتوں کے کرنے کا اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے — **نیک** — اور

جن بُری باتوں سے منع فرمایا ہے — **بَد** ہیں

جن کاموں کے کرنے کا نہ حکم دیا گیا ہے، اور نہ ہی ان سے منع کیا گیا ہے — **مباح** ہیں — نہ نیک ہیں، نہ بَد

اللہ نے ہمیں نیک عمل کرنے اور بُرے عمل سے باز رہ کر زندگی گذارنے کے لئے دنیا میں بھیجا ہے — نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی کوشش کا اصطلاحی نام — **جہاد** ہے — جہادِ اکبر (سب سے بڑا جہاد) نیک عمل دنیا و آخرت میں کامیابی کا موجب ہوتا ہے۔

نیکی کا آغاز

عالمِ شباب میں ہونا چاہیئے۔ اور جو تاثیر اس عالم میں عمل سے ہوتی ہے بڑھاپے میں نہیں

ہر عمل میں تین چیزیں ضروری ہیں :-

اتباع ——

جو بھی نیک عمل اختیار کیا جائے، اللہ العلی العظیم اور رسول اکرم واجمل صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کیا جائے۔

marfat.com

اخلاص ——

ہر عمل میں اخلاص پایا جائے، یعنی جو بھی کچھ کیا جائے،
اس سے مقصد اللہ رب العرش العظیم اور رسولِ الکریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی ہو —— کوئی
اور غرض و غایت نہ ہو۔ اور نہ ہی دکھلاوے کے لئے
کوئی بھی کام کیا جائے۔

استقامت ——

کسی عمل کو ایک بار اختیار کر کے پھر کبھی بھی ترک نہ کیا
جائے، اگرچہ بظاہر کوئی ثمرات کا ظہور نہ ہو۔
یہاں تک کہ دل کی کیفیت میں بھی کوئی فرق محسوس نہ ہو،

○

کسی عمل — اور ہر عمل کو اپنانے کے یہی تین بنیادی اور ضروری اصول
ہیں — اور اللہ آپ کو عمر کے آغاز میں ان ضروری اعمال کو اختیار کرنے
کی توفیق بخشے — آمین —— ان کے بغیر دنیا میں جینا اگرچہ اس کے
پاس ساری دنیا کی ساری چیزیں ہوں۔ کوئی لذت نہیں رکھتا۔ اور کوئی وقعت
نہیں رکھتا —— اور یہ اعمال نہایت سادہ — آسان، سہل اور
ہر کسی کے لئے امکانی ہیں

marfat.com

یہ نیک اعمال

دنیا و آخرت میں بندے کے مونس ہیں، ان کے بیشمار ثمرات ہیں

مثلاً یہ کہ

اللہ اس کے دل میں غنا بھر دیتے ہیں — جو دل نیک کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے، اللہ پھر اس کو کسی اور کام میں مشغول ہونے نہیں دیتے — ہر معاملہ میں اس کے وکیل ہو جاتے ہیں، اور کفیل ہو جاتے ہیں۔ نصیر ہو جاتے ہیں، اور ہر شئے کے لئے کافی ہو جاتے ہیں۔

اُس کے دل کو شاد کر دیتے ہیں، اور آباد کر دیتے ہیں، اسے یقیناً کوفت میں راحت اور زحمت میں رحمت محسوس ہوتی ہے۔ کسی بھی حال میں نہ واویلا کرتا ہے، نہ شکوہ نہ شکایت — ہر حال میں جو بھی وارد ہوتا ہے، شکر کرتا ہے اور سجدہ

اِس چھوٹے سے رسالے میں

چند ضروری اعمال بیان کئے جاتے ہیں، جن کا کہ ہماری روزمرہ کی زندگی سے دامن اور چولی کا ساتھ ہے۔ اور جن پہ چلنا کوئی دشوار نہیں ہر فطرت اسے قبول کرتی ہے۔

○

ہم سب نے ایک دن مر جانا ہے، اور اس دنیا کو چھوڑ جانا ہے،

marfat.com

عمل کے سوا کوئی بھی چیز اپنے ساتھ قبر میں نہیں لے جاتی ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع المیت ثلثۃ اھلہٗ وَمَالہٗ وعملہٗ فیرجع اثنان وَیبقیٰ وَاحد یرجع اھلہٗ ومالہٗ ویبقی عملہٗ

بخاری اور مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ پیچھے لگی جاتی ہیں مُردے کے تین چیزیں ۔(۱) اس کے قرابتی لوگ (۲) مال اور (۳) عمل ۔ سو دو پلٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے ۔ قرابتی لوگ اور مال تو پلٹ آتے ہیں ، اور عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔

(مشارق الانوار شمارہ ۲۱۵۰۔ صفحہ ۲۰۱)

اس حدیث کا مطلب اس مثال سے خوب واضح ہوتا ہے کہ مثلاً "ایک شخص کے تین دوست ہیں ۔ ان میں سے ایک تو سب سے زیادہ پیارا معتمد دوست ، جس کے واسطے یہ شخص شب و روز جان نثار کرتا تھا ، اور دوسرا دوست اس سے کم ۔ مگر تیسرے سے زیادہ ترمحبوب ، اور تیسرا دوست دونوں سے کمتر ۔ سو جب اس شخص کی حاکم نے ۔ بنظرِ قہر طلبی کی ، تو یہ اول اپنے بڑے معتمد دوست کے پاس گیا۔ کہ میری اس مصیبت میں ساتھ

marfat.com

دیوے، سو وہ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلا، اور اس نے صاف جواب دے دیا۔ تب یہ لاچار ہو کر دوسرے متوسط دوست کے پاس گیا، اس نے کہا، کہ چل، میں تیرے ساتھ حاکم کے دروازے تک چلتا ہوں، مگر اندر نہ جاؤں گا، پھر یہ تیسرے دوست کے پاس گیا۔ جس سے گاہ گاہ ملاقات ہوتی تھی، اس نے کہا۔ خاطر جمع رکھ، میں تیرے ساتھ چلوں گا۔ اور تجھ کو آفت سے بچاؤں گا!

تو

آدمی کا سب سے بڑا محبوب مال ہے، کہ مرنے کے بعد گھر میں رہ جاتا ہے — اور — متوسط دوست قرابتی لوگ ہیں، جو قبر تک مُردے کو پہنچا دیتے ہیں — اور — کمتر دوست اعمال ہیں، جو میت کے ساتھ قبر میں جاتے ہیں۔ اور اس کو اللہ کے عذاب سے بچاتے ہیں — سبحان اللہ! عجب حیرت کا مقام ہے۔ کہ جانی دوست تو وقت پڑے پر آنکھ چرا دیں۔ اور۔ صورت آشنا مصیبت میں کام آئیں — آدمی کیسا نادان ہے۔ کہ دوست اور دشمن کو نہیں پہچانتا، اور انجام کار سے غافل ہو کہ بے وفا اور بے مروتوں کے پیچھے اپنی عمرِ عزیز کو تباہ کرتا ہے!

marfat.com

قبر میں مردہ اللہ کے عذاب کی وجہ سے چیخیں مارتا ہے۔

عَنْ اَنس رضیَ اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ لَّا تدافنوا الدعوۃ اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر

(مشارق الانوار شمارہ ۲۰۵۵ صفحہ ۲۶۲)

مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھکو اس کا خوف نہ ہوتا، کہ تم عذاب قبر سن کر مردوں کا دفن کرنا چھوڑ دوگے، تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا۔ کہ تمہیں عذاب قبر کا سُننا دیتا۔

یعنی

اگر تم قبر کے عذاب کو سُنو، تو اتنے ڈر جاؤ، اور اتنے بدحواس ہو جاؤ، کہ اپنے مردوں کا دفن کرنا بھول جاؤ، مردہ قبر میں عذاب کے وقت چلاتا اور واویلا کرتا ہے، لیکن انسان اور جن ان کے چلانے کو نہیں سن سکتے، اگر وہ سُنیں، زندگی دشوار ہو جائے۔

ایک طویل حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

وَیَاْتِیْہِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْہِ حَسَنُ الثِّیَابِ طَیِّبُ الرِّیْحِ .... الخ

اور (قبر میں) آدمی کے پاس خوبصورت چہرے والا، اچھے

marfat.com

لباس والا اور عمدہ خوشبو والا ایک شخص آئے گا۔ جو اسے خوش کرنے والی باتوں سے خوشخبری دے گا، اور کہے گا۔ کہ یہ وہ دن ہے، جس کا تجھے وعدہ دیا گیا تھا۔ صاحبِ قبر کہے گا، تو کون ہے؟ تیرا چہرہ خوبصورت ہے، اچھی خبر لایا ہے، وہ جواب دے گا — اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ — "میں تیرا نیک عمل ہوں"۔ پھر وہ صاحب قبر قیامِ قیامت کی آرزو کرتا ہے

اور

کفر و شرک کرنے والے کے پاس قبر میں بدصورت اور خراب لباس والا بدبودار شخص آئے گا، جو اُسے بری خبر دے گا۔ اور کہے گا — کہ تیرا یہ وہ دن ہے۔ جس کا تجھے وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ آدمی کہے گا — مَنْ اَنْتَ — "تو کون ہے؟ — فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ الْقَبِيْحُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ — "تیرا چہرہ بدصورت ہے، جو بُری خبر لایا ہے"۔

وہ جواب دیتا ہے :-

اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ — "میں تیرا خبیث عمل ہوں"!

کافر کہتا ہے :-

رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ — "اے رب قیامت قائم نہ ہو"!

marfat.com

(الترغیب والترہیب جلد ۴ ۔ صفحہ ۳۶۷)

(عن براء ابن عازب رضی اللہ عنہ ۔ بحوالہ مسند احمد)

تین بہترین عمل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ یَّمْشُوْنَ اَخَذَھُمُ الْمَطَرُ فَاٰوَوْا اِلٰی غَارٍ فِیْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِھِمْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْھِمْ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْھَا صَالِحَۃً لِلّٰہِ فَادْعُوا اللّٰہَ بِھَا لَعَلَّہٗ یُفَرِّجُھَا عَنْکُمْ فَقَالَ اَحَدُھُمُ اللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ

بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس حالت میں کہ تین آدمی چلے جاتے تھے کہ ان کو مینھہ نے آلیا۔ تو وہ پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے۔ تو اس پہاڑ کا ایک پتھر ان کے غار کے منہ پر ڈھلک پڑا۔ سو ان کو اس نے بند کر دیا۔ تو بعضے نے بعضے سے کہا۔ دیکھو تو اپنے نیک کاموں کو، جو خدا کے واسطے کئے ہوں۔ سو دعا مانگو ان کے وسیلے سے شاید کہ اللہ اس پتھر کو تمہارے اوپر سے کھول دیوے۔ تو ان میں سے ایک

marfat.com

لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ
وَامْرَأَتِیْ وَلِیْ صِبْیَۃٌ صِغَارٌ
أَرْعٰی عَلَیْهِمُ الْمَوَاشِیَ فَإِذَا
أَرَحْتُ عَلَیْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ
بِوَالِدَیَّ فَسَقَیْتُهُمَا قَبْلَ
بَنِیَّ وَإِنَّهُ نَأٰی بِیَ ذَاتَ
یَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ أَتِ
حَتّٰی أَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُهُمَا
قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ
أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ
فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا أَکْرَهُ
أَنْ أُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا
وَأَکْرَهُ أَنْ أَسْقِیَ الصِّبْیَۃَ
قَبْلَهُمَا وَالصِّبْیَۃُ یَتَضَاغَوْنَ
عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ
ذٰلِکَ دَأْبِیْ وَدَأْبُهُمْ
حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ کُنْتَ

نے کہا۔ کہ الٰہی ماجرا تو یہ ہے کہ
میرے ماں باپ بڈھے تھے، بڑی عمر
والے۔ اور میری بیوی اور میرے چھوٹے
چھوٹے لڑکے تھے۔ کہ میں ان کے واسطے
بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ پھر جب میں
شام کے قریب چرا لاتا تھا، تو ان کا دودھ
دوہتا تھا۔ سو اوّل اپنے ماں باپ سے
شروع کرتا تھا۔ تو ان کو اپنے لڑکوں
سے پہلے پلاتا تھا۔ اور البتہ ایک دن مجھ
کو درخت نے دور ڈالا۔ یعنی چارا بہت
دُور ملا۔ سو میں گھر میں نہ آیا۔ یہاں تک
کہ مجھ کو شام ہو گئی۔ تو میں نے ماں
باپ کو سوتا پایا۔ پھر میں نے دودھ دوہا
جس طرح دوہا کرتا تھا۔ تو میں دودھ لایا۔
سو میں ماں باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا۔
مجھ کو بُرا لگا۔ کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں،
اور بُرا لگا۔ کہ ان سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں

marfat.com

تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذَالِكَ
ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ
لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرٰی
مِنْهَا السَّمَآءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا
فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَآءَ
وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ
كَانَتْ لِیَ ابْنَةُ عَمٍّ
اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ
الرِّجَالُ النِّسَآءَ فَطَلَبْتُ
اِلَیْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰی
اٰتِیَهَا بِمِائَةِ دِیْنَارٍ
فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَةَ
دِیْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا
وَقَعْتُ بَیْنَ رِجْلَیْهَا قَالَتْ
یَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا
تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ
فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ

اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے
میرے دونوں پیروں کے پاس، سو اسی
طرح برابر میرا اور ان کا حال رہا صبح تک۔
یعنی میں ان کے انتظار میں دودھ لئے رات
بھر کھڑا رہا۔ اور لڑکے روتے چلاتے
رہے۔ نہ میں نے پیا، نہ لڑکوں کو پلایا۔
سو الٰہی۔ اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت اور
مشقت تیری رضامندی کے واسطے میں نے
کی تھی، تو اس پتھر سے ایک روزن کھول
دے۔ کہ ہم اس سے آسمان کو دیکھیں۔
سو اللہ نے اس سے ایک روزن کھول
دیا، تو اس سے انہوں نے آسمان کو دیکھا۔
اور دوسرے نے کہا۔ الٰہی! البتہ ماجرا
یہ ہے۔ کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی۔ کہ میں
اس کو چاہتا تھا۔ جیسے نہایت محبت مرد عورتوں
سے رکھتے ہیں۔ یعنی میں اس کا کمال عاشق
تھا۔ سو اُس کی طرف مائل ہو کر میں نے

marfat.com

تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِکَ
ابْتِغَآءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ
لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ اللّٰهُ
لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ
اِنِّیْ کُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِیْرًا
بِفَرَقِ اُرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰی
عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِیْ حَقِّیْ
فَعَرَضْتُ عَلَیْهِ حَقَّهٗ فَتَرَکَهٗ
وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ
اَزْرَعُهٗ حَتّٰی جَمَعْتُ مِنْهُ
بَقَرًا وَرِعَآئَهَا فَجَآءَ
فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا
تَظْلِمْنِیْ حَقِّیْ قُلْتُ
اذْهَبْ اِلٰی تِلْکَ الْبَقَرِ
وَرِعَآئِهَا فَخُذْهَا
فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا
تَسْتَهْزِئْ بِیْ فَقُلْتُ

اس کی ذات کو چاہا۔ یعنی حرامکاری کا ارادہ
کیا، سو اس نے نہ مانا۔ یہاں تک کہ سو اشرفیاں
میں اس کو دوں، یعنی سو اشرفیوں پر راضی ہوئی
سو میں نے محنت اور کوشش یہاں تک کی، کہ
سو اشرفیاں جمع کیں۔ سو میں ان کو اس کے
پاس لایا۔ پھر جب میں اس کے دونوں پیروں
کے اندر واقع ہوا۔ تو اس نے کہا۔ اے اللہ
کے بندے! ڈر اللہ سے اور مہر کو نہ توڑ، مگر
جس جس طرح کہ اس کا حق ہے یعنی بدون نکاح
شرعی کے ازالہ بکارت نہ کر، تو میں اٹھ کھڑا
ہوا اس کے اوپر سے، سو الٰہی! اگر تو جانتا
ہو۔ کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے
واسطے ترک کی ہو، تو کھول دے ہمارے
واسطے اس پتھر سے ایک روزن، تو اللہ نے
ان کے واسطے کھول دیا اور تیسرے آدمی نے
کہا، کہ الٰہی میں نے ایک مزدور ٹھہرایا تھا
اس برتن بھر مزدوری پر، جس میں سولہ رطل

marfat.com

إِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ تِلْكَ الْبَقَرَ وَرِعَائَهَا فَاَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ

چادل سما دیں، تو جب وہ اپنا کام کر چکا، اس نے کہا، میرا حق دے۔ سو اس کا حق میں نے اس کے آگے کیا۔ سو اس کو چھوڑ گیا۔ اور اس کی طرف سے منہ موڑا۔ تو ہمیشہ میں اس کو بوتا رہا۔ یہاں تک برکت ہوئی، کہ اس مال سے گائے، بیل اور غلام ان کے چرانے والے جمع ہو گئے۔ پھر وہ مزدور میرے پاس آیا۔ سو کہنے لگا۔ کہ اللہ سے ڈر۔ اور میرا حق لے کر مجھ پہ ظلم نہ کر، میں نے کہا ان گائے بیلوں اور ان کے چرانے والوں کی طرف، سو ان کو لے، تو اس نے کہا۔ اللہ سے ڈر۔ مجھ کو مسخراپن نہ کر۔ سو میں نے کہا، میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا۔ لے ان گائے بیلوں اور ان کے چرانے والوں کو یعنی یہ سچ مچ تیرا ہی مال ہے۔ سو اس نے لیا۔ اور اپنا سب مال لے کر چلا گیا۔ سو الٰہی! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ امانت داری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو کھول دے جتنا باقی رہا ہے۔ سو اللہ نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا۔"

○

اس حدیث میں بہت کام کی باتیں ہیں — اوّل یہ۔ کہ سخت مصیبت اور نہایت بلا میں، جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے، تو اپنے خالص اعمال

marfat.com

کو خلاصی کا وسیلہ پکڑے، حق تعالےٰ اس کو نجات دے گا۔ **دوسرے** یہ کہ۔ ماں باپ کا حق اپنی جان اور بیوی بچوں کے حق پر مقدم ہے اور عمدہ نیکیوں میں شامل ہے۔

تیسرے یہ۔ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف اللہ کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہشِ نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے۔ اور اللہ کو نہایت پسند ہے۔

چوتھے یہ۔ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے

پانچویں یہ۔ کہ جو مالک کے بدوں اجازت اس کا اناج بوئے تو اس کے حاصلات کا مالک وہی مالک ہے۔

○

عمل زندگی کا موتی ہے ——————

نیک عمل کی توفیق اللہ کی رحمت ہے ——————

اللہ جب اپنے کسی بندے سے بھلائی کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی اس پہ اپنی رحمت برسانا چاہتے ہیں، تو اسے دنیا میں نیک عمل کی توفیق بخشتے ہیں —— اللہ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں عمل ہی پر ہر شے کو موقوف فرمایا ہے۔

عمل مسلسل ہو ——————

marfat.com

جس بھی نیک عمل کو ایک بار اختیار کر لیا جائے

ہمیشہ کیا جائے

کسی بھی حال میں کبھی ترک نہ کیا جائے!

عمل ——

—— مسلسل ہو، لگاتار ہو، پیہم ہو

—— ذوق سے ہو، شوق سے ہو اور پوری سرگرمی سے ہو

تَن و مَن محوِ عمل ہوں ——

پھر یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جاتا

اللہ کریم ہے!

کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتے۔!

اللہ قدردان ہے!

کسی عمل کی بے قدری کیونکر فرما سکتے ہیں؟

ہر عمل کے بے شمار ثمرات عنایت فرماتے ہیں؛

اللہ کی نعمتیں اعمال ہی کے ثمرات ہیں،

اللہ کسی عمل کرنے والے کو اپنی نعمتوں سے محروم نہیں فرماتے

عمل ——

marfat.com

اگرچہ چھوٹا ہو، تھوڑا ہو، معمولی ہو، لیکن ہمیشہ ہو

عمل میں تسلسل ضروری ہے

جب تک

عمل باقی رہتا ہے، نعمت باقی رہتی ہے، کبھی چھینی نہیں جاتی

اور ــــ نہ ہی کم کی جاتی ہے

فرد ملت کا ایک جُز ہے

اور ملت افراد ہی کے اجزا سے مرکب ہے

اعمال جب ترک کر دئے جاتے ہیں، نعمتیں چھن جاتی ہیں

نعمتوں کی بجائے فتنے برپا کر دئے جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ

اپنے لطف و کرم سے ہمیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائیں، آمین!

ایسی توفیق

جو ــ سرمدی ہو، کبھی کم نہ ہو ــــ اور ــــ کبھی ختم نہ ہو ــ!

حقیقت یہ ہے، کہ ہمارے گناہوں ہی کی شامت سے نیک اعمال

کی توفیق چھن جایا کرتی ہے، گناہ جب بڑھ جاتے ہیں، دِل

marfat.com

سخت ہو جاتا ہے، بندہ پھر گناہ کو گناہ نہیں سمجھتا، بے دھڑک کئے جاتا ہے، جیسے کہ کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا — جب یہ حالت ہوتی ہے، نیکی کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے، اور ——

نیکی اللہ کی عین رحمت ہے

رحمت زحمت کو کھا جاتی ہے

جب تک رحمت رہتی ہے، زحمت نہیں آتی

قدر کا یہ اہم مسئلہ انسانی سمجھ سے بالاتر ہے، کسی کو بھی اس میں چون وچرا کی مجال نہیں، اللہ جیسے چاہتے ہیں، کرتے ہیں — اللہ کے حضور میں کسی کو بھی دم مارنے کی جرأت نہیں، جسے چاہتے ہیں، اپنے قریب کر لیتے ہیں اور جسے نہیں چاہتے، نہیں کرتے —— ہر شے اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں محکوم ومقدور ہے

اگرچہ

خیر وشر دونوں اللہ ہی کی طرف سے ہیں — پھر بھی

بندگی کا تقاضہ یہ ہے

کہ اللہ کے حضور میں ہر وقت سر بسجدہ گڑگڑاتے رہنا ضروری ہے

marfat.com

اللہ کے حضور میں یوں کہتے رہنا — کہ

یا اللہ! بندہ گناہگار تیرا ہی بندہ ہے، تیرے سوا کسی اور کا بندہ نہیں، تو اپنے لطف و کرم سے اپنے اس گناہگار کو بخشدے بندہ تیری رحمت کا امیدوار ہے، اور تیری طرف سے توفیق کا محتاج! — تیری توفیق کے بغیر بندہ کچھ بھی کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ نہ کسی گناہ سے بچ سکتا ہے، اور نہ ہی کسی نیکی پہ گذر رکھتا ہے۔ ہر حال میں بندہ بے کس و بے بس ہے بندے کا تیری رحمت کے انتظار میں کھڑے رہنا ہی ایک امید افزا عمل ہے — تو مجھ سے راضی ہو جا۔ اور مجھ پہ اپنی رحمت نازل فرما — یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ — آمین!"

○

جو عمل

اللہ اور اللہ کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی

اطاعت و اتباع میں

اخلاص، ذوق اور استقلال کے ساتھ

مسلسل کیا جائے

marfat.com

اللہ کو مقبول ——————

اللہ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم — اور

فطرت کو مقبول ہوتا ہے — اور ——————

ماشاء اللہ و باذن اللہ

کُن فیکون کا مقام رکھتا ہے

اور

یہی انسانی زندگی کی معراج ہے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——

عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میرا بندہ ہمیشہ میری قربت نفل عبادتوں کے واسطے سے چاہا کرتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کو چاہنے لگتا ہوں، تو میں

marfat.com

يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيْذَنَّهٗ

اس کا کان ہو جاتا ہوں، جس سے سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں، جس سے دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر مجھ سے وہ کچھ مانگے، تو مسکرین اس کو دوں، اور اگر مجھ سے پناہ مانگے، تو البتہ اس کو پناہ میں رکھوں "

(بخاریؒ / مشارق الانوار صفحہ ۷۱۸، شمار ۲۱۹۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ جب آدمی اپنے تئیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا مطیع ہو کر دنیا دی زندگی گذارتا ہے، اور زندگی کے کسی بھی معاملے میں اپنی رائے اور اختیار کو کوئی دخل دینے نہیں دیتا، پھر اس کے افعال و اقوال اللہ ہی کے اقوال و افعال ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کا فاعل بظاہر بندہ ہوتا ہے

کائنات کا ذرّہ ذرّہ

نظامِ قدرت کے ماتحت محوِ عمل ہے

انسان کے سوا ہر شے، جس بھی کام کے لئے پیدا کی گئی ہے

marfat.com

پوری طرح عمل میں مصروف ہے۔ انسان — جیسا ایک بار
پہلے بھی لکھا گیا ہے۔ اشرف المخلوقات ہے، ہر شے پر قابو
پا سکتا ہے۔ لیکن اپنے آپ پہ نہیں — نہ دل
پہ قابو پا سکتا ہے، نہ خیال پہ

خیالات جب پاکیزہ ہو جاتے ہیں، متحد ہو جاتے ہیں —
جب متحد ہو جاتے ہیں — یک سُو ہو جاتے ہیں — اور
جب یکسُو ہو جاتے ہیں، تو بلند ہو جاتے ہیں — اور

خیالات کی بلندی انسانی معراج
کا ابتدائی مقام یہ ہے

○

اس دریا کی طرف دیکھیں

کس آب و تاب سے ٹھاٹھیں مارتا ہُوا بہہ رہا ہے

یہ دریا کا عمل ہے

دریا کی روانی پتھر کی سلوں کو نوک دار بنا دیتی ہے!

marfat.com

اب اس دریا میں کسی کو بھی کودنے کی جرأت نہیں
اگر یہ دریا بہنا بند کر دے، تو یہی دریا ایک خشک نالہ
کہلائے گا ۔ اور خشک نالے میں بچے کھیلا کرتے ہیں،

ریل کا یہ اِنجن

جب اپنے عمل میں مصروف ہوتا ہے

تو ہزاروں بندوں کو آن کی آن میں ہزاروں میل پہ پہنچا دیتا
ہے، ـــــ ورنہ یہ لوہے کا بے جان ڈبہ ـــــ ایک
ڈبے سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا!

آگ کی یہ دہکتی ہوئی انگیٹھی

جوشِ عمل

میں ہے ۔ اس میں اس لوہے کی سلاخ کو ڈالیں ۔

یہ لوہا

اپنے ہم نشیں کی آغوش میں چند منٹ

رہنے کے بعد

marfat.com

ہو بہو اُس کا سا رنگ، اور ـــــ اس کی سی خصلت

اپنے آپ میں پیدا کر لیتا ہے

نام کے سوا کوئی اور شے باقی نہیں رہتی ـــــــ

وہ آگ ـــ یہ لوہا ـ صرف نام کا فرق رہتا ہے

فعل کا فرق نہیں

جس طرح آگ ہر شے کو جلا سکتی ہے،

اُسی طرح آگ کی آغوش میں رہنے والا لوہا بھی ـــــ

ہر شے کو جلا سکتا ہے

صرف نام کا فرق بدستور باقی رہتا ہے ـــــــ

یہ لوہا ہے ـــــــ یہ آگ ہے

کوئی اور تمیز باقی نہیں رہتی

اِسی طرح

کائنات کی ہر شے اِسی انداز سے دیکھیں!

marfat.com

انسانی تربیت میں

جو دخل ماحول کو ہے، ۔۔ کسی اور تلقین کو نہیں!

مَاحَول پوری طرح سے تربیت پر اثر انداز ہے

مَاحَول ایک سانچا ہے، جس میں ہر شَے اس کے مطابق ڈھل جاتی ہے!

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اے ایمان والو! ڈرو اللہ تعالیٰ سے، اور
اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (عمل میں) سچوں کے ساتھ رہو

(پ ۱۱ - التوبۃ - آیت ۱۱۹)

marfat.com

عُلَمَاء کی سیاھی

قیامت کے دِن شہداء کے خُون کے بَرابر تولی جائیگی!

يُوْزَنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ فَيُرَجَّحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى دَمِ الشُّهَدَاءِ (حدیث)

قیامت کے دن علماء کی سیاہی شہداء کے خون کے مقابلہ میں وزن کی جائے گی۔ پس خونِ شہداء پر علماء کی سیاہی کو ترجیح ہوگی۔

(عن انس رضؓ / ابی الدرداء رضؓ / تنزیہ الطیب امام سخاوی)

○

مِدَادُ الْعُلَمَاءِ اَفْضَلُ مِنْ دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ

علماء کی سیاہی شہیدوں کے خون سے افضل ہے!

(قول حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ)

○

ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے:-

مَعْنَاهُ صَحِيْحٌ لِاَنَّ نَفْعَ دَمِ الشُّهَدَاءِ قَاصِرٌ وَنَفْعَ

اس کا معنیٰ صحیح ہے، کیونکہ شہداء کے خون کا نفع کم ہے، اور عالم کی قلم کا

marfat.com

فَلَمُ الْعَالِمِ مُتَعَبِّدٌ حَاضِرٌ — نفع متعدی (عام) ہے

(موضوعات کبیر ملا علی قاریؒ)

جس علم کے لکھنے والی سیاہی کی یہ قدر و منزلت ہے،
اس علم کے عالم و عامل کا کیا مقام ہوگا؟ ——

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَآءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ

(دارمی شریف مصری ص۱۰۰)

حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے۔ کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس شخص کو اس حال میں موت آئے، کہ وہ دین کا علم حاصل کر رہا ہو، کہ (اسے حاصل کر چکنے کے بعد) اسلام کو زندہ کروں گا (یعنی تروتازگی بخشوں گا) تو جنت میں انبیا علیہم السلام اور اس کے درمیان (صرف) ایک درجہ کا فاصلہ ہوگا

marfat.com

اہلِ علم و فضل حضرات

متوجّہ ہوں کہ

جو شخص کلمۂ طیّب ——————

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

پڑھے —— مومن ہے

نہ کافر ہے —— نہ مُشرک

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِہَا اَحَدُھُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کو کافر کہے، تو بے شک دونوں میں سے ایک پر وہ لوٹ آتا ہے۔ (متفق علیہ)

(بخاریؒ ۔ مسلمؒ۔ مشکوٰۃ)

marfat.com

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْمِیْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا یَرْمِیْہِ بِالْکُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَیْہِ اِنْ لَّمْ یَکُنْ صَاحِبُہٗ کَذَالِکَ (بخاری شریف)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کوئی مرد کسی دوسرے شخص کو فاسق اور کافر ہونیکی تہمت نہیں لگاتا۔ مگر وہ اسی پر لوٹ کر آتی ہے، اگر وہ شخص (تہمت زدہ) ایسا نہ ہو

○

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُہٗ کُفْرٌ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے، اور اسے قتل کرنا کفر (کے مترادف) ہے

(بخاریؒ / مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف کتاب الآداب)

○

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ (مسلم شریف)

کا ارشاد ہے، دو گالی دینے والے جو کچھ کہتے ہیں، اس کا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے، جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے

○

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِیْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ سچے (مومن) کے لئے لائق نہیں — کہ وہ لعنت کرنے والا ہو۔

○

عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِیْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِیْ خَيْرًا (متفق علیہ)

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کراتا ہے — وہ جھوٹا نہیں، اور وہ اچھی بات کہتا ہے اور بھلائی پہنچاتا ہے۔

○

marfat.com

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ (ترمذی شریف)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مومن طعنہ زنی کرنیوالا اور لعنت کرنے والا اور فحش و بیہودہ گو نہیں ہوتا۔

○

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اللہ کی لعنت کے ساتھ کسی کو لعنت نہ کرو۔ اور نہ اللہ کے غضب کی اور دوزخی ہونیکی بددعا دو

○

(باقی آئندہ)

امروز سید : سہ شنبہ ۲۳ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۸۸ ہجری القدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

دار الاحسان

اللھم صل علی سیدنا
محمد وآلہ وعترتہ بعدد
کل معلوم لک استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ

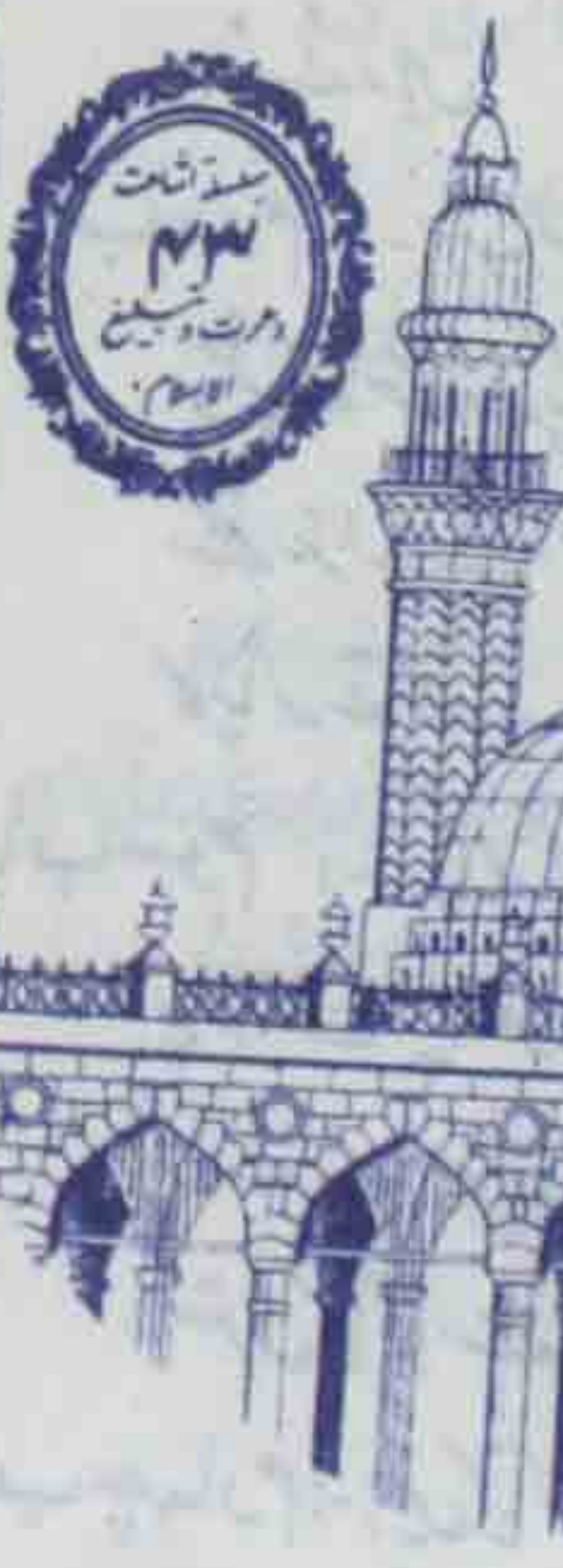

فاستقم کما امرت (القرآن)

از: محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام الخباث الصحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

یہ رسالہ چار ابواب پہ مشتمل ہے ۔

باب اوّل :- اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جس طرح ہمیں اللہ اور اس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں، اس پہ مضبوطی سے ڈٹے رہیں

باب دوم :- جب ہم اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات پہ کاربند تھے، ساری دنیا میں ممتاز تھے اور ہر کسی پہ حاوی تھے، نرالے تھے، متوالے تھے اور ہمیں دیکھ کر اغیار کے دل سینوں میں کانپا کرتے تھے ۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

باب سوم :- دنیا بھر کی نظریں ہم پہ جمی ہوئی تھیں، اور پھر ان سے ہماری یہ رفعت، یہ سطوت اور یہ تمکنت نہ دیکھی گئی تھی، ہمیں اس مقام سے گرانے کے منصوبوں میں مصروف ہوئے، ہمارے خلاف ہر حربہ استعمال کیا گیا، حتّٰے کہ وہ کامیاب ہوئے،

باب چہارم :- ہمیں کیا کرنا چاہیئے، کہ ہمیں ہمارا کھویا ہوا مقام پھر سے حاصل ہو، اور وہ گذرا ہوا دور ایک بار پھر سے لوٹے،

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حیّ یا قیّوم

حبب ہم تیرے حکم کو مانا کرتے تھے۔

تیری ساری خدائی ہمارا حکم مانا کرتی تھی!

جب تک ہمارے دلوں میں

تیرے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی

محبّت جلوہ گر رہی

تیری ساری خدائی کے دلوں میں ہماری محبت رہی

جب تک ہماری مرضی تیری مرضی کے ماتحت رہی ہماری مرضی پوری ہوتی رہی

جب تک ہمارا ارادہ تیرے ارادے کے مطابق رہا

"کُنۡ فَیَکُوۡنُ" رہا

اور ہمیں

— کسی بھی میدان میں ناکامی نہ ہوئی

— نہ ہی ہم کہیں مخجل ہوئے

اور — یہ سب تیری عنایات تھیں، جو ہم پہ تھیں

وُہ عنایات پھر سے ہوں یارب! یَاحیّ یاقیّوم

marfat.com

— تجھے کیونکر پتہ چلا ؟ جواب دیا — آج میری بکریاں کسی دوسرے کے کھیت میں چگنے لگیں، جب تک عمرؓ زندہ رہا، کسی بھیڑ کو بھی یہ جرأت نہ تھی، کہ دوسرے کے کھیت میں قدم تک رکھے،

○

کسریٰ کے امراء جب عمرؓ سے مدینہ میں ملنے آئے، تو پتہ کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ ہمارے خلیفہ کے لئے کوئی علیحدہ محل نہیں ہوتا، اپنے ہی گھر میں رہا کرتا ہے، ایک بڑھیا نے بتایا کہ اس نے انہیں اس طرف جاتے دیکھا ہے، دیکھ لیں، کسی کھجور تلے سوتا ہوگا، جب وہ گئے، تو دیکھا — کہ عمرؓ کوڑے کا تکیہ بنائے ریت پہ استراحت فرما رہے ہیں۔ عمرؓ کو اس حال میں دیکھ کر ان کے دا سینوں میں کانپنے لگے۔

○

ایک سالار نے ایک محاذ پہ فوری کمک بھیجنے کی فرمائش کی آپ نے چند مجاھدین بھیج کر ایک خط لکھا — کہ اتنے ہزار کا لشکر روانہ کیا جاتا ہے، اس نے پوچھا — یا امیر المؤمنین میرے پاس تو صرف چند گنتی کے مجاھدین پہنچے ہیں، آپ نے فرمایا — ان میں فلاں فلاں گیارہ ہزار مجاہدین

marfat.com

کی قوت کے برابر ہیں ـــ ماشاءاللہ!

○

سپین پہ جب حملے کا فوری اعلان ہوا۔ تو پوری کی پوری قوم یک لخت اٹھ کھڑی ہوئی، جو کشتیوں میں بیٹھ سکے بیٹھ گئے باقیوں نے اپنے گھوڑے دریا میں ڈال دئے اور جو بالکل ہی بے سروسامان تھے، وہ چھلانگیں مار کر دریا میں کود پڑے، اور دریا کی تند و تیز لہریں انہیں بالکل نہ ڈبو سکیں،

○

کسی کا ایک پیالہ دریا میں جا گرا۔ وہ دریا سے کہنے لگا "میرا پیالہ باہر لا، ورنہ میں قیامت کے دن تجھ سے اس کا محاسبہ کروں گا"۔ دریا نے پیالے کو ساحل پہ جا تڑایا

اس دور کی کس کس بات کو دھرائیں!

آٹھ سو سال حکومت کر چکنے کے بعد جب مسلمان سپین کے ساحل پہ سوار ہونے لگے، تو عیسائی باشندے دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور کہنے لگے ـــ "اے جانے والے مسلمانو! ہمیں ہمارے رب کی قسم ـــ تمہارے جیسے حاکم پھر کبھی ہمیں نہ ملیں گے!"

marfat.com

عُمرؓ خطبہ فرما رہے تھے، ایک بدو نے اٹھ کر کہا۔ کہ عمرؓ کا کرتہ ایک چادر میں کیونکر بن سکتا ہے اور اسے مال غنیمت سے کیسے دو چادریں ملیں، جبکہ سب کو ایک ایک ملی ہے؟ — جب تک عمرؓ نے اسے یہ کہہ کر۔ کہ دوسری چادر اس نے اپنے لڑکے سے حاصل کی ہے: مطمئن نہیں کیا — وہ نہیں بیٹھا — عمرؓ بدو کی اس کلام پہ بڑا خوش ہُوا۔

○

جو خبر کانوں سے سُنی جائے، صحیح اور معتبر — اور جو کسی دوسرے کی وساطت سے ملے، مشکوک ہوتی ہے — یہی وجہ تھی، کہ قدیم زمانے کے حکمران رات کو بھیس بدل کر گلی کوچوں میں گھوما کرتے تھے، تاکہ اپنی رعایا کے حالات سے پوری طرح باخبر ہوں،

عُمرؓ رات کو بھیس بدل کر گلی کوچوں میں گشت کیا کرتا تھا۔ تاکہ عوام کے صحیح حالات سے باخبر ہو، ایک دن ایک گھر کے آگے رکا، ایک بڑھیا ہنڈیا میں پانی ڈالے بچوں کو بہلا رہی ہے کہ ابھی کھانا تیار ہونے کو ہے، اور دوں گی، اسی ٹال مٹول میں رات کا کافی حصہ گذر گیا — عمرؓ نے دروازے پہ دستک

marfat.com

دی، اور اس مائی سے کہا، کہ بچوں کو کھانا دے کیوں نہیں دیتی، اتنی دیر سے کیوں ملچا رہی ہے؟ اس نے جواب دیا ایک اللہ کے بندے نے مجھے بتایا۔ کہ اس نے کہا۔ میں کیا ان کو عمرؓ کا سر پکا کر دوں؟ باپ ان کا کسی جہاد میں شہید ہو گیا۔ اور عمرؓ نے آج تک اس کے بچوں کی بات تک نہیں پوچھی۔ کہ کس حال میں ہیں) ھنڈیا میں کچھ نہیں، پانی ہے، میں اس کو ابال رہی ہوں، اور بچوں کو یہ کہہ کر ٹال رہی ہوں، کہ کھانا ابھی تیار نہیں ہوا۔ ہونے والا ہے، تیار کیسے ہو، ہنڈیا میں پانی کے سوا کچھ ہے ہی نہیں، عمرؓ یہ سن کر مارے خوف کے کانپنے لگا، فوراً بیت المال کی طرف گیا۔ مختلف قسم کی کھانے کی چیزیں بوری میں ڈال کر کندھے پہ اٹھا کر لایا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں یہ سارا ماجرا دیکھ رہا تھا۔ میں نے ہر چند کوشش کی۔ کہ عمرؓ وہ بوری مجھے پکڑا دیں، لیکن وہ نہ مانے، کہنے لگے ۔۔۔ قیامت کے دن خلافت کا حساب میں نے دینا ہے، میں نے ہی اسے اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جانا ہے ۔۔۔ پھر کہتے ہیں، کہ حضرت عمرؓ چولھے کے آگے بیٹھے پھونکیں مار مار کر آگ جلا رہے تھے، اور آپ کی ریش مبارک

marfat.com

زمین کو لگ رہی تھی، آنکھوں سے اشکوں کی جھڑی جاری تھی
اور اپنی کوتاہی پہ نادم ہو کر پچھتا رہے تھے، کہ اس نے ابھی
تک کیوں ان بچوں کی خبر گیری نہ کی۔

زمانہ پھر کبھی عمرؓ پیدا نہیں کر سکتا
بے شک

عمرؓ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھا!

عمرؓ جب چولھے میں پھونکیں مار کر آگ جلا رہے تھے، وہ مائی
کہہ رہی تھی۔ کہ

تجھے عمرؓ ہونا چاہیئے تھا!

یاحی یاقیوم

○

پرانے زمانے کے تمام بادشاہ رات کو بھیس بدل کر گلی گلی پھرا
کرتے تھے، اور رعایا کی فریادیں سنا کرتے تھے۔ رام چندر سورج بنسی
خاندان کا ایک نامور راجہ ہو گذرا ہے، جسے ہندو اوتار کہتے ہیں — وہ
ایک رات ایک چمار کے گھر کے آگے رکا۔ چمار اپنی بیوی کو جھڑکیاں دے
رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا — کہ مجھے رامچندر نہ سمجھ لینا۔ کہ سیتا کی

marfat.com

طرح پھر گھر میں بسالے گا۔ اگر تو باہر پھرنے سے باز نہ آئی تو پھر تجھے اس گھر میں کبھی آنے نہ دوں گا ـــــ یہ سن کر رامچندر کے پاؤں کے نیچے سے مٹی نکل گئی ـــ سیدھا گھر آیا اور سیتا کو سارا ماجرا سنایا۔ راجہ جنک کی بیٹی سیتا اس کی تاب نہ لاسکی، اسی وقت جوگیانہ لباس پہن کر ہمیشہ کے لئے گھر سے نکل پڑی، اور پھر ساری عمر لاہور کے جنگل میں بالمیک کی بیٹی بن کر گذار دی۔

○

سلف صالحین کا صوفی

قائم اللّیل اور صائم الدّھر تھا

یعنی رات کو جاگتا اور دن کو روزہ رکھتا تھا خاموش تھا، صابر تھا، ذاکر تھا اور اہلِ خدمت تھا، مخلوق کی خدمت کو خالق کی عبادت سمجھتا تھا۔

یا دوسرے لفظوں میں ـــــــــــــ

خلق کا خادم تھا اور وکیل تھا۔

ہمدرد تھا اور مونس وغمخوار تھا

امین تھا ـــ شفیق تھا ـــ اور

marfat.com

ـــ قال کے مطابق حال رکھتا تھا

ـــــ جو کہتا تھا، کرتا تھا

ـــــــ جو نہیں کرتا تھا ـــ کبھی نہیں کہتا تھا۔

* اس کے پاس کوئی جائداد نہ تھی
* جو رزق اللہ سے دیتا کھا کر شکر کرتا ـــ اور
* کل کے لئے کوئی بھی شے اپنے پاس جمع کر کے نہ رکھتا ـ اور
* نہ ہی اسے اپنی اس ناداری کا کوئی فکر ہوتا
* معمولی مکان میں رہتا ـــ سادہ لباس پہنتا ـ اور
* پہنے ہوئے لباس کے سوا کوئی اور لباس اپنے پاس نہ رکھتا
* پیوند پہ پیوند لگاتا، اور جب تک کوئی کپڑا پیوند لگانے کے قابل رہتا اسے نہ بدلتا ـــ!
* بہت معمولی سادہ کھانا کھاتا اور کسی عمدہ کھانے کی طرف کبھی رغبت نہ رکھتا
* جینے کے لئے کھاتا، نہ کہ کھانے کے لئے جیتا ـــ اور
* کھانا بہت کم کھاتا
* ہر وقت اللہ کے کاموں میں مشغول رہتا۔ یہاں تک کہ ـــ
* اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کے لئے بھی کوئی وقت نہ ملتا
* کفایت کے درجہ کی روزی پہ اکتفا کرتا ـــــ اور

marfat.com

* جہاں جاتا ۔ اللہ کے لئے جاتا، اپنے لئے کبھی بھی کہیں نہ جاتا
* اور نہ ہی کسی تکلف و تردد کا اہتمام کرتا۔
* جو علم حاصل کرتا، اس پہ عمل کرتا۔
* صافر کی طرح رہتا اور مُردے کی طرح جیتا ۔ اور
* نمائش کے لئے کبھی بھی کچھ نہ کرتا

غرضیکہ ہم میں اب ان کی ایک بات بھی باقی نہیں۔ ہماری سب باتیں بناوٹی ۔ اور ۔ ان کی حقیقی تھیں ۔ یاحیّ یاقیوم

آدمیت کا پورا احترام کرتا

کسی کی بھی آبرو ریزی نہ کرتا

نہ ہی کسی کی دل آزاری کرتا

اگر کوئی برا بھلا کہتا، معاف کر دیتا، کبھی انتقام نہ لیتا

جس میدان میں کھڑا ہو جاتا، بازی لے جاتا ۔ کبھی پیچھے نہ ہٹتا

جان دے دیتا، پر فقر کی آبرو پہ دھبہ آنے نہ دیتا۔

کمال اتر دا دیتا، سُولی پہ ٹنگ جاتا ۔ اور جو کچھ بھی وارد ہوتا، سب جھیلتا ۔ لیکن شریعت کی شان پہ کوئی حرف نہ آنے دیتا۔

اپنے تئیں ہر دم کا مجرم قرار دے کر جو بھی تعزیر لگتی، کوئی عذر پیش نہ کرتا۔ بسر و چشم قبول کر لیتا۔

marfat.com

کسی سلطان کے در پہ کبھی نہ جاتا

نہ ہی کسی میر و سلطان سے کوئی نذرانہ قبول کرتا

سب کچھ ہو کر کچھ بھی نہ بنتا

اور جب مرتا، کوئی میراث چھوڑ کر نہ مرتا

نہ گائے، نہ بیل، نہ بھیڑ، نہ بکری، نہ درہم، نہ دینار

علم و عمل

کے سوا کسی بھی شئے کا مالک نہ ہوتا ـــــ اللہ اللہ!

اللہ کے سوا کوئی بھی شئے اپنے پاس نہ رکھتا!

جس میزان پہ بیٹھتا ـ پورا تولتا ـ اور

جس ناپ میں ماپا جاتا ـ پورا اترتا، کسی امانت میں کوئی خیانت نہ کرتا

ظاہر و باطن میں بال بھر فرق آنے نہ دیتا ـ اور

ظاہر ـ باطن کے عین مطابق ہوتا۔

اللہ کے سوا کسی سے کوئی امید نہ رکھتا ـــ اور

نہ ہی کسی سے کوئی خوف کھاتا

اپنے تمام معاملات اللہ کے

حوالے کر کے شب و روز اللہ ہی کے کاموں میں محو و منہمک رہتا

الحمد للحیّ القیّوم

marfat.com

قوّتِ عمل

ہر قوّت عمل سے پیدا ہوتی ہے

روحانی ہو یا مادی — انفرادی ہو یا اجتماعی

اجتماعی عمل میں اللہ کی قوت شامل ہوتی ہے

۱۸۵۷ء کے بعد

انگریز جب ہندوستان کی کرسی پر بیٹھا، تو اس کے پیشِ نظر بس ایک ہی معمہ تھا۔ وہ یہ — کہ وہ کس طرح ہندوستان کے مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ مسلمانوں کے سوا ہر کسی کو وہ ہر قیمت پر خرید سکتا تھا

انگریز کیلئے

کسی ہندو یا سِکھ کو خریدنا کیا مشکل تھا۔ جس طرح بھی کوئی خریدا گیا — خریدا — صرف ایک مسلمان تھا، جسے اسے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرنا ایک اہم مسئلہ تھا۔ اُسے معلوم تھا۔ کہ جب تک مسلمان کو کسی نہ کسی طرح سر نہیں کر لیتا — ہند پہ آرام سے حکومت نہیں کر سکتا۔

مسلمان کی قوت

marfat.com

کو کم کرنے کے لئے تمام غیر اسلامی مفکرہ ہمیشہ اسی فکر کی
فکر میں رہے، کہ کونسا ایسا حربہ استعمال کیا جائے، کہ مسلمان
میں تفریق ڈال کر اسے فرقوں میں بانٹ دیا جائے ــــ تاکہ

اتحاد بین المسلمین کے

مضبوط قلعے کی دیواریں ہلا دی جائیں

اور پھر اُس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے

یہود و نصاریٰ

صدیوں سے اس مہم میں محو رہے، حتےٰ کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے

ورنہ

اسلام اللہ تبارک وتعالیٰ کا پسندیدہ

دین ہے

اس میں کسی فرقے کی گنجائش ہی کہاں ؟ انگریز کی ساری تاریخ
فرنگی گورنروں کی لیاقت و قابلیت سے بھرپور ہے اور
مسلمان طالب علم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

Marfat.com

اجمعین کی قابل رشک زندگیوں کا تعارف تک نہیں کرایا

فرنگی ادب و تمدّن کو

بڑے ہی دلچسپ انداز میں پیش کیا گیا ہے اور خلفائے راشدین

صدیقؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ

جو اسلام کے تہ نشین ستارے ہیں کا نام تک نہیں بتایا گیا،

انگریز کا یہی ایک مدعا تھا۔ کہ

مسلمان کو مسلمان نہ رہنے دیا جائے

اُسے یہ ذہن نشین کرا دیا جائے۔ کہ اگر وہ دنیا میں ترقی کرنا چاہتا ہے۔ تو اُسے انگریز کی سی زندگی بسر کرنا چاہئے۔

انگریز کو یہ اچھی طرح معلوم تھا، کہ مسلمان کو اس وقت تک فریب نہیں دیا جا سکتا۔ جب تک اُسے اسلام کے زرّیں اصولوں سے ہٹا نہ دیا جائے اور اس کے دل سے اسلام کی محبت کو کم نہ کر دیا جائے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ تھا ــــ کہ

آخرت کی زندگی کے لئے توشۂ عمل اکٹھا کرنے کی بجائے اُسے دنیاوی زندگی کے چکّر میں پھنسا دیا جائے۔

marfat.com

اس مقصد کے حصول کے لئے اُسنے مختلف طریقے وضع کئے

اوّلاً - اس نے اسلامی نظامِ تعلیم کی جگہ ایک ایسا نظامِ تعلیم رائج کیا، جو محض حصولِ معاش کا ذریعہ تھا - اور اس نظامِ تعلیم کو اپنا کر ہی ہندوستان میں مسلمان دوسری اقوام کے ساتھ ترقی کر سکتا تھا. پہلے پہل مسلمانوں نے اس نظامِ تعلیم کو پسندیدہ نظر سے نہ دیکھا، اور مروجہ انگریزی تعلیم حاصل کرنے سے احتراز کیا- نتیجہ یہ ہوا- کہ دوسری اقوام پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے کھل گئے، اور مسلمان مادی ترقی کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ گئے — اور وہ اسلامی مدارس جو مسلمانوں کی دینی علمی ضروریات کی کفالت کرتے تھے — مالی امداد مسدود ہونے کے سبب یا تو بند ہو گئے، یا پھر زبوں حالی کا شکار ہو گئے، نتیجہ یہ ہوا. کہ مسلمانوں کو بھی انگریزی طریقہ تعلیم اپنانا پڑا! یہ نظامِ تعلیم انگریز نے خاص مصلحتوں کو مدنظر رکھ کر تجویز کیا تھا - اس کا مقصد صرف یہ تھا. کہ مسلمانوں کو ان کے صدیوں کے دینی علمی ورثے سے بیگانہ اور محروم کر دیا جائے — اور انہیں ایسے علم کے حصول میں سرگرداں کر دیا جائے، — جو

روحانی ترقی کی بجائے مادی ترقی کے

حصول کا ذریعہ ہو

marfat.com

ثانیاً انگریز نے مسلمانوں کو مذہب سے بیگانہ رکھنے کے لئے ایسا طریقِ زندگی پیش کیا، جو مادی نقطۂ نظر سے خیرہ کُن اور دلکش تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کی ظاہری ہیئت تک کو بدل دیا جائے۔ تاکہ رفتہ رفتہ انگریزی تہذیب کا اثر ان پہ غالب ہوتا جائے، چنانچہ انگریز کو اس مقصد میں بہت حد تک کامیابی نصیب ہوئی، اور

عام مسلمان رفتہ رفتہ انگریزی لباس انگریزی طرزِ معاشرت اور تہذیب و تمدن کو بنظرِ استحسان دیکھنے لگا، اور رفتہ رفتہ اسلامی تہذیب و تمدّن سے دور ہٹتا چلا گیا۔

ثالثاً یہ، کہ انگریز نے مسلمانوں کو ان کے بیش قیمت علمی ورثے سے بیگانہ رکھنے کے لئے انگریزی تعلیم کی ترویج کی، اور انگریزی زبان کو بطور سرکاری زبان مروج کیا۔ سرکاری ملازمتوں کے دروازے صرف انگریزی دان طبقہ پہ وا کئے، نتیجہ یہ ہوا۔ کہ

مسلمان حصول معاش کے لئے انگریزی زبان سیکھنے اور انگریزی علوم کو پڑھنے کے لئے مجبور ہو گیا۔ اور رفتہ رفتہ عربی اور فارسی زبانوں

marfat.com

سے بے بہرا اور دینی سرمائے سے بیگانہ ہوتا چلا گیا۔

صرف یہی نہیں

انگریز نے مسلمانوں کے دلوں سے اسلام کی محبت کم کرنے کے لئے ایسی کتابیں نصاب تعلیم میں تجویز کیں، جن کا مقصد مسلمان کے دل میں اپنے مذہب کے متعلق شک و شبہات پیدا کرنا تھا۔ تاکہ وہ مذہب سے دور ہٹتا چلا جائے۔

اگر بات صرف یہاں تک ہی محدود رہتی، تو شاید انگریز اپنے مقاصد میں اس حد تک کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ جتنی کہ اسے توقع تھی اُسے یہ اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ جب تک

علمائے دین کا اثر و رسوخ

مسلمانوں پر رہے گا، اور وہ اللہ کی رسی قرآن کریم اور سُنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی سے پکڑے رہیں گے، اس وقت تک مسلمانوں کے دل سے دین کی محبت کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ اس مقصد کے حصول کے لئے

اُس نے مسلمانوں کو مختلف گروھوں اور طبقوں میں بانٹنے اور ان کے اتحاد کو پارا

marfat.com

پارا کرنے کی پوری کوشش کی ، اور یہ مسلمانوں کی

تاریخ کا بہت بڑا المیہ ہے،

انگریز کو اس مقصد میں بہت حد تک کامیابی ہوئی ۔ آج مسلمان مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں ہر گروہ دوسرے گروہ کے درپئے آزار ہے، ایک انگریز پوپ کے مطابق ۔ کہ

مسلمان کو عیسائی نہیں بنایا جا سکتا، لیکن اُسے اپنے مذہب سے دور کر کے یہ مذموم مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے،

حاصل کلام یہ کہ

۱۸۵۷ء کے بعد

جب انگریز ہند کی کرسی پہ بیٹھا، تو اس کے پیش نظر صرف

یہی ایک مُعمّہ

تھا، کہ وہ کس طرح مسلمانوں میں تفریق ڈال کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے، ہندوستان کی تحریک آزادی میں جب

marfat.com

علماء خانقاہوں سے نکل کر کمر بستہ ہوئے تو
انگریز کے دل میں یہ ذہن نشین ہو گیا، کہ اسے اگر کوئی خطرہ
ہے، تو مسلمان سے ہے، لیکن وہ مسلمان کو اس طرح نہیں
خرید سکتا، جس طرح ہند میں بسنے والی دوسری قوموں
کو خرید سکتا ہے۔ انگریز نے جسے بھی چاہا۔ خرید لیا، اگر کوئی
اس کے سودے میں نہیں آیا، تو وہ مسلمان تھا۔ انگریز کی
ساری توجہ مسلمانوں میں تفریق ڈالنے پہ صرف ہوئی،

یہ فرقہ بندی

یعنی

بریلوی اور دیوبندی

جس سے کہ آج پوری قوم دوچار ہے، انگریز ہی کی پیدا کردہ
ہے، ورنہ اسلام اللہ تبارک و تعالےٰ کا

پسندیدہ مذہب

ہے، اس میں فرقہ داری کی کوئی گنجائش
ہی نہ تھی

marfat.com

افسوس صرف اس بات کا ہے

کہ مسلمان اس راز سے بے خبر ہے، ہمیں
یہ پتہ ہی نہیں، کہ اس کشیدگی کے موجد
ہمارے پرانے دوست انگریز ہی ہیں، انگریز
چلا گیا۔ لیکن اس کی پیدا کردہ باہمی
تفریق جوں کی توں باقی ہے۔ اللہ کرے۔ یہ
ختم ہو، اور مسلمان پھر سے متحد ہوں،
یا حیُّ یا قیوم۔ آمین

○

ہمیں کیا کرنا چاہیئے

کہ ہمیں ہمارا کھویا ہوا مقام پھر سے حاصل ہو، اور وہ
گذرا ہوا دور ایک بار پھر سے لوٹے ۔ یا حی یا قیوم

اوّل یہ، کہ ہم اپنی صفوں میں انتشار نہ پیدا ہونے دیں، اور اللہ
کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں، اسلام کے زریں اصول
بالکل سیدھے سادے ہیں، ان اصولوں پہ عمل پیرا رہیں، انگریز کے
پیدا کردہ طبقات اور گروہوں کے چکر میں نہ پڑیں، اسلام

marfat.com

بنی نوع انسان حتّٰے کہ جانوروں اور تمام مخلوقات سے محبت
کرنا سکھلاتا ہے۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے، کہ ہم گروہوں میں
بٹ کر ایک دوسرے کے خلاف باتیں کریں، اور معمولی اختلافات
کو ہوا دے کر اپنے اتحاد کو پارا پارا کر دیں

دوم یہ، کہ اپنے دینی سرمائے کو پھر سے گلے لگائیں، ہمارے پاس
دینی اور دنیادی ترقی کا بیش قیمت خزانہ موجود ہے، کس قدر افسوس
کی بات ہے۔ کہ دیگر اقوام ہمارے اس علمی اور روحانی
سرمائے سے مستفید ہو رہی ہیں، اسلام کے زرّیں اصولوں کو
ضروری طور پر اپنا کر ترقی کر رہی ہیں۔ اور ہم احساس کمتری
کا شکار ہیں، اور اپنی ترقی کے لئے دوسروں کے نظریات پر
تکیہ کئے ہوئے ہیں

سوم یہ کہ اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھال
لیں، ہمارا لباس، ہماری چال ڈھال،
طرزِ معاشرت غرضیکہ ہمارا ہر عمل اسلامی
تعلیمات کے مطابق ہو،

چہارم یہ، کہ فی الفور نظام تعلیم میں بنیادی تبدیلیاں کریں،
جو ہماری روحانی، دینی اور دنیادی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہوں

marfat.com

ہم اِس دنیا میں

دین کو بلند کرنے آئے ہیں، اس لئے نصاب تعلیم ایسا ہونا چاہیئے، جو ہماری دینی ضروریات کو اوّلین حیثیت دے، اور دنیاوی ترقی کو ثانوی درجہ۔ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں، دنیاوی ترقی کے ساتھ اپنے لئے روحانی غذا بھی مہیا کریں، اللہ کی رسّی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہیں۔ اور اپنی صفوں میں انتشار نہ پیدا ہونے دیں۔

اسلام کی اشاعت و تبلیغ

ہیں ہر وقت سرگرم عمل رہیں، اور اللہ کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیں۔ ہمارے لئے میدان بہت وسیع ہے۔ افریقہ کے بیشتر ممالک اور امریکہ تک میں تبلیغ کی بیحد گنجائش موجود ہے۔

آج انسانیت مادیت کے بوجھ تلے دب کر سسک رہی ہے، مادی خوش حالی اور ظاہری ترقی کے باوجود اطمینانِ قلب مفقود ہے، یہی وجہ ہے، کہ مغربی ممالک تک میں اسلام کی اشاعت کے لئے بہت مواقع موجود ہیں، ضرورت اس

marfat.com

بات کی ہے، کہ ہم پہلے عملی نمونہ پیش کریں، اور اسلام کے زرّیں اصولوں کو اس انداز میں پیش کریں، کہ دیگر اقوام اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں - یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

○

ہمیں اللہ کے دینِ اسلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لینا چاہیئے، یعنی جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول حضرت محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے، اس کی تعمیل کرنی چاہیئے، جن کاموں کے کرنے کو کہا ہے انہیں پابندی سے کرنا چاہیئے، اور جن کاموں سے روکا گیا ہے، اُن سے باز رہنا چاہیئے۔

○

یہ فلسفہ نہیں حقیقت ہے، کہ

ہر بادشاہ اپنے ملک میں نظم و نسق کو قائم رکھنے کے لئے قانون نافذ کیا کرتا ہے، اور — پھر قانون کے ساتھ حکام مقرر کرتا ہے۔ جن کا کام صرف یہ ہوتا ہے، کہ — جو قانون سُلطان

marfat.com

نے ملک میں نافذ کیا ہے، مانا بھی جاتا ہے کہ نہیں،

جو شخص

سلطان کے نافذ کردہ قانون کی خلاف ورزی

کرتا ہے، قانون کا مُجرم قرار دیا جاتا ہے،

اور جو سزا خلاف ورزی کرنے والے کے لئے

قانون نے مقرر کی ہوتی ہے، دی جاتی ہے،

اللہ ربّ العٰلمین

ساری خدائی کا خالق و مالک اور معبود ہے، اس نے

اپنی ساری خدائی کے لئے اور قیامت تک کے لئے

اپنی کتاب قرآن کریم نازل فرمادی — اور جو کچھ

اللہ نے اپنی اس کتاب میں فرمادیا ہے،

★ ساری خدائی کے لئے ہے

★ قیامت تک کے لئے ہے

★ اس میں زیر و زبر کے ردّ و بدل کی بھی گنجائش نہیں،

★ کوئی اور کتاب ایسے دعوے کی دعویدار نہیں

اُس کا یہ قانون

marfat.com

سادہ، آسان اور ہر ملک کے رہنے والے ہر کسی
پر لاگو، اور فطرت کے عین مطابق ہے،
ہر حکم حکمت پر مبنی — اور — کوئی بھی حکم حکمت
سے خالی نہیں — اللہ کے نافذ کردہ قانون

قرآنِ عظیم

کا اللہ ہی نگہبان ہے!

اگر اللہ رب العالمین کے نافذ کردہ قانون کی پاسپانی کی
جائے، اور اللہ کے قانون پر کسی دیگر قانون کو ترجیح
نہ دی جائے، ہر قانون کو اللہ کے قانون کے ماتحت
کر دیا جائے ——— بے شک اللہ کی رحمت آئے،
اور ایسے انداز میں آئے، جیسے کہ اُس دَور میں آیا کرتی تھی،

جو احکام

اللہ نے بندوں کو دیئے، ان کے مطابق عمل کرنا بندوں کی
مرضی پہ موقوف نہیں ———

فرض ہے

ضروری ہے

لازمی ہے

ایسے ہرگز نہیں، کہ جی میں آیا کیا — نہ آیا، نہ کیا
جن باتوں سے اللہ نے منع فرمایا ہے — اُن
باتوں کو کبھی بھی نہیں کرتا، اور — جن
کاموں کے کرنے کا حُکم دیا ہے، اُنہیں ضرور
کرنا ہے، کسی کی مرضی کو اللہ کے احکام کی
تعمیل میں کوئی دخل نہیں،

○

کسی انسان کا بنایا ہوا کوئی قانون اللہ رب العالمین کے فرمائے ہوئے کسی حکم (قانون) کی کسی بھی طرح برابری نہیں کر سکتا، اللہ حکیم ہے، اور حکیم کا ہر حکم سراسر حکمت پہ مبنی ہوتا ہے، اللہ نے انسان کو ظَلُوماً جَہُولاً کہا ہے، انسان کتنا ہی دانشور کیوں نہ ہو، اللہ کی حکمت کو نہیں سمجھ سکتا، اور جو حکمت و بھلائی اللہ کے قانون میں پنہاں ہے، کسی اور میں نہیں، اور نہ ہی انسان اُسے سمجھ سکتا ہے،

یہ حکمت

بھی انسانی سمجھ سے بالاتر ہے، کہ مالک الملک کے فرمائے ہوئے

احکام اس کے ملک میں نامعلوم کیوں کبھی نافذ نہیں ہوئے،

حالانکہ

ہر ملک کا مالک اللہ رب العالمین ہے!

اللہ کے ملک میں

اللہ کے سوا کسی کو بھی، اور کسی بھی امر پہ کوئی

قدرت و تصرّف حاصل نہیں

مگر اللہ کے حکم سے

جب تک

اللہ کا حکم نہیں ملتا، کوئی ذرّہ اپنی

جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ نہیں جاتا

ہر مُلک کی حکومت مالک الملک کے حکم

سے چُنے ہوئے بندوں کو عنایت کی جایا

کرتی ہے، اور قیامت تک

ہر مُلک کے حکمران

ازل ہی کے روز سے

اللہ مالک الملک نے مقرر کئے ہوئے ہیں!

جیسے جیسے کسی کی باری آتی رہتی ہے، بنتا رہتا ہے۔

اور

یہ سب اُمور

نظامِ قدرت کے ماتحت

ارادتِ ازلی کے عین مطابق ہوتے رہتے ہیں

ہر مُلک اللہ کا مُلک

اور

ہر مُلک کا مالک اللہ ہے

اللہ کے ہر مُلک میں

اللہ کا حکم جاری ہے،

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

marfat.com

اللہ کے حضور میں ہر بندہ جواب دِہ ہے

کہ

اللہ کی طرف سے جو ہدایت اسے پہنچی تھی — اس نے اس پہ عمل بھی کیا تھا کہ نہیں — کوئی بندہ کسی بندے کو اللہ رب العلمین کے احکام کی تعمیل سے کیسے روک سکتا ہے ؟

ازل کے روز

اللہ رب العلمین نے اپنی ساری مخلوق سے خطاب فرمایا

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ — کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟

ہر کسی نے (جواب میں) کہا

بَلٰی — ہاں !

— یعنی —

اے ہمارے رب ! بیشک تو ہمارا رب ہے !

اور

یہ صدا سدا جاری ہے

پس

کیوں نہ پھر ہم اپنے رب عرش عظیم کے احکام کی پوری

اطاعت کریں

جس طرح ہمیں ہمارے رب نے حکم دیا ہے،

اُس پہ کاربند رہیں، اور کسی حکم سے روگردانی نہ کریں

اللہ رب العلمین نے فرمایا ہے ـــــ کہ :-

بے شک دین اللہ کے نزدیک صرف

اسلام ھی ہے،

(۱)

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝

(آل عمران ۱۹)

بلاشبہ دین (حق اور مقبول) اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے اور اہلِ کتاب نے جو اختلاف کیا تو کہ دین اسلام کو باطل کہا م تو ایسی حالت کے بعد کہ ان کو دلیل پہنچ چکی تھی، محض ایک دوسرے سے بڑھنے کی وجہ سے

marfat.com

اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے احکام کا
انکار کرے گا، تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ
بہت جلد اس کا حساب لینے والے
ہیں ۔

ف :- اللہ کا دین اللہ کی ساری مخلوق کے لئے ہے، عربی ہو یا عجمی، شرقی ہو یا غربی، بادشاہ ہو یا فقیر۔ کسی کو بھی کسی حکم سے روگردانی کی اجازت نہیں ــــ مثلاً - اذان سُن کر مسجد کے لئے جانا ایک حکم ہے، اور یہ حکم ہر کسی کے لئے ہے، کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں، اسی طرح ہر حکم ہر کسی پر لاگو ہے۔ اور کسی بھی حکم کی نافرمانی روا نہیں۔

(۲)

اللہ رب العلمین نے فرمایا ہے

پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا	اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ
فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَّلَا	اسلام میں پورے، اور شیطان
تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ	کے قدم بہ قدم مت چلو۔ بیشک

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○ وہ تمہارا صریح دشمن ہے

(البقرہ ۲۰۸)

ف :- یہ آیۂ کریمہ اسلام کی بنیادی تعلیم کی امین ہے، اللہ رب العلمین نے تاکید فرمائی، کہ ایمان لاچکنے کے بعد اسلام کے ہر حکم کی تعمیل کرو۔ ہر مسلمان کو ہدایت کی، کہ اس کا کھانا پینا پہننا اوڑھنا، رہنا سہنا، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، جینا اور مرنا، ایک دوسرے سے ملنا جلنا — غرضیکہ دنیاوی زندگی کا ہر معاملہ — دینی ہو یا دُنیوی، ظاہری ہو یا باطنی معاشرتی ہو یا ثقافتی

اللہ رب العلمین اور اُس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے احکام کے تحت ہو، اور کسی من گھڑت رسم ورواج کی، جس کا کہ اللہ رب العلمین اور اس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا۔ نہ پیروی کرے، نہ پرواہ — اور نہ ہی اُسے جاری رکھے۔ فوراً بند کردے،

کسی غیر معتبر اور غیر مستند روایۃ کی کورانہ تقلید سے پورا اجتناب

marfat.com

کرے، تمام اسلامی باتیں ایک ایک کرکے وضاحت سے فرما دی گئی ہیں، جن باتوں کا دین میں حکم دیا ہے، انہیں چھوڑ کر ایسی باتوں کی پیروی — جن کا کہ دین میں کوئی جواز نہیں، رحمانی نہیں — شیطانی ہیں، اور کسی بھی بات میں —

شیطان کی پیروی

ہرگز نہ کی جائے، شیطان ہر بندے کا ظاہر (کھلم کھلا) دشمن ہے، یعنی اس کی دشمنی میں کوئی بھی شک وشبہ نہیں، ایسا دشمن ہے، جو کبھی دوست نہیں ہو سکتا، اور اس کی ہر بات دھوکہ۔ سراب، فریب۔ نقصان دہ اور اللہ سے دور کرنے والی ہے — وہی مسلمان۔ جس نے کہ ہر معاملہ میں اسلام ہی کو اپنا رہنما بنایا۔ اور کسی بھی حکم میں اپنی رائے اور خیال کو دخل دینے نہ دیا — پورے کا پورا اسلام میں داخل ہوا۔ اور اسی نے اسلام سے وفا کی، — اسلام نے بھی اسے کسی میدان میں گرنے نہ دیا۔ اللہ کی مدد، نصرت اور فتح ہمیشہ اور ہر جگہ اس کے شاملِ حال رہی، اور جن نعمتوں کا اللہ رب العلمین نے وعدہ کیا ہے پوری عنایت فرمائیں۔

marfat.com

شیطان کی سرپرستی میں

فتنہ، پریشانی، ناکامی اور تباہی ہے!

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

(۳)

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○

اور رجوع ہو جاؤ اپنے رب کی طرف اور اس کی حکم برداری کرو، پہلے اس سے کہ آئے تم پر عذاب پھر کوئی تمہاری مدد کو نہ آئے گا۔

(زمر ۵۴)

فَ :- یا اللہ — یا رحمٰن — یا رحیم — یا حیّ — یا قیوم!

بندہ تیرے ہی لطف و کرم سے تیری طرف رجوع کر سکتا ہے، اور تیرے ہی فضل سے تیرے حکم کی تابعداری کر سکتا ہے۔ میرا تیری طرف رجوع کرنا — اور تیرے حکم کا فرمانبردار رہنا — تیرا میری طرف متوجہ ہونے کی بدولت ہے — ورنہ جب تک تو میری طرف اے میرے رب رحمٰن و رحیم، رب عرشِ عظیم — رب عرشِ کریم — رب عرشِ مجید

marfat.com

متوجہ نہیں ہوتا — بندہ کچھ بھی تو کرنے کی قدرت نہیں رکھتا — اور — انابت و تسلیم کا مسئلہ صرف زبانی جمع خرچ سے تعلق نہیں رکھتا —

عمل کا متمنّی ہے

④

وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○

اور مجھ کو حکم ہوا کہ تابع رہوں جہانوں کے پروردگار کا۔

(المؤمن ۶۶)

ف :- یا اللہ! یا رحمٰن، یا رحیم، یا حیّ یا قیوم! ہمارا یہ کہنا — کہ "ہم تیرے حکم کے تابعدار ہیں"! تیرے ہاں کیا وقعت رکھتا ہے؟ جب تک کہ حقیقتاً ہم گنہگار بندے تیرے حکم کے فرمانبردار نہیں ہوتے — اور —

بندے کا تیرا فرمانبردار ہونا
تیرے کرم ہی کی بدولت ہے
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

○

marfat.com

یا اللہ

تو ہمیں اپنے ہر حکم کی سچی اور پکی
وفاداری کی توفیق بخش — ! آمین !!

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

⑤

اللہ رب العلمین نے فرمایا ہے :—

دینِ اسلام پہ قائم رہو

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

(هُود ۱۱۲)

تو آپ جس طرح کہ آپ کو حکم ہوا ہے، (راہِ دین پر) مستقیم رہیے، اور وہ لوگ بھی (مستقیم رہیں) جو کفر سے توبہ کر کے آپ کی ہمراہی میں ہیں اور دائرہ (دین) سے ذرا سا نکلو یقیناً وہ تم سب کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے

ق :- کسی کا دین کے امر و نہی پہ کمر باندھ لینا، اور پھر ان پہ چٹان کی طرح ڈٹے رہنا — کبھی نہ ڈگمگانا، نہ ہی

marfat.com

کسی نعمت کے چھن جانے سے بے دل ہو کر، دین کی رسّی کو ڈھیلی چھوڑ دینا — ہمت اور جوانمردی کا کام ہے، اِسی کو اسلام میں استقامت کہتے ہیں — اور — استقامت ہی عین کرامت ہے۔

اللہ ہم مسلمانوں کو اپنے لطف و کرم سے استقامت عنایت فرمائے — آمین — یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ!

ہمارے پاس صرف علم ہے، عمل نہیں، یعنی عمل پہ استقامت نہیں — جس عمل میں استقامت نہیں — عمل نہیں۔

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

⑥

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○

(ھود — ۱۱۳)

اور (اے مسلمانو! ان) ظالموں کی طرف مت جھکو، کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے اور (اس وقت) خدا کے سوا تمہارا کوئی رفاقت کرنے والا نہ ہو — پھر حمایت تو تمہاری ذرا بھی نہ ہو

marfat.com

ف :- یا اللہ، یا رحمٰن، یا رحیم، یا حیُّ، یا قیّوم!
ہم مسلمانوں کو اپنے دین کی سیدھی راہ پہ مستقیم رکھ۔ اور
تیرے دینِ اسلام کے سوا ہم کسی اور طرف کبھی نہ جھکیں!
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ - آمین!

⑦

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○

(الشوریٰ ۱۵)

سو آپ اُسی طرف (ان کو برابر) بلائے جایئے، جس طرح آپ کو حکم ہوا ہے۔ (اس پر) مستقیم رہیئے اور ان کی (فاسد) خواہشوں پہ نہ چلیئے۔ اور آپ کہہ دیجئے، کہ اللہ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں، میں اُن سب پر ایمان لاتا ہوں، اور مجھ کو یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ (اپنے اور) تمہارے درمیان میں عدل رکھوں، اللہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے، ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے عمل

marfat.com

تمہارے لئے، ہماری تمہاری کچھ بحث
نہیں، اللہ ہم سب کو جمع کرے گا،
اور (اس میں شک ہی نہیں، کہ)
اُسی کے پاس جانا ہے۔

ف :- اس آیت کریمہ میں اسلام کی بین الاقوامی دعوۃ و تبلیغ کے کلی قاعدے پنہاں ہیں — ہر کسی سے یہ کہیں -

ہمیں ہمارے رب کی طرف سے یہ حکم ہوا ہے، کہ آپ کو اسلام کی دعوت دیں، کسی سے بھی — اور کسی بھی امر پہ مباحثہ نہ کریں، اللہ اور اللہ کے رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق جو بات آتی ہے — بتا دیں — اور کہہ دیں — اس سے زیادہ کی مجھے خبر نہیں — چاہے مانو، چاہے نہ مانو

⑧

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک

marfat.com

مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ○

خاص طریقہ پر کر دیا۔ سو آپ اسی طریقہ پر چلے جایئے، اور ان جُہلاء کی خواہشوں پر نہ چلیے

(الجاثیہ ۱۸)

⑨

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ○

یہ لوگ اللہ کے مقابلہ میں آپ کے ذرا کام نہیں آسکتے اور ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں، اور اللہ دوست ہے اہلِ تقوٰے کا۔

(الجاثیہ ۱۹)

ف :- اور دین کے اس خاص طریقہ سے مراد امر و نہی، اور سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **اطاعت و اتّباع** ہے۔ اسی پہ ثابت قدم رہیں، اور جن **خواہشات** سے منع فرمایا ہے، اُس پہ نہ چلیں — مثلاً — جو کام کریں، **اللہ کی رضا** کے لئے کریں، نہ کہ **شُہرت** کے لئے اسی طرح زینت و راحت و لذّت و عشرت کا ہر معاملہ امر و نہی کے مطابق ہو، خواہشِ نفسانی کے ماتحت نہ ہو،

marfat.com

ہم ہر طرف سے منہ موڑ کر اور تمام امیدیں توڑ کر تیری طرف
متوجہ ہوتے ہیں

یا اَللّٰہ!

تیرے سوا کسی سے ہمیں کیا امید ہو سکتی ہے
ہم تیرے ہیں اور تو ہمارا
تیرے سوا، اور تیرے حکم کے سوا تیرے یہ بندے
ہمارے کس کام آ سکتے ہیں؟ — کسی بھی نہیں!

مگر تیرے حُکم سے

یَا اَللّٰہ!

تو ہمیں پرہیزگاری عطا فرما — آمین!

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

⑩

ہر مسلمان پہ

اللہ کا احسان ہے

کہ اللہ نے اُسے

اسلام لانے کی ہدایت بخشی

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○

(الحجرات ۱۶)

آپ فرما دیجئے، کہ کیا اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کی خبر دیتے ہو حالانکہ اللہ کو تو سب آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کی خبر ہے اور اللہ سب چیزوں کو جانتا ہے۔

(۱۱)

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ط قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ج بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

(الحجرات ۱۷)

یہ لوگ اپنے اسلام لانے کا آپ پر احسان رکھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے۔ کہ مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ رکھو، بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے، کہ اس نے تم کو ایمان کی ھدایت دی بشرطیکہ تم سچے ہو

○

سُبْحَانَ اللّٰه

marfat.com

معلوم ہوا

* بندے کا اسلام قبول کرنا
* اللہ کی طرف رجوع کرنا
* نیکی پہ کاربند ہونا اور
* برائی سے باز رہنا

غرضیکہ

ہر شئے اللہ ہی کے احسان کی بدولت ہے

بندہ ان سب عنایات پہ اللہ کا شکر کرے

کہ اللہ نے اس ناچیز پر یہ

احسان فرمایا

نہ کہ اللہ پہ احسان دھرے

اور پھر جتلانے کا کیا فائدہ ؟ — جب کہ

اللہ رب العلمین

سمیع و بصیر اور علیم و خبیر ہے

marfat.com

زمین و آسمان

کی کوئی بھی شے اور کسی بھی وقت اس سے اوجھل نہیں،

اللہ جسے چاہتے ہیں۔ اور جس پہ اپنا پورا کرم فرماتے ہیں

اُسے اور صرف اُسے

ایمان و تقویٰ

کی نعمت سے سرفراز فرماتے ہیں!

⑫

اسلام ھی پہ جیئو

اور

اسلام ھی پہ مرو

وَ وَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ — اور اسی کا حکم کر گئے ہیں ابراہیم علیہ

بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ — السلام اپنے بیٹوں کو، اور (اسی

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ — طرح) یعقوب علیہ السلام بھی، اے

marfat.com

الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○

سورۃ البقرہ

۱۳۲

میرے بیٹو! اللہ نے اس دین (اسلام) کو تمہارے لئے منتخب فرمایا ہے سو تم بجز اسلام کے اور کسی حالت پہ جان مت دینا

ف :- یا اللہ، یا رحمٰن، یا رحیم، یا حیّ یا قیّوم، یا ذا الجلال والاکرام! ـــــ ہمارا تیری دنیا میں جینا ـــ تیرے دین اسلام ہی کے مطابق اور ـــ اسلام ہی کے لئے ہو۔ اور اسلام ہی کی راہ میں اور اسلام ہی کے لئے ہم موت سے ہمکنار ہوں :

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ۔ اٰمین

(۱۴)

اللہ کے دین اسلام کی مدد کرو

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ

اے ایمان والو! تم اللہ کے دین کے مددگار ہو جاؤ، جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے (ان) حواریوں سے فرمایا۔ کہ اللہ کے واسطے میرا کون مددگار ہوتا ہے۔ وہ حواری بولے۔

marfat.com

اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ○

(الصف ۱۴)

ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں سو (اس کوشش کے بعد) بنی اسرائیل میں سے کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ لوگ منکر رہے، سو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی تائید کی، سو وہ غالب ہو گئے۔

ف :- حضرت سیدنا عیسیٰ مسیح اللہ علیہ السلام کے حواریوں نے ان کے بعد ان کے دین کی نشر و اشاعت میں بڑی بڑی مشقتیں کیں، جنگلوں میں جا بسے، غرضیکہ ہر قسم کی قربانیاں دیں۔ تب جا کر عیسائیت دنیا میں پھیلی، رہبانیت انہی کی ایجاد ہے، اور ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ تابعینؒ نے ان سے کہیں بڑھ کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام کو تر و تازگی بخشنے اور ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے بڑی بڑی محنتیں کیں۔ دنیا کے کونے کونے میں پہنچے۔ جان و مال کی قربانیاں دیں۔ وقت کے تقاضے کو پورا کیا۔ کسی بھی میدان میں پیچھے نہ ہٹے۔ اللہ

marfat.com

کے دین کی مدد اللہ کے احکام پر چلنا — اور پھیل پھر کر، اگ کر، اور نمونہ دے کر — جو بھی راہ میسر ہو، اس طریقہ سے اللہ کے دین کو لوگوں تک پہنچانا — اور — اس راہ میں اپنا وقت، مال اور جان کو خرچ کرنا ہے

صحابہؓ کرام کے زمانے کے بعد اللہ کے فقیروں نے بھی اللہ کے دین کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادی۔ واہ واہ. ماشاء اللہ! کس کس کی بابت — کیا کیا لکھیں — ایک سولی پر لٹک گیا — لیکن — دین کی آبرو پہ ذرا سا بھی دھبہ آنے نہ دیا — ایک نے سربازار اپنی کھال اتار دی، اور اُف تک نہ کی۔

اللہ کے فقیروں کو اللہ کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ اُن کی خدمات اللہ کیلئے تھیں اور اللہ ہی کو معلوم ہے، کہ کس نے کیا کچھ کیا، ساری عمر اللہ کی راہ میں گذاری، اور اللہ کے سوا کسی اور کام میں کبھی مشغول نہ ہوئے، — نہ ریاست میں کوئی حصّہ لیا، نہ امارت میں — نہ کچھ بننے — نہ ہی کوئی دعوئی کیا — گمنام مسافروں کی سی زندگی

marfat.com

بسر کی ـــ اور اللہ کے دین کی خدمت میں ھی
جان بحق ھوئے ـــ ھم اُن سب کی خدمت
میں ھدیۂ تبریک و تحسین پیش کرتے ھیں۔
سلف صالحین کا یہ ذکر آپ کی رہنمائی کے لئے کیا گیا۔ ورنہ ان کی
قربانیاں ان ہی کے لئے تھیں، ہمیں ان سے صرف سبق حاصل
ہوسکتا ہے ـــ اب آپ کا زمانہ ہے، آپ خود ہی فیصلہ
کریں، آپ اللہ کے دین اسلام کی کیا مدد کر رہے ہیں۔
دین کی مطابقت اشاعت و تبلیغ میں وقت، مال اور
جان کی قربانی سے ہی دین کی مدد ہے۔

اللہ ھمیں

اپنے دین کی خدمت کے لئے مقبول فرمالے اور
مامور فرمالے ـــ آمین!

اور ـــ ھماری ھر شے ـــ وقت ـ مال اور
جان اللہ ھی کی راہ میں خرچ ھو۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

اور

یہ اللہ کے احسان کی حد ھے

مَاشَآءَ اللہ

marfat.com

(۱۴)

بیشک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

(البقرہ)

(۱۳۷)

سو اگر وہ بھی اسی طریق سے ایمان لے آویں، جس طریق سے تم (اہلِ اسلام) ایمان لائے ہو۔ تب تو وہ بھی راہ (حق) پر لگ جاویں گے اور اگر وہ رو گردانی کریں، تو وہ لوگ تو (ہمیشہ سے) برسرِ مخالفت ہیں ہی (تو سمجھ لیجئے کہ) آپ کی طرف سے عنقریب ہی نمٹ لیں گے ان سے اللہ تعالیٰ۔ اور اللہ تعالیٰ سنتے ہیں جانتے ہیں۔

ف :- اسلام کے فرمائے ہوئے مامورات و منہیات فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہیں۔ اور جسے بھی کوئی امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کی تعلیم دی جائے، اُسے تسلیم کے سوا کوئی دوسری راہ نہیں — یعنی کسی امر و نہی پہ کوئی بھی دانشمند، اگرچہ کسی بھی مذہب کا پیرو کار ہے، ہرگز تنقید نہیں کر سکتا۔ ہر اصول و امر و نہی پُر از حکمت ہے

marfat.com

(۱۵)

ہدایت صرف اسلام ہی میں مضمر ہے

ساری دنیا کی ہر مخلوق کے لئے ہدایت صرف اسلام ہی میں ہے، کسی اور مذہب میں نہیں

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○

(آل عمران ۲۰)

پھر بھی اگر یہ لوگ آپ سے حجتیں نکالیں تو آپ فرما دیجئے کہ (تم مانو یا نہ مانو) میں تو اپنا رُخ خاص اللہ تعالیٰ کی طرف کر چکا۔ اور جو جو میرے پیرو تھے، وہ بھی، اور کہیئے اہلِ کتاب سے اور (مشرکین) عرب سے۔ کہ کیا تم بھی اسلام لاتے ہو۔ سو اگر وہ لوگ اسلام لے آویں، تو وہ لوگ بھی راہ پر آجاویں گے، اور اگر وہ لوگ روگردانی رکھیں، سو آپ کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ خود دیکھ (اور سمجھ) لیں گے بندوں کو

marfat.com

ف :- اس آیت کریمہ میں مسلمان کے لئے حکم ہے، — کہ وہ اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ اور مشرکین (ہنود) کو اسلام کی دعوت دیں، انہیں اللہ کی طرف رجوع کرنے کی تلقین کریں — اور وضاحت سے سمجھائیں، کہ دنیا میں بسنے والی ہر مخلوق اللہ کی مخلوق ہے — اور — اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ — ہر مخلوق کی ھدایت اسلام ھی میں مضمر ہے اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین ھی نہیں جس میں کہ کوئی داخل ھو کر ھدایت پاوے۔ اگر وہ مانیں — الحمدللہ! — اگر نہ مانیں، اور طرح طرح کی حُجّتیں نکالیں، تو ان سے صرف یہ کہنا ہے — کہ بھئی! — ہم تو اپنا رخ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی طرف کر چکے ہیں — اور ہمارے دوسرے دوست بھی۔ آپ کی بھلائی اس میں ہے۔ کہ آپ اللہ کے دین اِسلام کو قبول کر لیں۔ اگر آپ ھماری اس دعوت کو قبول کر لیں — فبہا — ورنہ آپ کی قسمت — ہمارے ذمہ تو آپ کو آپ کے رب اللہ تبارک و تعالیٰ کے احکام پہنچانا تھا۔ تاکہ تم اللہ کے عذاب سے بچ سکو — وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

marfat.com

(۱۶)

فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ○

جو شخص مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے تو بھلائی کا رستہ ڈھونڈ لیا

(الجن - ۱۴)

ف :- معلوم ہوا۔ یہ بھلائی اسلام میں ہے اور اسلام ہی ہر بھلائی کا سرچشمہ ہے۔

(۱۷)

صرف اسلام ہی اللہ کا مقبول دین ہے

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ○

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کو طلب کرے گا۔ تو وہ اس سے قبول نہ ہوگا، اور وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا

(آل عمران - ۸۵)

ف :- یہ آیتِ کریمہ اسلام کے سوا تمام گذشتہ، موجودہ، اور آئندہ قائم ہونے والے ادیان کو منسوخ کرتی ہے۔ اسلام کے سوا کوئی اور دین اللہ کو مقبول نہیں، اس کا سب سے

marfat.com

بڑا ثبوت، جس سے کہ کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا، یہ ہے۔ کہ اسلام کے سوا کسی اور مذھب کے پاس اس کا صحیح صحیفہ موجود نہیں۔ نہ کسی کے پاس وہ انجیل ہے، جو اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی، اور نہ وہ توریت ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اُتری، اسی طرح نہ کسی کے پاس زبور ہے، جو حضرت داؤد علیہ السلام کو عطا ہوئی۔

اس کے علاوہ غیر مذاہب مثلاً ھنود۔ ویدوں کو مانتے ہیں۔ اور آج وہ پرانے وید — رِگ وید، سام وید یجر وید، اتھر وید میں سے کوئی بھی وید دنیا کے تختہ پر نہیں ملتے — لیکن — اسلام کی آسمانی کتاب **قرآنِ کریم** جو ہمارے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے نازل فرمائی، جیوں کی توں اور ہر جا موجود ہے۔ زیر زبر کے ردّ و بدل کی کہیں گنجائش نہیں، اور دنیا کے کونے کونے میں اس کے حفّاظ پائے جاتے

marfat.com

ھیں ۔ کسی اور دین کی کتاب کا کوئی حافظ کہیں
نہیں پایا جاتا ۔
اس کے علاوہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دین کے کسی پیشوا کی
فرمائی ہوئی کلام اس اہتمام و احتیاط سے محفوظ نہیں، اور
ہمارے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حدیث محفوظ ہے۔
یہ دو باتیں اسلام کی عالمگیر برتری ۔ اور
قبولیت کی وہ دو دلیلیں ھیں ۔ جنھیں کوئی
بھی جھٹلا نہیں سکتا ۔ اور جنھیں مانے بغیر
کسی کو بھی چارہ نہیں ۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

(۱۸)

اسلام ہی صراطِ مستقیم یعنی اللہ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے

وَھٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

اور یہی تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے
ہم نے نصیحت حاصل کرنے والوں

marfat.com

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○ (الانعام - ۱۲۷)

کے واسطے ان آیتوں کو صاف صاف بیان کر دیا

ف :- صراطِ مستقیم یعنی سیدھا راہ وہ ہے جو افراط و تفریط سے پاک ہو، اور جس پہ ہر کوئی — یہاں تک کہ بہت ہی معمولی ہمت کا آدمی بھی چل کر منزلِ مقصود یعنی اللہ تک پہنچ سکے۔

اور وہ راستہ اسلام ہی ہے

(۱۹)

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ

آپ (ان سے) کہیئے۔ کہ آؤ۔ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے۔ وہ یہ — کہ (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ (۲) اور ماں باپ کے ساتھ احسان کیا کرو (۳) اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کیا کرو۔ ہم انکو اور تمکو رزق (مقدر) دینگے (۴) اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں، ان کے پاس

marfat.com

وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○

الانعام

۱۵۲

بھی مت جاؤ، خواہ وہ علانیہ ہو اور خواہ پوشیدہ ہو۔ (۵) اور جس کا خون کرنا اللہ تعالٰے نے حرام کر دیا ہے۔ اس کو قتل مت کرو۔ ہاں۔ مگر حق پر۔ اس کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے۔ تاکہ تم سمجھ سکو

ف :- اس آیت کریمہ میں اللہ رب العٰلمین نے اپنی مخلوق کو پانچ اہم اور بنیادی احکام کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اگر ان پہ غور کیا جائے، ان پہ چلنا فطرت کے مطابق ہے اور کسی کو بھی مشکل نہیں۔ ان پہ چل کر ہی انسان کو حقیقی اور ابدی راحت نصیب ہو سکتی ہے۔

اب ان سب کی وضاحت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیئے

① عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا۔ اور بخشش کی امید رکھے گا۔ میں بخشوں گا تجھ

marfat.com

فِيكَ وَلَا اُبَالِي يَابْنَ اٰدَمَ لَوْ
بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ
ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ
لَكَ وَلَا اُبَالِي يَابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ
لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ
خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَاتُشْرِكُ
بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا
مَغْفِرَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ
عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
غَرِيْبٌ

کو خواہ تو نے کتنا ہی بُرا کام کیا ہے
اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہے (یعنی
تیرا بخشنا میرے نزدیک کوئی بڑی
بات نہیں ہے۔) اے آدم کے بیٹے!
اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں
پھر تو مجھ سے معافی مانگے اور بخشش
چاہے۔ تو میں تجھ کو بخش دوں گا اور
مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہو گی۔ اے
آدم کے بیٹے۔ اگر تو مجھ سے اس
حال میں ملے۔ کہ تیرے گناہوں سے
زمین بھری ہوئی ہو۔ اور میرے ساتھ
تو کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔ تو میں
تیرے پاس زمین بھری ہوئی بخشش
لے کر آؤں گا۔ (ترمذی)

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں۔ فرمایا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص

marfat.com

مَنْ عَلِمَ اَنَّ رَبُّهٗ قَدَرَهٗ عَلٰی مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِیْ مَالَمْ یُشْرِكْ بِیْ شَیْئًا رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ

نے اس بات کو، جان لیا۔ کہ میں گناہوں کے بخشنے کی پوری قدرت رکھتا ہوں، تو میں اس کو بخش دونگا جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے (شرح السنۃ)

سُبْحَانَ اللہ ! کیا خوب بندہ پروری ہے۔ اللہ رب العلمین کو اپنی مخلوق کی کمی، کوتاہی، کاہلی، سستی، بزدلی اور معاشی مصروفیت کا کتنا احساس ہے، ـــ کیا خوب نوازش کی، کہ میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرنا۔ تیرے گناہوں کو بخش دینا میرے لئے کیا مشکل ہے۔

اللہ بندے کے ہر گناہ کو بخش دے گا۔ اس کے لئے یہ کیا مشکل ہے۔ اس نے کس سے پوچھنا ہے۔ شرک اللہ کی برابری ہے۔ اسے اللہ کبھی بخش نہیں سکتا۔ اس کی صرف ایک ہی مثال ہے۔ کہ ـــــ بندہ اپنی مستی میں کے ہر بُرے و تیرے اور کی احمقانہ کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ لیکن کسی بھی بندے کو ہرگز یہ گوارا نہیں، کہ اس کے دل میں اس کے سوا کسی اور کے لئے بھی جگہ ہو۔ اسے کوئی غیرت مند کبھی برداشت نہیں کر سکتا

marfat.com

اور — اللہ سب سے بڑھ کر غیرت مند ہے۔

دوسرا حکم

والدین کے ساتھ احسان کرنا ہے — اگرچہ ہر مخلوق کا خالق اللہ ہے، پھر بھی والدین ہی تخلیق میں ربوبیت کے پورے مظہر ہیں۔ اور ساری دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں، جو والدین کے ساتھ احسان کی تائید نہ کرے، کوئی بندہ ماں کی تو ایک رات کی خدمت کا احسان نہیں چکا سکتا۔ اگرچہ ساری عمر خدمت کرے

والدین خوش — اللہ خوش — وہ ناراض، گویا اللہ ناراض ہے —

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ

"میں جنت میں داخل ہوا، تو میں نے وہاں قرآن پڑھنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا — یہ کون ہے؟ (جو قرآن پڑھتا ہے) فرشتوں نے کہا۔ حارثہ بن نعمانؓ (یہ سن کر) صحابہؓ کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ حارثہؓ کو یہ درجہ کیونکر ملا۔ آپؐ نے اس کا سبب بیان کرتے ہوئے فرمایا — یہی ثواب ہے (ماں باپ سے) نیکی کرنے کا۔ یہی ثواب ہے (ماں باپ سے) نیکی کرنے کا — اور حارثہ بن نعمانؓ ماں باپ کے ساتھ بہت

اچھا سلوک کرنے والا تھا" (شرح السنۃ۔ بیہقی)

نیز فرمایا ــــ "پروردگار کی رضامندی باپ کی رضامندی میں ہے۔ اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے (ترمذی)

نیز ــــ ابی الدرداءؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص ان کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ میری ماں چاہتی ہے۔ کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیدوں، ابو الدرداءؓ نے اس سے کہا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ "باپ جنت کے بہترین دروازوں میں سے ہے" (یعنی جنت میں داخل ہونے کا بہترین سبب ہے) اگر تو چاہے، اس دروازہ کی حفاظت کر، اور چاہے اس دروازہ کو ضائع کر دے۔"

(ترمذی۔ ابوداؤد)

نیز فرمایا ــــ "جنت میں نہ تو وہ شخص داخل ہوگا جو بہت زیادہ احسان جتانے والا ہو۔ اور نہ وہ شخص جو ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ہو، اور نہ شراب کا پینے والا۔

(نسائیؒ۔ دارمیؒ)

نیز ــــ ایک شخص نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

marfat.com

میں ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہُوا ہوں، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپؐ نے پوچھا — کیا تیری ماں (زندہ) ہے؟ عرض کیا — نہیں — پھر آپؐ نے پوچھا — تیری خالہ زندہ ہے؟ عرض کیا — ہاں! — آپؐ نے فرمایا — تو اس کے ساتھ سلوک کر (ترمذیؒ)

نیز فرمایا —

معاویہ بن جاہمہؓ کہتے ہیں۔ کہ جاہمہؓ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا ہے اور آپؐ سے مشورہ لینے آیا ہوں! — آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا — ہاں! آپؐ نے فرمایا — ماں کی خدمت کو اختیار کر، اس لئے کہ جنت ماں کے قدموں میں ہے (احمدؒ/نسائیؒ/بیہقیؒ) نیز فرمایا، کہ ماں باپ اولاد کے لئے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی (ابن ماجہؒ)

نیز فرمایا —

"جب کسی بندہ کے ماں باپ، یا ان میں سے کوئی ایک مرتا ہے اس حال میں — کہ وہ ان کا نافرمان ہوتا ہے،

marfat.com

اور پھر ان کے مرنے کے بعد وہ نافرمان بیٹا ماں باپ کے لئے دعا و استغفار کرتا ہے، تو اللہ تعالےٰ اس کو نیکوکار لوگوں میں لکھ دیتا ہے!" (بیہقیؒ)

نیز فرمایا ۔

"جو شخص اس حال میں صبح کرے، کہ وہ ماں باپ کے حق میں اللہ کے احکام کی اطاعت کرتا ہو ۔ (یعنی ماں باپ کے حقوق کو ادا کرتا ہو) تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے ۔ کہ اس کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ اور ماں باپ میں سے ایک ہی زندہ ہو۔ تو جنت کا ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے ۔ اور جو شخص اس حال میں صبح کرے، کہ وہ ماں باپ کے حق میں اللہ کا نافرمان ہو، تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے، کہ اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہو، تو دوزخ کا ایک دروازہ کھلا ہوتا ہے ۔ ایک شخص نے عرض کیا ۔ اگرچہ ماں باپ ظلم کریں ۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگرچہ اس پر ظلم کریں ، اگرچہ اس پر ظلم کریں۔ اگرچہ اس پر ظلم کریں (بیہقیؒ)

marfat.com

نیز فرمایا —

"جو بیٹا — کہ ماں باپ کی طرف رحمت و شفقت کی نظر سے دیکھے۔ اللہ تعالےٰ اس کے حساب میں ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا، اگرچہ دن بھر میں سو مرتبہ دیکھے — آپؐ نے فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور پاک ہے!" (بیہقیؒ)

نیز فرمایا

"ہر گناہ (بجز شرک) خداوند تعالیٰ بخش دیتا ہے (یعنی ان میں سے جس قدر اللہ چاہے) مگر ماں باپ کی نافرمانی کے گناہ کو نہیں بخشتا — بلکہ اللہ اس کی سزا دُنیا ہی میں مرنے سے پہلے اس کو دے دیتا ہے" (بیہقیؒ)

نیز فرمایا۔

"بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہے — جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر!" (بیہقیؒ)

تیسرا حکم

یہ ہے۔ کہ اپنی اولاد کو روزی کے فکر کے باعث قتل نہ کرو — اس لئے، کہ جو رزق ہم نے تمہارے اور تمہاری اولاد

marfat.com

کے لئے لکھ دیا ہے۔ ضرور دیں گے۔

اللہ رب العلمین نے فرمایا ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ	اور کوئی (رزق کھانے والا) جانور
اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا	روئے زمین پہ چلنے والا ایسا نہیں
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ	کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ
مُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ	ہو۔ اور وہ ہر ایک کی زیادہ اور
كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ	چند روزہ رہنے کی جگہ کو جانتا ہے۔
(ھود — ۶)	(اور یہ) سب چیزیں کتاب مبین میں ہیں

فَ جس بات کا اللہ ضامن ہے، اُس کے لئے تو ہم فکر کرتے ہیں۔ اور جس فکر کا ہمیں حکم دیا ہے، اس کی پرواہ تک نہیں کرتے، طریقت میں طالب کو روزی کی فکر حرام ہے۔ ہر ذی روح کی روزی کا ذمہ دار رزاق ہے اور ہر کسی کو اندازے کے مطابق دیتا ہے کسی کو کم، کسی کو زیادہ کسی کی عقل سے روزی نہیں بڑھ سکتی ورنہ عقلمند سب سے زیادہ روزی پانے والے ہوتے ـــــ عموماً دیکھا جاتا ہے ـــ کہ معاملات اس کے عین برعکس ہیں۔

marfat.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ

"اگر تم اللہ پہ بھروسہ (توکل) کرلو۔ ایسا بھروسہ۔ جیسا کہ بھڑے کا حق ہے، تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا۔ جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں، اور شام کو پیٹ بھرے اپنے گھونسلوں میں جاتے ہیں۔

(ترمذیؒ / ابن ماجہؒ / عن عمرؓ)

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے حرم محترم کو دردِ زہ کی حالت میں جنگل میں تنہا چھوڑ کر آگ لینے گئے۔ اور یہاں کلامِ الٰہی سُنا، تو دل میں یہ خیال آتا تھا۔ کہ واللہ اعلم اس بیچاری پر کیا گذر رہی ہوگی، حکم ہُوا۔ اس پتھر پہ اپنا عصا ماریئے، عصا مارا۔ تو ایک شگاف ہُوا۔ اور اس میں سے ایک پتھر نکلا اس پر عصا مارا۔ تو اس میں سے پھر ایک پتھر نکلا۔ اسی طرح تیسرا پتھر نکلا۔ اس تیسرے پتھر پہ عصا مارا، تو ایک کیڑا نکلا، جو چیونٹی کے برابر تھا۔ اور اُس کے منہ میں کوئی شئے دبی تھی، جو مثل غذا کے تھی۔ پھر آپ کے سمع سے حجاب اٹھائے گئے، اور آپ نے سُنا۔ کہ وہ کیڑا کہتا تھا۔

"پاک ہے وہ، جو مجھے دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے،

marfat.com

اور میرا مکان جانتا ہے، اور مجھے یاد کرتا ہے بھولتا نہیں"
واضح ہو — اسی واقعہ سے یہ مثل مشہور ہے، کہ — "اللہ
پتھر کے اندر رہنے والے کیڑے کو چوگا
پہنچاتا ہے، کسی کو بھی نہیں بھولتا"
ہر بندے کی روزی لکھی جاتی ہے، کہ یہ بندہ جو پیدا ہونے
والا ہے، اس کے لئے کتنی روزی ہے، اور کہاں سے
پہنچائی جائے گی — جب تک بندہ اپنی لکھی ہوئی روزی
کھا نہیں لیتا نہیں مرتا۔ اور —
روزی بندے کی تلاش میں ایسے ہی پھرتی
ہے، جیسے کہ موت۔

چوتھا حکم

یہ ہے، کہ بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں، ان کے پاس بھی
مت جاؤ۔ خواہ وہ علانیہ ہوں، خواہ پوشیدہ، اسے سمجھانے
کے لئے ایک قاعدہ کلی یہ ہے۔ کہ
جس کام کو آپ علانیہ طور پر لوگوں کے
رُو برو نہیں کر سکتے، چھپ کر کرتے ہو
بے حیائی ہے۔ مثلاً —

marfat.com

کوئی بھی آدمی کسی غیر محرم سے خلوت میں نہ معانقہ کر سکتا ہے، نہ بوس وکنار، اور نہ ہی کچھ اور — لیکن خلوت میں وہ ایسا کرنے سے ذرا نہیں جھجکتا — حالانکہ اللہ ہر جگہ حاضر و موجود ہے، اور اللہ کا زیادہ حق ہے — کہ بندوں سے زیادہ اس سے ڈرا جائے اور شرمایا جائے۔

اِس کی مثال اس سے اور بھی بخوبی واضح ہوتی ہے — کہ حیا کے مقابلے میں تمام دیگر اعمال سوکھے ہوئے گھاس کی مانند ہیں، ایک آدمی ایک مدت گھاس جمع کرتا رہا۔ حتٰی کہ گھاس کا ایک ٹیلہ بن گیا کہیں سے آگ کی ایک چنگاری اس میں گری، اور وہ سب آن کی آن میں جل کر راکھ بن گیا۔ گویا ایک چنگاری نے ایک آدمی کی مدت کی کمائی کو تباہ کر دیا — بعینہٖ بیحیائی کا معاملہ ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :—

"حیا ایمان کا ایک جز ہے، اور ایماندار جنت میں جائے گا۔ اور بے حیائی بدی میں سے ہے، اور بدکار شخص دوزخ میں جائے گا —"

(احمدؒ / ترمذیؒ / عن ابوہریرہؓ)

marfat.com

نیز فرمایا —

"ہر دین اور مذہب میں ایک خُلق (یعنی ایک بہترین صفت) ہے، اور اسلام کا وہ خُلق (یعنی وہ صفت) حیا ہے"۔

(مالکؒ، ابن ماجہؒ، عن زید بن طلحہؓ)

نیز فرمایا —

"حیا اور ایمان کو ایک جگہ رکھا گیا ہے (یعنی ایک دوسرے سے وابستہ ہے) ان میں سے جب ایک کو اٹھایا جاتا ہے، تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے"۔ — اور ابنِ عباسؓ کی روایت میں یوں ہے، کہ — "ان میں سے جب ایک کو دور کیا جاتا ہے، تو دوسرا بھی جاتا رہتا ہے"۔

(بیہقیؒ / عن ابن عمرؓ)

بے حیائی صرف گناہ ہی نہیں، اس کے نتائج و اثرات اس قدر سنگین ہوتے ہیں، کہ اس کے مارے سارے کے سارے خاندان بستے اجڑ جاتے ہیں، اور قتل و غارت کی تمام وارداتیں تقریباً بے حیائی ہی کے باعث ہوتی ہیں، دوست دشمن ہو جاتے ہیں، تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں، ایک دوسرے کے

marfat.com

خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں، اور اس حال میں جینا مرنے سے دوبھر ہو جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْفَوَاحِشِ۔ آمین

اِس سے بچنے کا صرف ایک ہی علاج — پردہ ہے۔ تمام عورتیں اپنے اپنے گھروں میں رہیں، بلا ضرورت اور ننگے منہ کبھی بھی گھر سے نہ نکلیں، نہ ہی کوئی غیر محرم — اگرچہ کتنا ہی قریبی ہو، گھر میں داخل ہو، اور خلوت میں کسی بھی عورت سے کوئی مرد کبھی بھی نہ ملے،

شیطان نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک نصیحت یہ بھی کی تھی۔ کہ "جب کوئی نامحرم کسی نامحرم سے گوشے میں ملتا ہے تو تیسرا میں وہاں ضرور ہوتا ہوں۔"

لڑکی جب گھر سے باہر کھیت کی طرف جائے، تو لڑکی کی ماں، یا وہ بہن — جو لڑکی کی ہم عمر، یا زیادہ ہو، لڑکی کے ساتھ ہو — گھر میں کسی آدمی کا آنا جانا نہ ہو، مَردوں کی دوستی مَردوں ہی تک محدود رہے۔

ہر بستی کے شرفاء بے حیائی کو ختم اور پردے کو رائج کرنے کے لئے اپنی اپنی بستی میں ہر کسی کو پردے کی اہمیت

marfat.com

سے روشناس کرائیں ۔۔۔ سارا دن بیٹھکوں میں بے کار بیٹھے گپیں ہانکتے ہیں۔ ترقی کی ان راہوں پر غور کیوں نہیں فرماتے۔ جس طرح نماز روزے کا اللہ نے حکم دیا ہے، اُسی طرح پردے کی بھی اللہ نے بڑی تاکید فرمائی ہے اور بے پردگی سے جو نتائج برآمد ہوتے ہیں، وہ ہم سب کے سامنے ہیں۔ گھر کا ہر بڑا آدمی اپنے گھر میں بیوی، بہن اور بیٹی کو سکھائے اور سمجھائے، اور اگر اس میں صحیح دلچسپی لے تو پھر کوئی وجہ نظر نہیں آتی، کہ اس کے گھر کی عورتیں گھر کے سردار کی بات نہ مانیں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

یہ بات غور طلب ہے، کہ کوئی کیونکر جوان عورتوں کو سنیما میں لے جانا گوارا کرتا ہے، سنیما میں کیا کچھ نہیں کیا جاتا، سنیما کا ہر کھیل محبت کی ایک پوری داستان ہوتا ہے۔ اسے دیکھ کر ہر کسی کے نفسانی جذبات مشتعل ہو جاتے ہیں ۔۔۔

جو بات آتی تھی بتا دی ۔۔۔ اللہ دے حوالے

اللہ ہمیں اپنی سیدھی راہ پہ رکھے ۔۔۔ آمین!

marfat.com

پانچواں حکم

یہ ہے۔ کہ جس کا خون کرنا اللہ تعالےٰ نے حرام کر دیا ہے، اس کو قتل مت کرو، مگر ہاں! جن کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے —

• جو شخص اس امر کی شہادت دے، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اس کا خون بہانا جائز نہیں۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک بات پر اس کا خون بہانا جائز ہو جائے گا — ایک تو جان کے بدلے جان (یعنی اگر وہ کسی کو مار ڈالے، تو اس کے بدلے میں ایک اس کا قتل جائز ہو گا۔) — دوسرے — شادی شدہ آزاد و مکلف مسلمان کا زنا کرنا (کہ اس کو سنگسار کرنا روا ہے) تیسرے — ترک مذہب اور اپنی جماعت سے علیحدگی (یعنی مرتد کا قتل بھی جائز ہے)

(بخاریؒ و مسلمؒ عن عبداللہ بن مسعودؓ)

نیز فرمایا —

کہ جب تک کوئی مسلمان خونِ حرام (یعنی قتل کا مرتکب نہیں، اس وقت تک وہ دین کی وسعت و کشادگی میں رہتا

ہے۔" (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے)

(بخاریؒ و مسلمؒ / عن ابنِ عمرؓ)

نیز فرمایا —

"کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک دنیا کا زوال آسان ہے مسلمان آدمی کے قتل سے"۔ (ترمذیؒ، نسائیؒ۔ عن عبداللہ بن عمرؓ)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے —

"اگر آسمان والے اور زمین والے دونوں کسی مسلمان کے قتل میں شریک ہوں، تو اللہ تعالےٰ ان سب کو دوزخ کی آگ میں الٹا ڈالے گا۔

(ترمذیؒ / عن ابوسعیدؓ و ابوہریرہؓ)

ابی امامہؓ بن سہل بن حنیف کہتے ہیں۔ کہ حضرت عثمانؓ بن عفانؓ محاصرہ کے دنوں میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھے — اور بلوائیوں کو مخاطب کر کے کہا —" لوگو! میں تم کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کیا تم اس بات سے آگاہ ہو — کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے — کہ" مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے، مگر ان تین باتوں میں سے کوئی ایک بات پائی جائے، یعنی نکاح کرنے کے بعد زنا کرنا۔ یا اسلام

marfat.com

لانے کے بعد کافر ہو جانا — یا کسی کو ناحق قتل کر دینا۔
(ان باتوں کے بدلہ میں تو) مارا جائے گا۔ مسلمان کو اور اس
کے سوا کسی معاملہ میں اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے —!
قسم ہے اللہ تعالیٰ کی، میں نے نہ تو ایامِ جاہلیت میں زنا کیا
ہے۔ اور نہ اسلام میں — اور جب سے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے، اس وقت سے اب تک
اسلام پر قائم ہوں اور مُرتد نہیں ہُوا۔ اور جس
مسلمان کی جان کے خون بہانے کو اللہ تعالےٰ نے حرام
قرار دیا ہے، میں نے اس کا خون بھی نہیں بہایا ہے — پھر کس
بنا پر تم مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو۔"؟

(ترمذیؒ / نسائیؒ / ابن ماجہؒ / دارمیؒ / عن ابی امامہؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ
"قیامت کے دن مقتول قاتل کو اس طرح پکڑ لائے گا۔ کہ قاتل
کی پیشانی اور سر مقتول کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور مقتول کی
رگوں سے خون بہتا ہوگا۔ اور مقتول اللہ تعالےٰ کو مخاطب
کر کے کہے گا۔ اے پروردگار! اس شخص نے مجھ کو قتل کیا ہے
یہاں تک کہ مقتول قاتل کو عرشِ الٰہی کے قریب تک لیجائے گا۔"

marfat.com

(ترمذیؒ / نسائیؒ / ابن ماجہؒ / عن ابن عباسؓ)

نیز فرمایا ہے ——

"جو شخص اپنے کسی عزیز کے قتلِ ناحق کی مصیبت میں مبتلا ہو، یا زخم کی مصیبت میں (یعنی اس کا کوئی عزیز مارا گیا ہو۔ یا اس کا کوئی عضو کاٹا گیا ہو) تو وہ ان تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کر سکتا ہے — اگر وہ ان تین باتوں سے زیادہ چوتھی بات کا خواستگار ہو، تو اس کا ہاتھ پکڑ لو۔ (یعنی اس کو منع کر دو) اور وہ تین باتیں یہ ہیں :—

یا تو وہ بدلہ لے لے (یعنی خون کا بدلہ خون) یا معاف کر دے اور یا خون بہا قبول کر لے — پھر اگر ان باتوں میں سے کوئی سی بات کو اختیار کر لیا، اس کے بعد اس نے زیادتی کی یعنی دوسری کا مطالبہ کیا۔ تو اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔"

(دارمیؒ / عن ابو شریحؓ)

نیز فرمایا — کہ

قبیلہ جہینہ کے چند لوگوں کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا (لڑنے کے لئے) — میں ایک شخص کے مقابلہ

marfat.com

پر آیا — اور اس پر نیزہ کا حملہ کرنا چاہا تھا۔ کہ اس نے لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ کہہ دیا — میں نے اس کے نیزہ مارا، اور مار ڈالا — پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ سنایا — آپؐ نے فرمایا۔ جب کہ اس نے لَآ اِلٰہ اِلَّا اللہ کہہ دیا تھا، تو پھر تو نے اس کو کیوں قتل کیا؟ — میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — اس نے تو اپنے آپ کو بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا — آپؐ نے فرمایا — کیا تُو نے اُس کا دِل چیر کر دیکھا تھا؟ یعنی باطن کا حال تجھ کو معلوم نہ تھا، تو ظاہر کو تو نے کیوں نہیں دیکھا۔

(بخاریؒ و مسلمؒ — عن اسامہ بن زیدؓ)

اور جندب بن عبد اللہؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں — کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا — کہ — قیامت کے دن جب کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ جھگڑتا ہوا آئے گا — اُس وقت تو کیا جواب دے گا؟ کئی مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ فرمائے۔

(مسلمؒ)

marfat.com

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ ——
تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا۔ جس کے ہاتھ میں زخم
آگیا تھا۔ اس نے زخم کی تکلیف برداشت نہ کی، اور چھری
اٹھا کر اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ اس کا خون نہ رُکا، اور وہ
مر گیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا —— میرے بندے نے اپنے
آپ کو ھلاک کرنے میں جلدی کی۔ میں نے اس پر جنت کو
حرام کر دیا۔

(بخاریؒ و مسلمؒ — عن جندب بن عبداللہ رضؓ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — کہ جس شخص نے اپنے آپ کو پہاڑ
سے گرا کر مار ڈالا۔ اس کو دوزخ میں گرایا جاتا رہے گا، اور
وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ اور جس شخص نے زہر کھا کر
اپنی جان دیدی۔ دوزخ کے اندر زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں
ہوگا۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کے اندر رہے گا۔ اور جس شخص
نے اپنے آپ کو لوہے وغیرہ کے ہتھیار سے مار ڈالا۔ اس
کا ہتھیار دوزخ کے اندر اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ اس کو
پیٹ کے اندر بھونکے گا۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں

marfat.com

رہے گا (بخاریؒ و مسلمؒ — عن ابوہریرہؓ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ

"قیامت کے دن اللہ تعالےٰ سب سے پہلے لوگوں کو جن معاملات میں حکم سنائے گا، وہ خون (یعنی قتل) کے معاملات ہوں گے۔ (بخاریؒ و مسلمؒ۔ عن عبداللہ بن مسعودؓ)

اللہ رب العلمین نے فرمایا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ
اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى
يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا
الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ
بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا
اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ
فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا
قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۭ
ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ ۝

(الانعام - ۱۵۲)

(۶) اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے، جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سنِ بلوغ کو پہنچ جاوے (۷) اور ناپ تول پوری پوری کیا کرو، انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو اس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے (۸) اور جب تم بات کیا کرو تو انصاف رکھا کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو (۹) اور اللہ تعالےٰ سے جو عہد کیا کرو، اسکو پورا کیا کرو۔ ان (سب) کا

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے تمکو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم
یاد رکھو (اور عمل کرو)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○

(الانعام ۱۵۴)

اور یہ، کہ یہ دین میرا راستہ ہے
جو کہ مستقیم ہے، سو اس راہ پہ چلو
اور دوسری راہوں پہ مت چلو
کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا
کر دیں گی۔ اس کا تمہیں اللہ تعالیٰ
نے تاکیدی حکم دیا ہے۔ تاکہ تم اس
راہ کے خلاف کرنے سے احتیاط رکھو

چھٹا تاکیدی حکم

یہ ہے، کہ یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ، مگر ایسے طریقے سے، جو کہ مستحسن ہے، یہاں تک کہ وہ اپنے سنِ بلوغ کو پہنچ جاوے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ——

"میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا — خواہ وہ یتیم اس کا ہو یا غیر کا جنت میں اس طرح ہوں گے" — یہ کہہ کر آپ نے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو دکھایا۔ اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑی

marfat.com

سی کشادگی رکھی (بخاریؒ / عن سہل بن سعدؓ)

نیز فرمایا ۔ مسلمان گھروں میں بہترین گھر وہ ہے، جس میں یتیم ہو، جس کے ساتھ احسان وسلوک کیا جائے، اور مسلمان گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو، اور اسکے ساتھ برا سلوک کیا جائے" (ابن ماجہؒ عن ابی ہریرہؓ)

نیز فرمایا ۔ "جو شخص اللہ کی خوشنودی کیلئے کسی یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرے، تو یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پڑے نیکیاں لکھی جاتی ہیں، اور جو شخص اس یتیم بچی یا یتیم لڑکے کے ساتھ جو اس کی پرورش و تربیت میں ہو، احسان کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہونگے جسطرح یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں (آپؐ نے دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا)

(ترمذیؒ / عن ابی امامہؓ)

ساتواں حکم

یہ ہے، کہ ناپ تول پورا پورا کیا کرو ۔۔۔ انصاف کے ساتھ ہم کسی شخص کو اس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے

ابنِ عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پیمانے مدینہ کے معتبر ہیں۔ یعنی حقوق شرعیہ میں وزن مکہ کا معتبر ہے"۔

ابنِ عباسؓ نے کہا ۔۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا

"تمہارے ہاتھ میں دو ایسے کام ہیں۔ جن کے سبب تم سے پہلی قومیں ھلاک ہوئیں، یعنی پورا وزن اور ماپنے اور کم دینے کے سبب ہلاک ہوئیں، تم ایسا نہ کرنا۔ (ترمذیؒ)

ف :۔ میزان سے مراد تکڑی بٹہی نہیں، بلکہ ہر وزن و پیمائش میں عدل قائم رکھنا ہے، جب بھی کوئی کسی شئے کو تقسیم کرے، مساوی کرے ـــ نہ زیادہ کرے، نہ کم۔

آٹھواں حکم

یہ ہے ـــ کہ جب تم بات کیا کرو، تو انصاف رکھا کرو، گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو۔

قرآن عظیم اور حدیث مطہرہ میں **انصاف** کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے، کہ نظامِ کائنات کی برقراری عدل سے ہے۔ عدل کا بالمقابل **ظلم** ہے، ظلم کی تعریف "وضع الشئ فی غیر محلہ" ـــ کسی چیز کو بے موقعہ استعمال کرنا ـــ اسی لئے قرآن عظیم نے شرک کو ظلم قرار دیا ہے، حقیقت یہ ہے، کہ **عدل** اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوں کا اہم وصف ہے حدیث شریف میں ہے ـــ

marfat.com

عادل بادشاہ کو میدان حشر میں اللہ تعالیٰ کے زیر سایہ ہونے کا شرف نصیب ہوگا۔

قرابت داروں کی پاسداری کا طبعی رجحان انسانی فطرت میں پایا جاتا ہے، ایسا موقعہ ایک انتہائی آزمائش کا مقام ہوتا ہے، لیکن اگر اللہ تعالےٰ کی عظمت کا خوف دل و دماغ پہ حاوی ہو جائے، تو پھر انسان عدل ہی کی طرف جھک کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر لیتا ہے۔

توحید سے لے کر معاملات زندگی کے ہر پہلو پر عدل کو ملحوظ خاطر رکھا جائے، تبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، عدل تحفظِ حقوق کا دوسرا نام ہے — ہر انسان پہ دو حق ہیں — پہلا اللہ تعالیٰ کا — دوسرا مخلوق کا — اللہ تعالےٰ کا حق اس کی عظمت و عزت و معرفت و عبادت ہے،

مخلوق کا حق اس سے احسان و سلوک کرنا، اور اسے کسی بھی قسم کی اذیت نہ پہنچانا، نہ ہی اُسے کسی بات میں عار دلانا — اگر دو آدمیوں کے درمیان کسی معاملہ میں کوئی فیصلہ کرنا ہو، تو اس میں اپنے پرائے کی کوئی تمیز نہ رکھنا — حق بات کہنا، اگرچہ اس میں اپنی ذات یا اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو نقصان پہنچنے کا خدشہ بھی موجود ہو۔

marfat.com

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

نوائے حکم

یہ ہے، کہ اللہ سے جو عہد کیا کرو، اس کو پورا کیا کرو۔ ان سب کا اللہ نے تم کو تاکیدی حکم کیا ہے، تاکہ تم یاد رکھو اور عمل کرو۔

ہماری سب سے بڑی کمزوری جو ہر کسی میں ہر وقت پائی جاتی ہے، عہد شکنی ہے۔ ہم جو بھی کسی سے وعدہ کرتے ہیں پورا نہیں کرتے، اپنے وعدہ پہ ثابت قدم رہنا اور اسے پورا کرنا اصل مسلمانی ہے، کلمۂ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اور بندے کے درمیان ایک ایسا وعدہ ہے، جس پہ کاربند ہو کر ایک بندہ دوزخ سے نکل کر جنت میں جا داخل ہوتا ہے۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے —

"عہد توڑنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا یا نشان کھڑا کیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی کا نشان ہے" (بخاریؒ و مسلمؒ — عن انسؓ)

نیز فرمایا — "قیامت کے دن ہر عہد شکن کا ایک نشان ہوگا۔ جس سے اس کو شناخت کیا جائیگا" (بخاریؒ و مسلمؒ — عن انسؓ)

کسی کا اپنے کئے ہوئے وعدے کو پورا کرنا بے شک اہل وفا

marfat.com

کا پہلا اصول ہے ۔ ایک دفعہ حضرت سیدنا خواجہ خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت پیرانِ پیر، محبوبِ سُبحانی، غوثِ صمدانی، قطبِ ربانی، ۔ شیخ **عبدالقادر** جیلانی رضی اللہ عنہ سے ایک راہ میں ملے، اس وقت آپ کا طالب علمی کا زمانہ تھا ۔ تھوڑی دیر ایک دوسرے سے باتیں کرنے کے بعد انہوں نے کہا ۔ آپ تھوڑی دیر میرا انتظار کریں، میں ابھی آتا ہوں، پھر دونوں مل کر آگے چلیں گے۔ حضرت سرکار **پیرانِ پیر محبوب سبحانی** نے جواب میں عرض کی، کہ ۔ آپ نے جہاں جانا ہو، جا آئیں ۔ میں یہاں آپ کا انتظار کروں گا ۔ آپ ایک سال واپس نہ آئے، اور سرکارؒ ایک سال وہیں ان کے انتظار میں مقیم رہے ۔ سال بعد آئے، کہنے لگے، ابھی تک آپ یہیں ہیں ؟ ۔ انہوں نے جواب دیا ۔ ہاں ۔ آپ کے انتظار میں ہوں، ۔ تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد پھر کہا ۔ میں ایک چیز بھول آیا، آپ ذرا رکیں میں لے آؤں ! ۔ یہ کہہ کر وہ چلے گئے ۔ ایک سال پھر واپس نہیں آئے، حضور پیرانِ پیر محبوب سبحانیؒ پھر سال بھر ان کے انتظار میں وہیں رکے رہے ۔ سال بعد پھر آئے، اور کہا ۔

marfat.com

ماشاء اللہ ابھی تک آپ یہیں ہیں؟ اسی طرح چند منٹ باتیں پھر کیں، اور پھر اسی طرح کہا — کہ میں اور چیز بھول آیا۔ اگر ذرا سستاؤ، تو میں لے آؤں، — آپ پھر چلے گئے۔ اور سال بھر واپس نہ آئے۔ جب آئے، تو انہیں وہیں ٹھہرے دیکھ کر گلے سے لپٹ گئے۔ اور کہنے لگے — "بے شک جو مقام اللہ نے آپ کو بخشا ہے، حق بخشا ہے، آپ اسی لائق ہو — پھر حضرت خواجہ سیدنا خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت پیرانِ پیر محبوب سبحانی سے اپنا اس طرح تعارف کرایا — کہ — آپ کو پتہ ہے میں کون ہوں؟ انہوں نے کہا۔ نہیں — آپ نے کہا —

میں خضرؑ ہوں

حاضرین نے عرض کیا، کہ تین سال آپ وہاں کیسے رہے؟ آپ نے فرمایا — "مسافروں کی طرح، اور ہر وقت ان کے انتظار میں، جب بھوک لگتی، گھاس کی جڑیں کھا کر گذارا کر لیتا" (یا جو رزق اللہ دیتا، کھاتا)

یہ واقعہ ایسا بے نظیر و بے مثل ہے، کہ تاریخ پیش نہیں کر

marfat.com

سکتی — اللہ ہمیں ہمارے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنے کی توفیق بخشے — یا حیّ یا قیوم — آمین

اللہ نے اپنی مخلوق کو ان احکام پہ کاربند رہنے کی تاکید فرمائی ہے، اللہ کے احکام کی اطاعت و فرمانبرداری اللہ ہی کی عنایت کردہ توفیق پہ موقوف ہوتی ہے

یا اللہ — ہم سب کے سب، ہر معاملہ میں — دینی ہو، یا دنیوی — تیری توفیق کے محتاج ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں — تو ہمیں اپنے لطف و کرم سے اپنی طاعت کی توفیق عنایت فرما — یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ — آمین

○

اسلام صراطِ مستقیم ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِہٖ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ ہمارے سمجھانے کو) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (سیدھا) خط کھینچا پھر فرمایا۔ یہ تو اللہ کا راستہ ہے

marfat.com

وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطٰنٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ وَقَرَاَ وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الْاٰيَةَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِىُّ وَالدَّارِمِىُّ)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط کے دائیں بائیں اور چند خط کھینچے اور فرمایا۔ یہ بھی راستے ہیں جن میں سے ہر ایک راستہ پر شیطان (بیٹھا ہوا) ہے، جو اپنے راستہ کی طرف بلاتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی — وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِىْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْا ... الخ یعنی یہ میرا سیدھا راستہ ہے، پس اسکی پیروی کرو (احمدؒ / نسائیؒ / دارمیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۵۱ شمارہ ۱۵۸)

ماں باپ کی خدمت کرو

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غبار آلود ہو ناک اس کی، خاک آلود ہو ناک اسکی غبار آلود ہو ناک اس کی (یعنی وہ ذلیل و خوار ہو) پوچھا گیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی ناک؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کی، جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو، یا دونوں کو بوڑھا پایا، اور پھر جنت میں داخل نہیں ہوا (یعنی ان کی خدمت کرکے) (مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۹۴ شمار ۴۶۹۳)

○

والدین کی رضامندی میں اللہ کی رضامندی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پروردگار کی رضامندی

marfat.com

الرَّبِّ فِیْ رَضِیَ الْوَالِدِ
وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ
الْوَالِدِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

باپ کی رضامندی ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں ہے،
(ترمذیؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۹۷ شمارہ ۴۷۰۸)

ایفائے عہد

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْحَمْسَآءِ قَالَ بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَیْعٍ قَبْلَ اَنْ یُّبْعَثَ وَبَقِیَتْ لَہٗ بَقِیَّۃٌ فَوَعَدْتُّہٗ اَنْ اٰتِیَہٗ بِھَا فِیْ مَکَانِہٖ فَنَسِیْتُ فَذَکَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَجِئْتُ فَاِذَا ھُوَ فِیْ مَکَانِہٖ فَقَالَ یَا فَتٰی لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا ھٰھُنَا مُنْذُ

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز خریدی آپؐ کی نبوت سے پہلے، کچھ قیمت اسکی میرے ذمہ رہ گئی تھی، تو میں نے وعدہ کیا۔ کہ میں یہیں آکر کل دوں گا۔ پھر میں بھول گیا۔ تین دن کے بعد مجھے یاد آیا۔ میں گیا۔ دیکھا آپؐ وہیں موجود ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جوان!

marfat.com

ثَلَاثٍ اَنْتَظِرُكَ — تو نے مجھے تکلیف دی، میں اسی جگہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں

(سنن ابوداؤد شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۹۲ شمار ۱۵۶۱)

○

رزق بندہ کو تلاش کرتا ہے

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ (رَوَاہُ اَبُوْنُعَیْمٍ)

حضرت ابو الدرداءؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈتا ہے جسطرح موت انسان کو ڈھونڈتی ہے (ابونعیم

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۹۰ شمار ۵۰۷۹)

اُمُّ دفسعید دوشنبہ ۲۱ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۸۸ ہجری المقدس

marfat.com

فہرست مکشوفات منازل احسان

(جلد دوم)

نمبر شمار	علامت شمار	عنوانات	صفحہ
۱	۲۶	پانچ بنائے طریقتِ اسلام	۴۹۵
۲	۲۷	الایمان	۵۰۳
۳	۲۸	اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ	۵۲۹
۴	۲۹	فکرِ عجیب در ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم	۵۴۵
۵	۳۰	التوحید	۵۶۵
۶	۳۱	اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی	۵۹۳
۷	۳۲	〃 〃	۶۰۹
۸	۳۳	〃 〃	۶۵۷
۹	۳۴	〃 〃	۶۸۷
۱۰	۳۵	اطمینانِ قلب	۷۲۱
۱۱	۳۶	عشق طریقت کا امام اور کل کائنات کی جان ہے	۷۳۳

marfat.com

نمبر شمار	سلسلہ اشاعت نمبر	عنوانات	صفحہ
۱۲	۳۷	تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ الْعَظِیْم	۷۴۹
۱۳	۳۸	تعلیم الطالبین	۷۵۷
۱۴	۳۹	تبلیغ الاسلام	۷۶۵
۱۵	۴۰	اجتماعات	۸۱۳
۱۶	۴۱	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مومن کے ایمان کی جان ہے	۸۳۹
۱۷	۴۲	علم عالم سے عمل کا مطالبہ کرتا ہے	۸۸۱
۱۸	۴۳	فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ	۹۱۳

marfat.com